

7
تفہیم السنۃ

کتاب الدعاء

دُعَا کے مسائل

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

مُحَمَّد قِبَالِ کِلْدَانِی

Digitized by Google

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمۃ اللہ علیہ
خالد محمود کیلانی
ہارون الرشید کیلانی
حدیث پبلیکیشنز

نام کتاب
نام مؤلف
اہتمام
کیپوزنگ
ناشر

۶۵ روپے

قیمت

مینجر حدیث پبلیکیشنز 2- شیش محل روڈ لاہور

فون 7232808

رابطہ کے لئے

فہرست

نمبر شمار	اسماء الابواب	نام الابواب	صفحہ نمبر
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۵
۲	فَضْلُ الدُّعَاءِ	دعا کی فضیلت	۳۳
۳	أَهْمِیَّةُ الدُّعَاءِ	دعا کی اہمیت	۳۶
۴	آذَابُ الدُّعَاءِ	دعا کے آداب	۳۷
۵	الْكَلِمَاتُ الَّتِي تُسْتَجَابُ بِهَا الدُّعَاءُ	وہ کلمات جن کے ذریعے دعا قبول کی جاتی ہے	۴۲
۶	الْأَوْقَاتُ الَّتِي تُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ	قبولیت دعا کے اوقات	۴۵
۷	الَّذِينَ يُسْتَجَابُ دُعَائُهُمْ	وہ لوگ جن کی دعا قبول کی جاتی ہے	۴۹
۸	الَّذِينَ لَا يُسْتَجَابُ دُعَائُهُمْ	وہ لوگ جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی	۵۲
۹	مُبَاحَاتُ الدُّعَاءِ	دعا میں جائز امور	۵۵
۱۰	مَكْرُوهَاتُ الدُّعَاءِ وَمَمْنُوعَاتُهَا	دعا میں مکروہ اور ممنوع امور	۶۰
۱۱	أَوْجُهُ أَجَابَةِ الدُّعَاءِ	قبولیت دعا کی مختلف صورتیں	۶۵
۱۲	الدُّعَاءُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ	دعا قرآن مجید کی روشنی میں	۶۶
۱۳	الْأَذْعِيَّةُ الْقُرْآنِيَّةُ	قرآنی دعائیں	۶۹
۱۴	الْأَذْعِيَّةُ النَّوْمِ وَالْإِسْتِيقَاطِ	سونے اور جاگنے کی دعائیں	۷۸
۱۵	الْأَذْعِيَّةُ فِي الطَّهَارَةِ	طہارت سے متعلق دعائیں	۸۱
۱۶	الْأَذْعِيَّةُ لِلْمَسْجِدِ	مسجد کے متعلق دعائیں	۸۳
۱۷	الْأَذْعِيَّةُ فِي النَّدَاءِ وَالصَّلَاةِ	اذان اور نماز کے متعلق دعائیں	۸۵
۱۸	الْأَذْكَارُ الْمُسْنُونَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ	نماز کے بعد اذکار مسنونہ	۹۲
۱۹	الْأَذْعِيَّةُ الْخَاصَّةُ لِبَعْضِ الصَّلَاةِ	بعض نمازوں کی مخصوص دعائیں	۹۶
۲۰	الْأَذْعِيَّةُ فِي الصَّيَامِ	روزوں سے متعلق دعائیں	۹۸

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الابواب	نمبر شمار
۱۰۰	زکاۃ سے متعلق دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الزَّكَاةِ	۲۱
۱۰۱	سفر سے متعلق دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي السَّفَرِ	۲۲
۱۰۶	نکاح سے متعلق دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الزَّوْاجِ	۲۳
۱۰۸	کھانے پینے سے متعلق دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الطَّعَامِ	۲۴
۱۱۱	صبح و شام کی دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ	۲۵
۱۱۷	جامع دعائیں	الدَّاعِيَةُ الْجَامِعَةُ	۲۶
۱۲۲	پناہ مانگنے کی دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ	۲۷
۱۲۷	رجوع و غم کی دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الْهَمِّ وَالْحُزَنِ	۲۸
۱۳۲	مرض اور موت سے متعلق دعائیں	الدَّاعِيَةُ فِي الْمَرَضِ وَالْمَوْتِ	۲۹
۱۳۸	توبہ اور استغفار	التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ	۳۰
۱۴۲	اللہ تعالیٰ کا ذکر	ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ	۳۱
۱۴۸	متفرق دعائیں	الدَّاعِيَةُ الْمُتَفَرِّقَةُ	۳۲
۱۵۷	غیر مسنون دعائیں اور وظیفے	الدَّاعِيَةُ وَالْأَوْرَادُ غَيْرُ الْمَأْثُورَةِ	۳۳



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

أَمَّا بَعْدُ

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”دعا عبادت ہے“ (ترمذی) ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”دعا عبادت کی روح ہے“ (ترمذی) تخلیق آدم کے بعد سب سے پہلی عبادت جو حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائی گئی وہ ”دعا“ ہی تھی حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر پورا نہ اتر سکے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر کرم فرمانے کے لئے یہ دعا سکھائی ”ذُنُوبَنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ“ ”اے ہمارے پروردگار ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہماری مغفرت نہ کی ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ (سورہ اعراف آیت نمبر ۲۳) تمام عبادتوں میں سے دعا ہی ایک ایسی عبادت ہے جس کے لئے کوئی جگہ دن یا وقت مقرر نہیں بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی مانگنے کی اجازت ہے۔ سیرت النبی ﷺ پر ایک نظر ڈالیں تو یوں لگتا ہے کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا کوئی لمحہ اور کوئی گھڑی ایسی نہیں جو دعا سے خالی گزری ہو۔ آپ کے معمول مبارک میں شامل دعائیں ملاحظہ ہوں۔ سونے اور جاگنے کی دعا اچھا یا برا خواب دیکھنے کی دعا بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعا مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا آئینہ دیکھنے کی دعا کھانا کھانے اور پانی پینے کی دعا میزبان کے حق میں دعا کفارہ مجلس کی دعا توبہ کی دعا پناہ مانگنے کی دعا اللہ سے بخشش طلب کرنے کی دعا پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیز کو دیکھنے کی دعا غصہ کے وقت کی دعا نظرد سے بچنے کی دعا مریض کی عیادت کرنے کی دعا زیارت قبور کی دعا بازار میں داخل ہونے کی دعا ادائیگی قرض کی دعا غم اور پریشانی کے وقت کی دعا ابتلاء اور آزمائشوں کے وقت کی دعا سفر پر روانگی اور واپسی کی دعا ان متفرق دعاؤں کے علاوہ صبح شام کے وقت کے اوعیہ واذکار ان سے الگ تھے۔ مخصوص حالات یا واقعات پیش آنے پر دعاؤں کی فہرست اس سے

الگ ہے مثلاً نیا چاند دیکھنے کی دعا، نیا لباس پہننے کی دعا، نیا پھل کھانے دعا، شادی اور مقاربت کی دعا، آمدِ می اور طوفان کے وقت کی دعا، گرج اور چمک کے وقت کی دعا، طلبِ باران کی دعا، کثرتِ باران سے محفوظ رہنے کی دعا، خوف اور کسوف (نماز) کی دعا، تعزیت کی دعا، دشمن سے مقابلہ کی دعا، کتبِ احادیث میں مسنون دعاؤں کی تعداد مذکورہ بالا دعاؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ ایک مختلط اندازے کی مطابق صحیح احادیث سے ثابت شدہ دعاؤں کی تعداد سات سو کے لگ بھگ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کو مختلف واقعات کے حوالے سے ستر سے زائد دعائیں سکھائی ہیں۔ اس سے دعا کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ایک نظرِ اسلام کی بنیادی عبادات — نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر ڈالی جائے تو صادق المصدقِ رحمتِ عالم ﷺ کے ارشاد مبارک ”دعا عبادت کا مغز ہے“ (ترمذی) کی اصل حقیقت بہت نمایا ہو کر سامنے آتی ہے۔ ”صلوٰۃ“ جس کے لغوی معنی ”دعا“ ہے واقعتاً اول سے آخر تک دعائی دعا ہے۔ آغاز وضو میں دعا، وضو کے بعد کی دعائیں، دورانِ اذان اور اذان کے بعد دعا، اذان اور اقامت کے درمیان دعاؤں کی ترغیب، دورانِ نماز دعائیں اور نماز کے بعد کی دعائیں۔ گویا دعائی ساری نماز کی روح اور جان ہے۔ اسی طرح اسلام کی دوسری اہم عبادت روزہ کو لیتے۔ اس بابرکت مہینے میں رجوع الی اللہ توبہ، استغفار اور اوجیہ واذکار کے ذریعہ جو شخص اپنے گناہ نہ بخشوا سکے اس کے لئے رسول اللہ نے بدو عافرائی۔ (بحوالہ حاکم) اس مہینے کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر جیسی عظیم خیر و برکت کی رات رکھ دی گئی ہے۔ جس کی شہادت ہزار مہینے (۸۳) سال کی عبادت سے افضل قرار دی گئی ہے۔ اس رات کی ساری بھلائیاں اور خیر میٹھے کے لئے رسول اکرم ﷺ نے امت کو ایک مختصر اور جامع دعائی کی تعلیم دی ہے۔ گویا یہ سارے کا سارا مہینہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے توبہ و استغفار اور اوجیہ واذکار کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ حج کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ جو حضرات حج کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں انہیں خوب اندازہ ہے کہ حج پر روانگی سے لے کر گھر واپسی تک خواہ یہ عرصہ چند مہینوں کا ہو یا چند دنوں کا، حاجی مسلسل اوجیہ واذکار میں مصروف رہتا ہے۔ گھر سے نکلتے وقت دعا، آغاز سفر اور دورانِ سفر دعائیں۔ حرام باندھنے کے بعد مسلسل تلبیہ، مکہ معظمہ میں داخلے کی دعا، بیت اللہ شریف دیکھنے کی دعا، دورانِ طواف دعائیں، مقامِ ابراہیم اور منترم پر دعائیں، ا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں لیلۃ القدر پاؤں تو کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ”کو“ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَجِبُ الْعَفْوُ فَاعْفُ عَنِّي يَا اللّٰهُ تو معاف کرنے والا ہے معاف کو پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما۔“ (ترمذی)

زمرہ پینے سے قبل دعائیں، سنی شروع کرتے وقت اور دوران سنی دعائیں، سنی کے اختتام پر مروہ پر خصوصی دعائیں، منی میں پہنچ کر بحیرہ، جلیل تلبیہ، اور دعائیں، میدان عرفات میں ادائیگی نماز کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کھڑے ہو کر مسلسل توبہ استغفار اور ادعیہ و اذکار، عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں نماز فجر سے لے کر اجالا ہونے تک کھڑے ہو کر ادعیہ و اذکار، رمی جمار کے بعد کی دعائیں، قربانی کے وقت دعا، منی میں مسلسل تین دن تک قیام کے دوران ادعیہ و اذکار، مناسک حج ادا کرنے کے بعد گھر واپس پہنچنے تک حاجی کو دعائیں مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ حقیقت یہ کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے عین مطابق دعائی تمام عملوں کی روح اور مغز ہے۔

یہاں قبولیت دعا کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ جو لوگ دعا کو محض اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کروانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ جب یہ دیکھتے ہیں کہ ہماری مطلوبہ ضرورتیں اور حاجتیں پوری نہیں ہو رہی تو نیم دلی سے دعائیں مانگتے لگتے ہیں یا پوس ہو کر دعا مانگنا ترک کر دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ اس سے بھی آگے بڑھ کر اللہ کا گلہ اور شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ یہ صورت حال دراصل دعا کے صحیح اسلامی تصور سے لاعلمی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ قبولیت دعا کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے تین مختلف صورتیں بتلائی ہیں۔

۱ یا تو انسان کی مطلوبہ حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

۲ یا دعا کے برابر کوئی آنے والی مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

۳ یا اس کا اجر و ثواب آخرت میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

دعا قبول ہونے کی صورت میں بھی دو امکان موجود ہیں اولاً دعا فوراً اسی وقت قبول ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے تین افراد کا واقعہ بیان فرمایا۔ جو دوران سفر طوفان باد و باران سے پناہ لینے کے لئے ایک غار میں بند ہو گئے۔ انہوں نے اللہ سے دعا مانگی جو اسی وقت قبول ہو گئی۔ ثانیاً اللہ کی مصلحت اور حکمت کے مطابق دعا تھوڑے یا زیادہ عرصے کے بعد قبول ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ۔ (۱۲۹:۲) ”اے ہمارے پروردگار! ان لوگوں میں خود انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات سنائے، انہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کی زندگیوں کو سنوارے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۹) حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہزاروں سال بعد قبول ہوئی۔ خود رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں جس کا مطلب یہ ہے کہ دعا قبول کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت کار فرما ہے چاہے تو فوراً قبول کر لے چاہے تو کم یا زیادہ عرصہ کے بعد قبول فرمائے۔

مذکورہ بالا ساری صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص دعا محض حاجت طلبی کا ذریعہ سمجھ کر مانگتا ہے اس کا معاملہ اس شخص کا سا ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں محض مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے حصہ لے رہا ہو اگر مال غنیمت مل گیا تو مطمئن اور خوش نہ ملا تو مایوس ناکام و نامراد جبکہ دعا کو عبادت سمجھ کر مانگنے والے شخص کا معاملہ جہاد فی سبیل اللہ میں حصہ لینے والے اس مومن کا سا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر فتح حاصل ہونے پر مل غنیمت مل گیا تو وہ اللہ کا انعام ہوگا۔ اگر نہ ملے گا تب بھی جہاد میں شرکت کا اجر و ثواب بہر حال یقینی ہے۔

پس دعا کو عبادت سمجھ کر مانگنے والا کسی حال میں بھی مایوس اور ناکام نہیں ہوتا۔ اگر اس کی مطلوبہ حاجت فوراً پوری ہو جائے تو یہ سراسر اللہ کا انعام اور فضل ہے اگر مطلوبہ حاجت پوری نہ ہو تب بھی اس کی محنت ایک بڑے اور یقینی فائدے سے محروم نہیں رہتی اور وہ ہے بطور عبادت آخرت میں اس کا اجر و ثواب جس کا احساس انسان کو دنیا کی بجائے آخرت میں کیوں زیادہ ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ دعا چونکہ عبادت ہے اور ہر قسم کی عبادت اللہ ہی کے لائق ہے لہذا دعا صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہئے دعا کرتے وقت کسی فوت شدہ نبی، ولی، یا بزرگ کو وسیلہ بنانا یا ان سے دعا کی درخواست کرنا ان سے مشکل کشائی، حاجت روائی یا کسی قسم کی مدد طلب کرنا شرک فی العبادت ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ البتہ کسی زندہ نیک آدمی سے دعا کی درخواست کرنا جائز ہے۔

دعا بہترین ہدیہ ہے

رسول اکرم ﷺ اپنے جائزہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دینی خدمات پر خوش ہوتے تو انہیں اسی متاع کراں بنا۔۔۔ دعا۔۔۔ کا ہدیہ عنایت فرماتے۔ جنگ تبوک کے موقع پر دوران سفر مسلمان خورد و نوش ختم ہو گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمان خورد و نوش سے لدے ہوئے بے شمار اونٹ مہیا کر دیئے رسول اکرم ﷺ نے خوش ہو کر اپنے دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھا کر تین دفعہ یہ دعا فرمائی۔ ”یا اللہ ! میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی عثمان سے راضی ہو جا“ پھر صحابہ سے کہا ”تم بھی

عثمان کے حق میں دعا کرو۔ ۲ ہجری میں جنگ بدر کے لئے نکلنے سے قبل رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشاورت فرمائی دوران مشاورت حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مختصر تقریر کی اور کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم وہ نہیں جو موسیٰ کی قوم کی طرح کہہ دیں۔ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرِثُكَ فَقَاتِلَا اِنَّهُمْ هُنَا قَاعِدُونَ“ تو اور تیرا رب جاکر لڑے ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔“ اس اللہ قسم جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے اور جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے لڑیں گے۔ واللہ جب تک ہم میں سے ایک آنکھ بھی گردش کرتی ہے آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ ”یہ الفاظ سن کر رسول اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک فرط مسرت سے چمک اٹھا اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی۔ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رشک آنے لگا کاش یہ الفاظ زبان رسالت ماب سے ان کے لئے نکلے ہوتے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اسلام کے لئے خدمات بڑی مخلصانہ اور فداکارانہ تھیں۔ جنگ احزاب میں زخمی ہونے کی وجہ سے شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کو شدید صدمہ ہوا۔ اپنے جاں نثار صحابی کا سرزائونے مبارک پر رکھ لیا اور دل کا رنج و غم درج ذیل دعائیہ الفاظ میں ڈھل گیا۔ ”الہی تیری راہ میں سعد نے بڑی زحمت اٹھائی۔ اس نے تیرے رسول کی تصدیق کی اور حقوق اسلام ادا کئے۔ الہی تو اس کی روح کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کر جیسا تو اپنے دوستوں کی روح کے ساتھ کرتا ہے۔“ تدفین کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا کہ ستر ہزار فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بار رات بھر کاشانہ نبوی ﷺ پر پہرہ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی ”ابویوب! خدا تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے، تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔“ بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے دعا سننے کے منتظر رہتے، لیکن بعض اوقات خود آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کرتے۔ ایک موقع پر رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ”میری امت سے ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں جائیں گے“ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔“ آپ نے فرمایا ”تم ان میں سے ہو۔“ (صحیح مسلم) خود ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عمرہ پر روانگی کے وقت ارشاد فرمایا ”عمر! مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا۔“ (بخاری ابوداؤد، ترمذی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دعا میں یاد رکھنے کی ہدایت فرما کر آپ

نے امت کو یہ تعلیم دی کہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی لئے سب سے بہتر ہدیہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ دعا ہی ہے۔ ایک حدیث شریف میں بھی آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ ”زندوں کا اپنے مردوں کے لئے بہترین ہدیہ ان کے لئے بخشش کی دعا کرنا ہے۔ (نبیؐ) وفات مبارک سے چند روز قبل رسول اکرم ﷺ کی طبیعت اچانک نامساں ہو گئی۔ فوت شدہ جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گزشتہ پادیس ذہن میں تازہ ہو گئیں تو بیچ الغرقہ (میدن منورہ کا قبرستان) تشریف لے گئے دیر تک اللہ کے حضور دست دعا پھیلا کر اپنے فوت شدہ اصحاب کے لئے بخشش کی دعا فرماتے رہے۔ پس دعا بہترین عبادت ہی نہیں بلکہ زندہ اور مردہ مسلمان بھائیوں کے لئے بہترین ہدیہ بھی ہے۔

دعا مومن کا ہتھیار ہے

ہر انسان اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی ایسے حالات سے یقیناً دوچار ہوتا ہے۔ جب اس کے سارے دنیاوی سارے ٹوٹ جاتے ہیں۔ امیدیں ختم ہو جاتی ہیں ظاہری اسباب اور وسائل ناکام ہو جاتے ہیں۔ قریب ترین اعزہ و اقارب پر اعتماد نہیں رہتا حتیٰ کہ بھائی بھائی کے ساتھ بات نہیں کر سکتا، پیوی شوہر کے ساتھ اور اولاد اپنے والدین کے ساتھ کھل کر بات نہیں کر سکتے گویا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی انسان تنہائی بے بسی اور بے کسی کا عالم محسوس کرتا ہے۔ تب انسان کے اندر سے ایک آواز اٹھتی ہے کہ ایک سارا اب بھی موجود ہے۔ ایک دروازہ اب بھی کھلا ہے، جہاں انسان اپنے دکھ سکھ اور مصائب و آلام کی داستان ہر وقت بیان کر سکتا ہے۔ اس کیفیت کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

﴿ اَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یُکْشِفُ السُّوءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ؕ

اِنَّ مَعَ اللّٰهِ ﴿ (۶۲:۲۸)

”بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور زمین میں تمہیں خلافت عطا کرتا ہے (یہ کام کرنے والا) اللہ کے سوا کوئی اور بھی ہے؟“ (سورہ نمل، آیت ۶۲) ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ! آپ ہمیں کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟“ آپ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کی طرف جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، جب تم کسی مشکل میں ہوتے ہو تو تمہاری مشکل کشائی کرتا ہے“

جنگلوں میں راہ بھول کر اسے پکارتے ہوئے تمہاری راہنمائی کرتا ہے، جب تمہاری کوئی چیز کھو جائے اور اس سے مانگو تو تمہیں واپس لوٹاتا ہے، جب قحط سالی میں اس سے دعائیں مانگو تو موسلا دھار بارشیں برساتا ہے۔“ (مسند احمد) قرآن مجید نے ہمارے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کی بہت سی مثالیں رکھی ہیں کہ انہوں نے مصیبت پریشانی اور آزمائش کے وقت اللہ کو پکارا اور اللہ نے ان کی مصیبت اور تکلف دور فرمائی۔ حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو عذاب کی خبر دی کر چلے گئے خود ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔ بوجھ کی زیادتی کی وجہ سے قرعہ ڈالا گیا تو حضرت یونس علیہ السلام کے نام نکلا، چنانچہ انہیں سمندر میں چھلانگ لگانی پڑی۔ جہاں ایک مچھلی نے اللہ کے حکم سے انہیں نگل لیا، تب حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ کو پکارنا شروع کیا۔

فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ ”تب یونس علیہ السلام نے ہمیں تاریکیوں میں پکارا، تیرے سوا کوئی الہ نہیں تیری ذات پاک ہے میں بے شک قصور دار ہوں تب ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات بخشی۔ مومنوں کو ہم اسی طرح نجات دلاتے ہیں۔“ (سورہ انبیاء، آیت نمبر ۸۷-۸۸) سورہ صافات میں اللہ پاک فرماتے ہیں ”اگر یونس علیہ السلام ہمیں یاد نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی پڑا رہتا۔“ (آیت نمبر ۱۲۴) عزیز معمر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن سے متاثر ہو کر انہیں بہت بڑے فتنے میں ڈالنے کی کوشش کی تب حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا بَدَّعُونَنِي إِلَيْهِ وَلَا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْعَاجِلِينَ۔ یوسف علیہ السلام نے کہا ”میرے رب! قید مجھے منظور ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وہ کام کروں جو یہ لوگ مجھ سے چاہتے ہیں۔ اگر تو نے ان کی چالوں کو مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کے جال میں پھنس جاؤں گا اور جاہلوں میں شامل ہو جاؤں گا۔“ (سورہ یوسف، آیت نمبر ۳۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ”یوسف کے رب نے اس کی دعا قبول کی، عورتوں کی چالیں اس سے دور کر دیں اور یوسف آزمائش سے بچ گئے چنگ و بیگ ہے جو سب کی سنتا ہے اور جانتا ہے۔“ (سورہ یوسف، آیت نمبر ۳۴) حضرت ایوب علیہ السلام نے طویل عرصہ بیماری میں جلا رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی

إِنِّي مَسْنِي الطُّسُوِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ”اے میرے رب! مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔“ (سورہ انبیاء،

آیت نمبر ۸۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور صحت سے نوازا۔

انبیاء کرام اور اہل ایمان پر دعوت حق کے راستے میں بڑی بڑی کٹھن آزمائشیں اور صعوبتیں آئیں۔ قوم کے لوگوں نے کسی کو قتل کرنا چاہا، کسی کو سنگسار کرنا چاہا کسی کو جلاوطن کرنا چاہا، کسی کو قید کرنا چاہا، کسی کے ہاتھ کاٹنے چاہے، تب اہل ایمان نے ظالموں کے مقابلے میں اللہ سے مدد اور نصرت کی دعا کی، تو اللہ نے انہیں ظالموں سے نجات دلائی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو توحید کی دعوت دی اور بدکاری سے روکا۔ قوم نہ ملنی اور حضرت لوط علیہ السلام کو جلاوطن کرنا چاہا، فرشتے خوب صورت لڑکوں کی شکل میں عذاب لے کر آئے، تب حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی رَبِّ نَجِّنِي وَآهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ”اے میرے رب ! مجھے اور میرے اہل و عیال (یعنی میرے پیر کاروں) کو قوم کی بدکرداریوں سے نجات دے۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر ۱۷۳) اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کے اہل و عیال سمیت نجات عطا فرمائی۔ فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادو گروں کے درمیان مقابلہ ہوا۔ جادو گر شکست کھا گئے اور حقیقت معلوم ہوتے ہی جادو گر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے انہیں دھمکی ”میں تمہارے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کٹا دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا“ تب جادو گروں نے اللہ کے حضور دعا کی رَبَّنَا اِفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ تَوْفَنَّا مُسْلِمِينَ ”اے ہمارے پروردگار ! ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اس حال میں اٹھا کہ ہم مسلمان ہوں۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر ۱۳۹) اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے دل اس قدر مضبوط کر دیئے کہ انہوں نے بھرے دربار میں بادشاہ کے سامنے کہہ دیا فَاقْبِضْ مَا آتَتْ قَبَاضُ اِمْتَا تَقْبِضُنِي هَذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ”تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے کر لے“ تو زیادہ سے زیادہ بس (ہماری) دنیا کی زندگی کو ہی ختم کر سکتا ہے۔“ (اس سے زیادہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا) (سورہ طہ، آیت نمبر ۷۲)

رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں مسلسل تیرہ سال تک مصائب و آلام سے بھرپور جدوجہد فرماتے رہے۔ بلاخر اہل مکہ کے غیر انسانی اور ظالمانہ سلوک سے تنگ آکر اس توقع کے ساتھ طائف تشریف لے گئے کہ شاید وہاں کے لوگ میری بات سننے پر آمادہ ہو جائیں لیکن وہاں آپ کے ساتھ جو سنگدلانہ سلوک کیا گیا اس سے آپ کو شدید صدمہ پہنچا۔ آپ زخمی حالت میں طائف سے باہر قرن الثعالب کے مقام پر پہنچے تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ خواں بحال ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ پھیلا کر یہ درد انگیز دعا مانگی ”اے اپنی قوت کی کمی اپنی بے سرو سامانی اور لوگوں کے مقابلے میں اپنی بے بسی کی

فریاد تجھی سے کرتا ہوں۔ تو ہی میرا مالک ہے، آخر مجھے کس کے حوالے کرنے والا ہے۔ کیا اس حریف بیگانہ کے، جو مجھ سے ترش روئی روا رکھتا ہے یا ایسے دشمن کے جو میرے معاملے پر قابو رکھتا ہے لیکن اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو پھر مجھے کچھ پرواہ نہیں، بس تیری عافیت میرے لئے زیادہ وسعت رکھتی ہے میں اس بات کے مقابلے میں کہ تیرا غضب مجھ پر پڑے یا تیرا عذاب مجھ پر آئے، تیرے ہی نور و جمال کی پناہ طلب کرتا ہوں جس سے ساری تاریکیاں روشن ہو جاتی ہیں اور جس کے ذریعے دین و دنیا کے سارے معاملات سنور جاتے ہیں، مجھے تو تیری رضامندی اور خوشنودی کی طلب ہے، بجز تیرے کہیں سے کوئی قوت و طاقت نہیں مل سکتی (سیرت ابن ہشام، بحوالہ محسن انسانیت)

بظاہر جب تمام سارے ٹوٹ چکے تھے، امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی۔ مکہ اور طائف کے سرداروں نے ظلم و ستم اور سنگدلی کی انتہا کر دی تھی۔ ہر طرف یاس انگیز فضا مسلط تھی۔ آپ نے اپنے زخمی اور ٹوٹے دل کا حال ایک انتہائی رقت انگیز دعا کی شکل میں مالک حقیقی کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ کی یہ دعا عرش الہی سے پے در پے فتح و نصرت کی نویدیں لے کر آئی۔ گھناؤں اندھیروں سے نور سحر کے آثار ہویدا ہونے لگے۔ اسی سفر میں جنوں کی ایک جماعت آپ ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن سن کر ایمان لے آئی۔ معراج آسمانی کے ذریعے آپ کو قرب الہی کا انتہائی بلند مقام عطا کیا گیا، یکے بعد دیگر بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ عمل میں آئیں۔ جو روشن مستقبل کے لئے سنگ بنیاد ثابت ہوئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ زندگی میں آنے والے مصائب و آلام، کونج و غم اور مشکلات و محن، خواہ انفرادی سطح کے ہوں یا اجتماعی سطح کے، ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے دعا سے زیادہ موثر اور قابل اعتماد ہتھیار کوئی نہیں ہو سکتا جو شخص کشمکش حیات میں دعا کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہے اس کا انجام اس سپاہی سے مختلف نہیں ہو سکتا جو گھمسان کی جنگ میں حصہ لینے کے لئے ہتھیار لے بغیر میدان جنگ میں کھس جائے۔

دعا کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

قبولیت دعا کے بارے میں بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہگار لوگوں کی دعا قبول نہیں کرتا اور بزرگوں کی دعا کبھی رد نہیں کرتا اس عقیدہ کے نتیجے میں جو صرور تحمل پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

- ۱ بندہ اللہ سے اپنے تعلق کو ختم کر کے بزرگوں سے محتاجی کا تعلق قائم کر لیتا ہے۔
- ۲ بزرگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمت میں نذر و نیاز پیش کرنا ضروری سمجھتا ہے۔
- ۳ دعائیں قبول ہونے کے بعد بندہ بزرگوں کو وہی مقام دینے لگتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا ہے اور یوں اپنی ساری زندگی اللہ کی بجائے بزرگوں کی بندگی میں بسر کر دیتا ہے۔
- یہ بالکل وہی صورت حال ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جلیجا مختلف انداز میں مشرکین کے بارے میں بیان فرمائی ہے۔ درحقیقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ گنہگار لوگوں کی دعا قبول نہیں کرتا کتاب و سنت کے سراسر منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

﴿ قَالَ رَبُّكُمْ اَدْخُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝ ﴾ (۶۰:۴۰)

”(لوگو) تمہارا رب کہتا ہے کہ تم سب مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں (یعنی نہیں مانگتے) وہ ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“ (سورہ مومن، آیت نمبر ۶۰)

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”جو شخص اللہ سے دعا نہیں کرتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔“ (بحوالہ ترمذی) مذکورہ بالا آیت اور حدیث میں تمام مسلمانوں کو، خواہ نیک ہوں یا گنہگار، بلا استثناء حکم دیا ہے کہ اللہ سے ضرور دعا کرو اور دعا نہ کرنے والوں کو سزا کا فیصلہ بھی سنایا۔ اللہ کے نزدیک شیطان سے زیادہ ملعون اور معتبوب کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نے کھلم کھلا اللہ کے حکم کی نافرمانی کی، اللہ تعالیٰ نے اسے مردود قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجود جب اس نے اللہ سے دعا کی رَبِّ قَانْظِرْنِيْ اِلٰی يَوْمِ يُنْفَعُشَوْنَ ”کہ اے میرے رب! مجھے قیامت کے دن تک (لوگوں کو گمراہ کرنے کی) مہلت دے۔“ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا قَالَ فَانْكَرْ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰی يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ”کہا“ تجھے مقرر دن کے وقت (یعنی قیامت) تک کے لئے مہلت ہے۔“ (سورہ حجر، آیت نمبر ۳۷-۳۸) شیطان کی یہ درخواست کسی نیک مقصد کے لئے نہ تھی بلکہ بندوں کو گمراہ کرنے کے لئے تھی تب بھی اللہ نے اس کی دعا رد نہیں فرمائی۔ اس کے باوجود یہ سمجھتا کہ گنہگاروں کی دعا اللہ قبول نہیں فرماتا۔ محض شیطانی فریب ہے۔ وہ ذات باریکات جو اتنی رحیم و کریم ہے کہ اپنے دشمنوں، باغیوں اور سرکشوں کو زندگی بھر ہر طرح کی نعمتوں سے نوازتی چلی جاتی ان

کی ساری ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرتی ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے اپنے بندے جب اس سے کوئی چیز مانگیں تو وہ نہ دے؟

جس طرح یہ عقیدہ باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی دعا قبول نہیں کرتا، اسی طرح یہ عقیدہ بھی باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگوں کی دعا کبھی رد نہیں کرتا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بیٹے کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا۔ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی رَبِّ اِنِّیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاکِمِیْنَ ”اے میرے رب ! میرا بیٹا میرے گمراہوں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے (لہذا اسے بچالے) تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔“ (سورہ ہود، آیت نمبر ۴۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا نہ صرف یہ کہ رد فرمادی بلکہ ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا اِنِّیْ اَعْظَمُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ ”اے نوح ! میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالے۔“ (سورہ ہود، آیت نمبر ۴۲) قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے ”اے میرے رب ! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن مجھے رسوا نہیں کرے گا“ لیکن میری رسوائی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میں نے جنت کافروں کے لئے حرام کر دی ہے۔“ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواہش کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو بھونکا کر جہنم میں ڈال کے گا۔ (بخاری)

رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لئے تین دعائیں کیں۔ ۱۔ میری امت قحط سے ہلاک نہ ہو۔ ۲۔ میری امت فرق عام سے ہلاک نہ ہو۔ ۳۔ میری امت میں خانہ جنگی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی دو دعائیں قبول فرمائیں لیکن تیسری دعا قبول نہیں فرمائی۔ (مسلم)

پس یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی ولی یا بزرگ کی دعا کبھی رد نہیں کرتا بالکل باطل عقیدہ ہے۔ صحیح اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ:

اولاً ہر شخص کو اپنے لئے خود اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے جبکہ کسی نیک آدمی سے دعا کروانا جائز تو ہے لیکن اس کا حکم کہیں بھی نہیں دیا گیا۔ ثانیا قبولیت دعا کا اخطار مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی مرضی اور مصلحت پر ہے وہ جب چاہے جس کی چاہے اور جتنی چاہے دعا قبول کرے، جس کی چاہے رد کر دے۔

دعا اور تقدیر

تقدیر کے بارے میں پائی جانے والی بے شمار الجھنیں دراصل تقدیر کے بارے میں پائے جانے والے غلط مفہوم کے باعث پیدا ہوتی ہیں تقدیر کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے درج ذیل امور پیش نظر رہنے چاہئیں

- ۱ تقدیر کا لغوی معنی اندازہ (guess) لگانا ہے۔
- ۲ اللہ تعالیٰ کا علم اس قدر وسیع اور لامحدود ہے کہ ماضی، حال اور مستقبل، غائب اور حاضر، دن یا رات، روشنی تاریکی کی اصطلاحات اس کے لئے بالکل بے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہر چیز ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔
- ۳ اللہ کا علم وسیع اور لامحدود ہونے کی وجہ سے اس قدر یقینی ہے کہ اپنی مخلوق کے بارے میں اس کا لگایا ہوا اندازہ یا لکھی ہوئی تقدیر کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔
- ۴ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے بارے میں انداز لگانا یا تقدیر لکھنا مخلوق کو کسی بات پر مجبور نہیں کرتا، جس طرح امتحان سے قبل کسی استاد کا اپنے شاگرد کے بارے میں یہ اندازہ (guess) لگانا کہ فلاں فلاں شاگرد فیل ہوگا، فلاں فلاں پاس ہوگا کسی شاگرد کو فیل یا پاس ہونے پر مجبور نہیں کرتا، خواہ وہ اندازہ امتحان کے بعد سو فیصد درست ہی کیوں نہ ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اپنے مخلوق کے بارے میں اندازہ لگانا یا تقدیر لکھنا کسی کو کسی فعل پر ہرگز مجبور نہیں کرتا۔
- ۵ کسی شخص کی تقدیر لکھنے کے بعد کیا اللہ تعالیٰ اس تقدیر کو من و عن نافذ کرنے پر مجبور ہے یا اسے بدلنے پر قادر ہے؟ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلوں کو بدلنے پر پوری طرح قادر ہے اور یہ بات رسول اکرم ﷺ کی بعض دعاؤں سے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض فیصلوں کو یقیناً بدلتے ہیں۔ دعا قوت میں رسول اکرم ﷺ سے یہ الفاظ ثابت ہیں۔ وَفَیْنِیْ شَرًّا مَّا قَضَیْتَ ”مجھے اس برائی سے بچالے جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔“ (بحوالہ ترمذی، ابوداؤد، نسائی وغیرہ) ایک دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوِّ الْقَضَیَّۃِ“ ”یا اللہ ! ہم بڑے فیصلہ سے تیری پناہ چاہتے ہیں (بخاری مسلم) اگر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بارے میں پہلے سے کئے ہوئے فیصلوں کو بدلنے پر قادر نہیں تو ان دعاؤں کے الفاظ بالکل بے معنی اور بے مقصد ہو کر رہ جاتے۔ پس ان الفاظ کا صاف اور سیدھا مطلب یہی ہے کہ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ

اپنے فیصلے یقیناً بدلتے ہیں۔ یہ بات رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں بھی ارشاد فرمائی ہے کہ ”تقدیر کو کوئی شے نہیں بدل سکتی، مگر دعا۔“ (بحوالہ ترمذی)

مذکورہ بالا پانچ نکات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ روز اول سے ہمارے بارے میں اچھے یا برے فیصلے لکھ چکا ہے لہذا دعا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، وہ سراسر گمراہی میں مبتلا ہے۔ شیطان نے اسے اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ اور فریب میں مبتلا کر رکھا ہے۔

دعا اور ظاہری اسباب

حصول مقصد کے لئے ظاہری اسباب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں خود شریعت نے اسباب اور تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”وَأَعْبُدُوا اللَّهَ مَا نَسْتَطِيعُكُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِجَاطِ الْخَيْلِ“ جہاں تک تمہارا، بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندے رہنے والے گھوڑے مقابلے کے لئے تیار رکھو۔“ (سورہ انفال، آیت نمبر ۶۵) ایک آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اسے چھوڑ دوں اور توکل کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پہلے اسے باندھو پھر توکل کرو۔“ (ترمذی) اس سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت ظاہری اسباب و وسائل اور تدابیر اختیار کرنے کو معیوب نہیں سمجھتی بلکہ اس کا حکم دیتی ہے، جو چیز معیوب ہے وہ ظاہری اسباب و وسائل پر توکل کرنا اور رجوع الی اللہ کو نظر انداز کرنا یا اس کی اہمیت کم کرنا ہے۔ دین حق کی سر بلندی کے لئے رسول اکرم ﷺ نے جہاں عملادن رات جود و جد فرمائی وہاں کسی بھی لمحے دعا کے ذریعے رجوع الی اللہ کو فراموش نہیں کیا۔ کفر و اسلام کے سب سے پہلے اور عظیم ترین معرکہ — غزوہ بدر — میں رسول اکرم ﷺ نے جہاں اپنی استطاعت کے مطابق مادی اسباب اور وسائل مہیا فرمائے وہاں میدان جنگ میں صف آرا ہونے کے بعد سب سے پہلے اللہ کے حضور انتہائی خضوع و خشوع کے ساتھ دست دعا پھیلا کر یہ درخواست کی ”یا اللہ ! یہ ہیں قریش، جو اپنے سارے سلمان فخر و غرور کے ساتھ میدان جنگ میں آئے ہیں، تجھ سے دشمنی رکھتے ہیں، تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں پس اے اللہ ! جس نصرت کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اب وہ بھیج دے۔ یا اللہ اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہو گئی تو روئے زمین پر کبھی تیری عبادت

نہ ہوگی۔“ (سیرت ابن ہشام) گویا آپ ﷺ نے ظاہری اسباب کی ممکنہ تیاری اور دعا دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ ہاں اگر دونوں چیزوں میں تقابل کا سوال درپیش ہو تو ہمارے نزدیک بلا تامل ظاہری اسباب کے معاملہ میں دعائی اہم اور ضروری ہے۔ زندگی کے بہت سے معاملات ایسے ہیں جن میں ظاہری اسباب یا تدابیر اختیار کرنا ممکن ہی نہیں مثلاً آفاتِ سلویٰ، جیسے زلزلہ، طوفانِ بادِ باران، سیلاب، خشک سالی، (بارش کا نہ ہونا) وغیرہ۔ غور فرمائیے، ایسے حوادث سے بچنے کے لئے انسان قبل از وقت کون سی مادی تدابیر اختیار کر سکتا ہے جبکہ ایسے حوادث سے بچنے کے لئے بے شمار دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے۔ احادیث میں بنی اسرائیل کے تین افراد کا واقعہ آتا ہے، جو چٹانِ غار کے سامنے آگری۔ اس صورت حال میں یا اس ملتے جلتے دوسرے واقعات میں دعا کے علاوہ کون سی تدابیر یا وسائل اختیار کئے جاسکتے ہیں؟ کوئی شخص بدترین بڑھلپے کی عمر (ارذل العمر) پسند نہیں کرتا لیکن اس سے بچنے کے لئے کون سے اسباب یا وسائل اختیار کئے جاسکتے ہیں۔ سوائے اس دعا کے جو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں سکھلائی ہے؟ جس طرح بہت سے معاملات میں مادی وسائل اور تدابیر اختیار کرنا ممکن نہیں ہوتا اس طرح زندگی کے بہت سے معاملات ایسے ہوتے ہیں جن میں انسان اپنی ہمت اور عقل کے مطابق دنیا بھر کی تدابیر اور وسائل آزمانے کے باوجود حصولِ مقصد میں ناکام رہتا ہے اور چار و ناچار اسے دعا کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے مثلاً ہر دیندار اور پرہیزگار آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کی اولاد صالح، متقی اور والدین کی فرمانبردار بنے، اگر خدا نخواستہ ایسا نہ ہو تو والدین اپنی اولاد کی اصلاح کے لئے ہر وہ تدبیر اور جتن کر گزرتے ہیں جو ان کے بس میں ہو، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ والدین کی ساری ساری تدبیریں اور کوشش دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور معاملہ یہاں آکر ختم ہوتا ہے کہ اب اللہ سے دعا کی جائے کہ وہ ہماری اولاد کو ہدایت دے اور ان کی اصلاح فرمائے۔ میڈیکل سائنس بلاشبہ بہت ترقی کر چکی ہے، لیکن اب بھی کتنی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا۔ ایسی بیماریوں کی توبت ہی دوسری ہے کہ ان کا دعا کے علاوہ کوئی علاج ہے ہی نہیں، لیکن وہ بیماریاں جن کا علاج دریافت ہو چکا ہے ان کے مریضوں میں سے بھی بے شمار مریض ایسے ہوتے ہیں جو دنیا بھر کے بڑے بڑے ممالک میں جا کر جدید ترین علاج کو دیکھتے ہیں لیکن آخری چارہ کار یہی ہوتا ہے کہ ساری دنیا چھان ماری ہے کہیں سے شفا نصیب نہیں ہوئی، اللہ سے دعا کیجئے کہ صحت عطا فرمائے، بعض اوقات آدمی نادانستہ طور پر ایسے قتنوں میں پھنس جاتا ہے کہ ان سے نکلنے کی ہر تدبیر اور

کوششیں ناکام اور لا حاصل ثابت ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات انسانی تدابیر اور کوششیں ایسے فتنوں سے نکلنے کی بجائے مزید پھسانے کا باعث بن جاتی ہے۔ ایسے حالات میں انسان کو بالا خرد دعائی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ پس حقیقت یہ کہ وہ معاملات جن میں تدابیر اور مادی وسائل اختیار کرنا ممکن ہی نہیں وہاں دعائی سب سے بڑی تدبیر اور دعائی سب سے بڑا وسیلہ ہے اور وہ معاملات جن میں انسان بساطِ بھر تدابیر اور وسائل میا کر سکتا ہے ان میں بھی بسا اوقات وسائل اور تدابیر اختیار کرنے کے باوجود تھک ہار کر دعائی طرف ہی رجوع کرنا پڑتا ہے۔

پس اس ساری محنگو کا حاصل یہ ہے کہ جہاں کہیں ظاہری اسباب اور وسائل مہیا کرنا یا تدابیر اختیار کرنا ممکن ہو وہاں اختیار کرنے چاہئیں لیکن ان پر توکل ہرگز نہیں کرنا چاہئے توکل کے لائق صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے دعا کے ذریعے رجوع الی اللہ۔ غزوہ بدر میں شکستہ اور قلیل وسائل کے ساتھ رجوع الی اللہ نے مسلمانوں کو بہترین فتح سے ہمکنار کیا۔ جبکہ غزوہ حنین میں بہترین اور کثیر وسائل کے ساتھ وسائل پر توکل کے تصور نے مسلمانوں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ دعا اور ظاہری اسباب پر بحث کرتے ہوئے۔ غزوہ بدر اور غزوہ حنین میں مسلمانوں کو دی گئی تعلیم کو ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

اللہ کا ذکر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا ہے سورہ احزاب میں اللہ پاک کا ارشاد مبارک ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔“ (آیت نمبر ۴۱) اللہ کو کثرت سے یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے قول و فعل دونوں میں اللہ کو یاد رکھے قول میں ذکر یہ ہے کہ ہر بات میں اللہ کا نام لیا جائے مثلاً ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہا جائے حصولِ نعمت پر الحمد للہ کہا جائے اچھی چیز دیکھنے پر ماشاء اللہ کہا جائے وعدہ کرنے پر ان شاء اللہ کہا جائے تلاوت قرآن کثرت سے کی جائے نیز اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت مسنون دعائیں پڑھی جائیں فعل میں ذکر یہ کہ انسان اپنے تمام معاملات میں اللہ کے احکام کو یاد رکھے نماز، زکوٰۃ، روزہ، اور حج کے علاوہ والدین کے حقوق، بیوی بچوں کے حقوق، عزیز و اقارب کے حقوق، ہمسایوں کے حقوق، بیواؤں اور یتیموں کے حقوق باہمی لین دین کا روبرو

کے معاملات، ملازمت کے فرائض، غرض ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت اور پیروی کی جائے۔ اسی ذکر کی تعریف رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں یوں فرمائی ہے مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللَّهَ ”جس نے اللہ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کا ذکر کیا“ (بحوالہ قرآن مجید، اشرف الموحاشی، صفحہ نمبر ۲۹) قول و فعل میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کو ذکر کثیر کہا گیا ہے اور اسی ذکر کثیر کو دنیا اور آخرت میں کامیابی اور فلاح کا ذریعہ بتایا گیا ہے سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ”اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ“ (آیت نمبر ۱۰) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ! جہاد کرنے والوں میں سب سے زیادہ اجر پانے والا پانے والا کون ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جو ان میں سے اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والا ہے“ اس نے پھر عرض کیا ”روزہ رکھنے والوں میں سے سب سے زیادہ اجر کسے ملے گا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو ان میں سے اللہ کو کثرت سے یاد کرے“ پھر اس شخص نے نماز، زکاۃ، حج اور صدقہ کرنے والوں کے متعلق پوچھا تو آپ نے ہر ایک کا یہی جواب دیا ”جو ان میں سے اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والا ہے۔“ (بحوالہ مسند احمد) ایک شخص نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہو کہ تیری زبان اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔“ (ترمذی) رسول اللہ ﷺ نے اللہ کا ذکر کرنے والوں کو زندہ اور نہ کرنے والوں کو مردہ قرار دیا ہے (بخاری و مسلم) ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شیطان ابن آدم کے دل پر بیٹھا رہتا ہے جب انسان اللہ کو یاد کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو ووسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو فرعون جیسے ظالم اور سرکش بادشاہ کے پاس جانے کا حکم دیا۔ تو ساتھ ہی یہ تاکید فرمائی اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوكَ بِآيَاتِنَا لَا تَنِيبَا فِيْ ذِكْرِىْ ”تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیوں لے کر جاؤ اور میری یاد میں کمی نہ کرنا“ (سورہ طہ آیت نمبر ۲۴) گویا دعوت حق کی راہ میں پیش آنے والی آزمائش اور امتلا کے مقابلے میں سب سے بڑا ہتھیار اللہ کی یاد ہے جو داعی کو قوت اور حوصلہ عطا کرتی ہے جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں کی ایک قلیل سیلے سے سروسلمان جماعت کو اپنے سے کئی بڑے مسلح لشکر سے مقابلہ درپیش تھا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت فرمائی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اِذَا لَقِيْتُمْ فَاِتْبَعُوْا وَادْكُرُوا اللَّهَ

كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝” اے لوگو! جو ایمان لائے! جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو جلیبت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو“ (سورہ افعل، آیت نمبر ۴۵) پس دعوت حق کی ابتلا و آزمائش کا معاملہ ہوا میدان جنگ میں کفار سے معرکہ قتل و درپیش ہو اللہ کی یاد ہی فلاح اور کامیابی کی ضمانت ہے اسی ذکر کثیر کی برکت سے انسان کو دنیا جہنم کی وہ سب سے بڑی نعمت سکون قلب حاصل ہوتی ہے جسے حاصل کرنے کے لئے آج مخلوق خدا لاکھوں اور کروڑوں روپے صرف کر رہی ہے جس کی خاطر بے شمار لوگ اپنی دنیا اور دین تک برباد کر لیتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ یہ نعمت کسی بازار یا مزار سے نہیں ملتی نہ کسی درگاہ یا خانقاہ سے حاصل ہوتی ہے بلکہ آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ”یاد رکھو! سکون قلب تو اللہ کے ذکر سے ہی ملتا ہے۔“ (سورہ الرعد، آیت نمبر ۲۸)

اللہ کی یاد سے غفلت، دنیا اور آخرت میں شدید خسارے کا موجب ہے اللہ تعالیٰ کا فیعلہ ہے وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمًى ”اور جس نے میری یاد سے منہ موڑ اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے“ (سورہ طہ، آیت نمبر ۳۴) دنیا میں تنگ زندگی سے مراد محض رزق کی تنگی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کروڑ پتی بھی ہو گا تو اسے سکون قلب میسر نہیں آئے گا اگر کوئی ملک کا فرمانروا ہو گا تو اسے بھی چین نصیب نہیں ہوگا۔ سورہ زخرف میں اللہ پاک کا ارشاد مبارک ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ ”جو شخص اللہ کی یاد سے غفلت برتے گا ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیں گے جو (ہر وقت) اس کے ساتھ رہے گا“ (الزخرف: آیت نمبر ۳۶) جس آدمی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کے طور پر شیطان مسلط کر دیا جائے اسے دنیا میں سکون اور چین کیسے میسر آسکتا ہے اور پھر اس کی آخرت کی بربادی میں کون سی کسر باقی رہ جائے گی؟ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسی حالت سے محفوظ رکھے۔ آمین

الکعبۃ النبویہ

کتاب انجیر..... ۹

طیاء مرکز الدعوة والارشاد

توبہ

ارشاد نبوی ﷺ ہے: ”ہر شخص خطاکار ہے اور بہترین خطاکار توبہ کرنے والے ہیں (ترمذی ابن ماجہ) اس حدیث مبارک میں رسول اکرم ﷺ نے دو باتوں کی نشاندہی فرمائی ہے پہلی یہ کہ ہر شخص

سے گناہ سرزد ہوتے ہیں کوئی شخص اپنے آپ کو گناہوں سے معصوم نہ سمجھے دوسری یہ کہ گناہ کے بعد توبہ مطلوب ہی نہیں بلکہ پسندیدہ ہے سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ”اللہ تعالیٰ یقیناً توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے“ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۲) توبہ اللہ کے نزدیک کس قدر محبوب اور پیارا عمل ہے اس کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اگر ایک آدمی اپنی سواری پر کسی چھیل میدان سے گزر رہا ہو اور آرام کرنے کی غرض سے نیچے اتر کر سوجائے اسی دوران اس کی سواری (معدہ سلمان سفر) گم ہو جائے اور جب سو کر اٹھے تو اپنی سواری کو تلاش کرتے کرتے تھک جائے بھوک اور پیاس کی وجہ سے موت اسے سامنے نظر آنے لگے اور وہ مایوس ہو کر درخت کے سائے میں بیٹھ جائے تب اچانک اس کی سواری اسے مل جائے اور یہ آدمی اس کی تکمیل پکڑے خوشی کے مارے (شدت جذبات سے مغلوب ہو کر) یہ کہہ دے ”اے اللہ ! تو میرا بندہ میں تیرا رب“ اللہ تعالیٰ کو توبہ کرنے والے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش محسوس ہوتی ہے (بخاری و مسلم) اندازہ فرمائیے ایک ایسا عمل جس کا فائدہ سراسر خود بندے کو پہنچتا ہے اللہ اس سے کتنا خوش ہوتا ہے ایک حدیث شریف میں ہے کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے (اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے) پھر دن کے وقت اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے۔ (مسلم) اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ کا کس قدر انتظار رہتا ہے اس غلام کی خوش نصیبی کے کیا کہنے جس کے دروازے پر خود اس کا مالک چل کر آئے اور دستک دے کر کہے کہ جو مانگنا چاہتے ہو مانگو میں دینے کو تیار ہوں اور اس غلام کی بد نصیبی کا کیا ٹھکانا جس کا مالک چل کر اس کے دروازے پر آئے اور دستک دے کر پوچھے کہ تمہاری کیا حاجت ہے جو مانگنا چاہتے ہو مانگو میں دینے کو تیار ہوں اور غلام میٹھی نیند سو رہا ہو یا اپنے مالک کے اس کرم و سخا سے ہی نا آشنا ہو توبہ کی ترغیب اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ خود رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں ”لوگو! اللہ کے حضور توبہ کرو بے شک میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں“ (مسلم) اس بات کا اندازہ ہر شخص کو خود کر لینا چاہئے کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کس قدر زیادہ توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ توبہ کا لغوی معنی واپس پلٹنا ہے توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ کے راستے سے واپس پلٹ آیا ہے اور نیکی کے راستے پر لگ گیا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو خالص توبہ

(توبہ النصوح) کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کسی نے خالص توبہ کا مفہوم پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس پر نادم ہو، پھر اللہ سے معافی مانگو اور آئندہ کبھی اس گناہ کا ارتکاب نہ کرو“ (ابن جریر بحوالہ تفسیر القرآن)

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے توبہ کے لئے تین شرطیں مقرر فرمائی ہیں

☆ اولاً گناہ پر نادم ہونا۔

☆ ثانیاً اللہ سے معافی مانگنا۔

☆ ثالثاً آئندہ اس گناہ سے مکمل طور پر اجتناب کرنا۔

توبہ کے معاملے میں چند دیگر اہم امور درج ذیل ہیں۔

۱ توبہ کا وقت عالم نزع طاری ہونے سے پہلے تک ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”اللہ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک وہ نزع میں چلا نہیں ہوتا“ (ترمذی)

۲ گناہ پر کسی دنیاوی غرض کے لئے ندامت محسوس کرنا۔ مثلاً بے عزتی کے ڈر سے مالی نقصان کے خوف سے بیماری یا موت کے ڈر سے توبہ کی تعریف میں نہیں آتا۔

۳ اگر کسی کا نفس توبہ کے بعد بھی گزشتہ گناہ کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے تو اسے اس وقت تک بار بار توبہ کرتے رہنا چاہئے جب تک اس کا نفس حقیقتاً ندامت محسوس نہ کرنے لگے۔

۴ اللہ تعالیٰ کی رحمت انسانی وہم و گمان سے بھی زیادہ وسیع ہے اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اس نے ایک درویش سے اپنی توبہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا ”تمہاری توبہ قبول نہیں ہو سکتی“ چنانچہ اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا تب اس نے ایک اور آدمی سے مسئلہ پوچھا اس نے بتایا ”ہاں ! تمہاری توبہ قبول ہو سکتی ہے بشرطیکہ تم فلاں (نیک لوگوں کی) بستی میں چلے جاؤ۔“ چنانچہ یہ آدمی اپنی بستی سے ہجرت کر کے دوسری طرف چل دیا۔ راستے میں اسے موت آگئی، جنت اور جہنم کے فرشتے آپس میں اختلاف کرنے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دونوں (اگلی اور پچھلی) زمینیں ماپنے کا حکم ہوا، زمین ٹاپی گئی تو نیک لوگوں کی بستی (جس طرف ہجرت کر کے جا رہا تھا) بالشت بھر قریب نکلی اور اس کی مغفرت کردی گئی (بخاری و مسلم)

ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ

! ساری زندگی گناہوں میں گزری ہے کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا ارتکاب نہ کیا ہو۔ روئے زمین کی ساری مخلوق میں اگر میرے گناہ تقسیم کر دیئے جائیں تو سب کو لے ڈوبیں کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ”کیا تو نے اسلام قبول کر لیا ہے؟“ اس نے عرض کیا ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جا اللہ معاف کرنے والا اور برائیوں کو نیکیوں میں بدلنے والا ہے۔“ اس نے عرض کیا ”کیا میرے سارے گناہ اور جرم معاف ہو جائیں گے؟“ آپ نے ارشاد فرمایا ”ہاں تیرے سارے گناہ اور جرم معاف ہو جائیں گے۔“ (ابن کثیر) پس اللہ کی رحمت سے نہ تو خود کسی کو مایوس ہونا چاہئے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی توبہ کرنے والے کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرے۔

۵۔ جس طرح اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا گناہ ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو غفور اور رحیم سمجھ کر عداً گناہ کرتے چلے جانا یا توبہ کر کے بار بار توڑتے چلے جانا اس سے بھی بڑا گناہ ہے جو دراصل اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مذاق اور تمسخر کے مترادف ہے قرآن پاک میں ارشاد مبارک ہے وَلَا يَغْتِرَنكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ (لوگو جو دُور رہو) ”کوئی دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ نہ دینے پائے“ (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۳) اللہ کے معاملے میں دھوکہ یہی ہے کہ انسان اس فریب میں مبتلا رہے کہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے گناہ کرتے چلے جاؤ وہ بخش چلا جائے گا اور سزا نہیں دے گا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایمان کی صحیح کیفیت امید اور خوف کے درمیان بتلائی ہے انسان کو جتنی اللہ کی رحمت سے مغفرت کی امید رکھنی چاہئے اتنا ہی اللہ کی پکڑ اور گرفت کا خوف بھی دامن گیر رہنا چاہئے۔

استغفار

استغفار کا مطلب ہے معافی اور بخشش طلب کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حصول بخشش کے لئے چار شرائط مقرر فرمائی ہیں

﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ﴾ (۸۲:۲۰)

”جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے، نیک عمل کرے اور سیدھا چلتا رہے اس کے لئے میں بہت بخشنے والا ہوں“ (سورہ طہ آیت نمبر ۸۲)

ان شرائط کے مطابق اولاً انسان کو سب سے پہلے اپنی گزشتہ زندگی کے گناہوں (اللہ کی نافرمانی، شرک یا کفر) سے جی توبہ کرنی چاہئے۔ ثانیاً اللہ کے بعد اللہ کے رسول، کتاب اور آخرت پر خلوص دل سے ایمان لانا چاہئے۔ ثالثاً کتاب و سنت کے مطابق اپنے اعمال کی اصلاح کرنی چاہے اور آخر میں نیکی کے راستے پر استقامت سے جے رہنا چاہئے ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے معافی اور بخشش کا پختہ وعدہ فرمایا ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ پاک فرماتا ہے ”اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے استغفار کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس روئے زمین کے برابر گناہ لے کر آئے اور مجھے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر تجھے مغفرت عطا کروں گا“ (احمد، ترمذی)

ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”وہ شخص خوش قسمت ہے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا گیا“ (ابن ماجہ، نسائی)

گناہوں کی معافی کے علاوہ استغفار دنیا میں کتنی نعمتوں اور برکتوں کا باعث ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے شک سالی کی شکایت کی تو انہوں نے ہدایت کی ”اللہ سے استغفار کرو“ دوسرے شخص نے شک دستی کی شکایت کی، تیسرے نے کہا میرے ہاں اولاد نہیں چوتھے نے کہا میری زمین کی پیداوار کم ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ ہر ایک کو یہی جواب دیتے ”استغفار کرو۔“ لوگوں نے پوچھا ”یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے سب لوگوں کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتلایا ہے۔“ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ان کے جواب میں سورہ نوح کی یہ آیات تلاوت فرمائیں۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلَ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَ بَنِينَ وَ يُجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٌ وَ يُجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارٌ﴾ (۱۰:۷۱-۱۲)

”حضرت نوح علیہ السلام نے (اپنی قوم سے) کہا ”اپنے رب سے استغفار کرو بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا، تمہارے لئے باغات پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔“ (کشاف بحوالہ تفہیم القرآن)

غیر مسنون ادعیہ و اذکار

مسلمان کی زندگی میں ادعیہ و اذکار کی جس قدر اہمیت ہے اسی قدر اہمیت اس بات کی ہے کہ صرف مسنون ادعیہ و اذکار کئے جائیں اور غیر مسنون ادعیہ و اذکار کو بلا تامل ترک کر دیا جائے۔

بد قسمتی سے ہمارے ہاں جمالت اس قدر زیادہ ہے کہ سنت مطہرہ کو قبول عام حاصل نہیں ہوتا لیکن بدعت جھگ کی آگ کی طرح پھیلی چلی جاتی ہیں حالانکہ وہ عمل جو سنت رسول سے ثابت نہ ہو اس سے اجر و ثواب کی امید رکھنا عثمیت اور بے کار ہے اور ایسے عمل پر محنت اور ریاضت کرنا بلا حاصل ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿۱۰۰﴾ ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو“ (سورہ محمد آیت نمبر ۳۳) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ایسے اعمال کو ضائع قرار دیا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے باہر ہیں خود رسول اکرم ﷺ نے بے شمار مواقع پر اسی عقیدہ کی وضاحت فرمائی ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

- ۱ ”جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جو شریعت میں نہیں وہ کام مردود ہے۔“ (بخاری و مسلم)
- ۲ ”ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔“ (نسائی)
- ۳ ”سنت رسول سے گریز کرنے والا ہلاک ہونے والا ہے۔“ (ابن ابی عاصم)

کتاب و سنت کی تعلیمات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ دین میں سنت رسول ﷺ چھوڑ کر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا سراسر گمراہی اور ہلاکت ہے۔ ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے ”اگر آج موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو ان کے لئے بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔“ (احمد)

اب ایک نظر ان ادعیہ و اذکار پر ڈالئے جو ہمارے ہاں رائج ہیں مثلاً دعا سریانی، دعا جمیلہ، دعا حبیب، دعا امن، دعا مستجاب، دعا نور، دعا نصف شعبان، دعا حزب البحر، دعا عکاشہ، دعا سنج العرش، دعا بیض، دعا منزل، عمد نامہ، قصیدہ غوفیہ، شش قفل، ہفت پیکل، درود تاج، درود لکھی، درود اکبر، درود مقدس، درود ماہی وغیرہ یہ سب ایسے اذکار ہیں جو سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں، لیکن اس کے باوجود یہ مسلمانوں کی زندگیوں میں اس طرح رچ بس چکے ہیں کہ مسنونہ ادعیہ و اذکار مثلاً تلاوت قرآن، تسبیح و تقدیس، تکبیر و تحمید اور تہلیل، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ طاق نسیاں بن کر رہ گئے ہیں۔

غیر مسنون ذکر کے سلسلہ میں ہم یہاں ”اللہ“ یا ”اللہ ہو“ کے ذکر کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی سنت مطہرہ اور اس کے بعد خلفاء راشدین و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تاجعین، تبع تابعین ائمہ حدیث اور فقہاء عظام میں سے کسی کے قول و فعل سے صرف ”اللہ“ یا ”اللہ ہو“ کے ذکر کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اس غیر مسنون ذکر کی دعوت دینے والے گروہ کی تعلیمات کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعہ آہستہ آہستہ انسان کے عقائد میں اس طرح نقب لگائی جاتی ہے کہ ”ذاکر“ بلاخر شرک کی اتھاہ گمراہیوں میں پہنچ جاتا ہے ابتداء میں ذاکر کو اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح قلب کو جاری کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے کہ ذاکر کا قلب ہر وقت از خود سوتے، جاگتے، چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، کھاتے، پیتے ”اللہ ہو“ کا ذکر کرنے لگے اس کے بعد ذاکر کو ”اللہ ہو“ کے ذکر کی ضربوں سے اللہ تعالیٰ کو (معاذ اللہ) اپنے جسم میں سرایت کرنے یا ضم کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے یہ وہی عقیدہ ہے جسے صوفیاء کی اصطلاح میں ”حلول“ کہا جاتا ہے جو کہ کھلم کھلا شرک اکبر ہے۔ ذکر کے اس مقام پر پہنچ کر ذاکر کو تلاوت قرآن نماز، زکاۃ، روزہ اور حج سے افضل سمجھنے لگتا ہے۔

اللہ ہو کے ذکر کی مجالس میں دوران ذکر نہ صرف رسول اکرم ﷺ کی زیارت کروانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے بلکہ ذاکر قلبی کو بیت المعمور (بیت اللہ شریف کے برابر آسمانوں پر وہ گھر جس کا فرشتے طواف کرتے ہیں) تک پہنچانے کا مژدہ بھی سنایا جاتا ہے اس ذکر کے داعی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ساٹھ (۶۰) سال تک ذاکر قلبی نہ بنے والوں کو رسول اکرم ﷺ اپنی امت سے خارج کر دیتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ مرنے کے بعد ذاکر قلبی سے منکر نکیر سوال جواب نہیں کرتے نیز ذاکر قلبی اپنی قبر میں بیٹھ کر نہ صرف اللہ اللہ کرتا رہتا ہے بلکہ قبر پر آنے والے لوگوں کو فیض بھی پہنچاتا ہے۔

قارئین کرام ! یہ تمام عقائد نہ صرف یہ کہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا انسانی جسم میں حلول کرنا اور ذاکر قلبی کا قبر میں بیٹھ کر لوگوں کو فیض پہنچانے کا عقیدہ سراسر شرک اکبر میں شامل ہے۔

غیر مسنون اور خود ساختہ اوعیہ و اذکار کا دو سرا المناک پہلو یہ ہے کہ ان پر عمل کرنے سے مسنون اوعیہ و اذکار کی اہمیت بالکل ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے لا الہ الا اللہ کو افضل ذکر قرار دیا ہے سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کے تئیس ناموں کو جنت میں داخل ہونے کی ضمانت قرار دیا ہے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو جنت کا خزانہ کہا گیا ہے، اسم اعظم

کو قبولیت دعا کا شرف حاصل ہے، درود شریف کا ذکر قیامت کے دن رسول ﷺ کی سفارش کا باعث ہوگا، قرآن مجید کو خود اللہ کریم نے ”ذکر“ بتلایا ہے جس کی تلاوت کے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ صبح شام کے اذکار سونے جاگنے کے اذکار، کھانے پینے کے اذکار، توبہ استغفار اور استغاثہ کے اذکار، دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرنے کے اذکار، غرض بے شمار ایسے ادعیہ و اذکار ہیں جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں جن پر رسول اکرم ﷺ نے خود بھی عمل کیا اور امت کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بتلائے ادعیہ و اذکار کو ترک کر کے غیر مسنون اور خود ساختہ ادعیہ و اذکار پر عمل کرنا ان کی دعوت دینا اور ان کی اشاعت کرنا اتباع رسول ﷺ ہے یا مخالفت رسول ﷺ اطاعت رسول ہے یا بغاوت رسول ﷺ؟

اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے ہر معاملہ میں رسول اکرم ﷺ کی من و عن پیروی اور اتباع کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جائے اور جو کام سنت رسول ﷺ سے ثابت نہ ہو وہ کر کے اللہ ﷻ کے غضب کو دعوت نہ دی جائے کہ اہل ایمان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ترجمہ۔ ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔“ (سورہ حجرات آیت نمبر ۱)

حذر اے چہرہ دستل

بعض صحیح احادیث میں مختلف ادعیہ و اذکار کا بہت زیادہ اجر و ثواب اور دینی و دنیاوی فوائد بتائے گئے ہیں مثلاً جو شخص دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث میں ہے جو شخص صبح و شام سات بار حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ پڑھے اللہ اس کے دین و دنیا کے سارے فکر دور کر دیتا ہے (ابوداؤد) اسی طرح آپ کا ارشاد مبارک ہے سورہ حشر کی آخری تین آیات هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ (صبح کے وقت پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں اگر اسی دن مرجائے تو شہادت کا مرتبہ پاتا ہے اسی طرح شام کے وقت یہ آیات

پڑھنے والے کے لئے بھی ایسا ہی اجر و ثواب ہے۔ (بحوالہ ترمذی، داری) اسی طرح بہت سے دوسرے ادعیہ و اذکار ہیں جن کے دنیاوی فوائد اور اخروی اجر و ثواب بہت زیادہ بیان کئے گئے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ جو شخص اسلام کے بنیادی فرائض پورے کرنے کے بعد اللہ مسنون ادعیہ و اذکار کا اہتمام کرے گا اسے یقیناً وہ اجر و ثواب اور فوائد حاصل ہوں گے جو اللہ کے رسول ﷺ نے بتائے ہیں۔

بعض حضرات اپنے خود ساختہ نظریات کے پیش نظر ایسی احادیث کو یا تو بلا تامل ضعیف کہہ دیتے ہیں یا ان کا تذکرہ استخفاف، استحقار اور استہزاء کے انداز میں کرتے ہیں اسی طرح بعض ماہہ پرست و سائل اور اسباب کی دنیا میں زندگی بسر کرنے والے لوگ ”وعا“ کا تذکرہ تو بہن آمیز انداز میں کرتے ہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کے ارشادات کے ساتھ استخفاف، استحقار یا استہزاء کا طرز عمل قیامت کے دن بڑے خسارے کا باعث بنے گا۔ اس روز جتنی لوگ جہنمیوں سے سوال کریں گے تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟ دوسرے اسباب کے علاوہ جہنمی ایک سبب یہ بیان کریں گے وَكُنَّا نَخْوَضُ مَعَ الْخَاصِصِينَ ”(اللہ اور رسول کے احکام کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی مذاق اڑایا کرتے تھے۔“ (سورہ مدثر، آیت نمبر ۴۵) اللہ کے رسول اپنی اپنی قوم کے پاس دعوت حق لے کر آئے۔ انکار کی صورت میں انہیں آنے والے عذاب سے ڈرایا تو بیشتر قوموں نے اپنے رسولوں کی اس تنبیہ کا مذاق اڑایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے انجام کا تذکرہ کرتے ہوئے جگہ جگہ یہ بات ارشاد فرمائی فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ”رسولوں کا مذاق اڑانے والے خود اس چیز کے پھیر میں آگئے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔“ (سورہ انبیاء، آیت نمبر ۴) پس حدیث رسول ﷺ کے بارے میں استخفاف یا استہزاء کا طرز عمل اختیار کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہیں یہ چیز ان کے دین و ایمان کی بربادی کا باعث نہ بن جائے۔

حذر اے چہرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

☆☆☆

قارئین کرام! سلسلہ اشاعت مطبوعات حدیث کے جامع منصوبہ سے ہمارے پیش نظر جہاں عوام الناس کی تعلیم و تربیت کرنا مقصود ہے وہاں حدیث رسول ﷺ کی ضرورت اور اہمیت کو اجاگر کرنا بھی مطلوب ہے۔ دین اسلام کی بنیاد دو ہی چیزوں پر ہے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ۔ ہماری ساری جدوجہد اس مقصد کے لئے ہے کہ لوگ دینی مسائل اور احکام جاننے کے لئے کتاب و سنت کی طرف

رجوع کریں اور کتاب و سنت سے ہٹ کر دوسرے عقائد اور اعمال کو بلا تامل ترک کریں اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے جہاں ہم نے مسنون ادعیہ اذکار کا مجموعہ مرتب کیا ہے وہاں کتاب کے آخر میں غیر مسنون ادعیہ و اذکار کا ایک باب بھی شامل کیا ہے تاکہ لوگ غیر مسنون ادعیہ و اذکار سے آگاہ رہیں اور ان سے مکمل اجتناب برتیں۔

یہ بات قابل وضاحت ہے کہ احادیث کے متن میں دعا کے الفاظ دو بریکٹ (()) کے اندر کر دیئے گئے ہیں جبکہ اردو ترجمے میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے تاکہ ہر آدمی دعائیہ الفاظ کی پہچان آسانی سے کر سکے۔

حسب سابق ہم نے کتاب میں صحیح اور حسن درجے کی احادیث کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی ہے ہم پورے مجتہد و اکابر کے ساتھ اللہ کے حضور اپنی کم مانگی اور حقیقی دامنی کا اعتراف کرتے ہیں کتاب میں حسن و خوبی کے تمام پہلو محض اللہ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہیں جبکہ خامیاں اور غلطیاں ہماری کوتاہی اور غفلت کے باعث ہیں اللہ کریم سے دعا فرمائیے کہ وہ ہماری خامیوں اور غلطیوں کو اپنے دامنِ عفو میں جگہ عنایت فرمائے اور کتاب میں خیر و خوبی کے تمام پہلوؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ حدیث پہلی کیشنر ان واجب الاحرام علماء کرام کا تہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے اپنی شاہدہ روز مصروفیات سے وقت نکال کر کتاب کی نظر ثانی فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء احباب حدیث پہلی کیشنر کے علاوہ مجھے اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنا از بس ضروری ہے جن سے ذاتی تعارف ہے نہ جان پہچان لیکن اشاعت حدیث کی جدوجہد میں وہ ہمارے شریک سفر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل و کرم سے تمام حضرات کی سعی جمیلہ کی دنیا و آخرت میں عزت افزائی فرمائے آمین

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ﴾ (۲: ۱۲۷)

(اے ہمارے پروردگار ! تو ہماری یہ خدمت قبول فرما بے شک تو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۴)

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

جامعہ ملک سعود ، الرياض ،
المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۱۳ ذی القعدہ ۱۴۱۱ھ

۲۲ مئی ۱۹۹۱ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُرَاكِبُكَ لِيَسْقِيَا

(۱۹ : ۴)

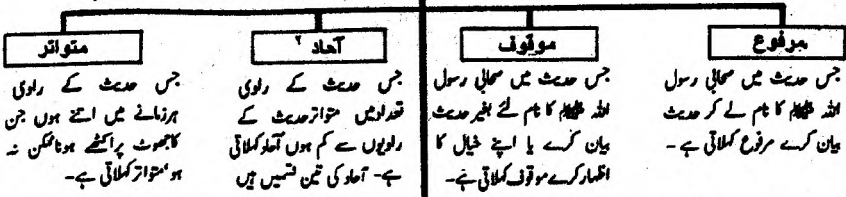
اے میرے رب !
میں تجھ سے دعا مانگ کر
کبھی بھی نامراد نہ ہوں

(سورہ مریم : ۴)

مختصر اصطلاحات حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "قلی حدیث آپ علیہ السلام نقلی حدیث" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت "قرری حدیث" کہلاتی ہے۔

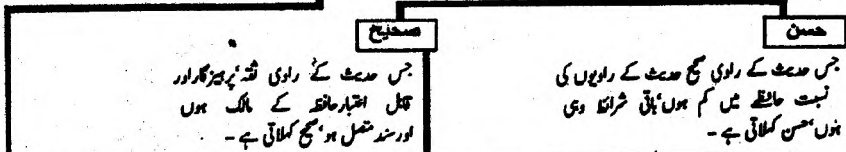
حدیث



جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو مقبول کہلاتی ہے۔

غیر مقبول
مقبول

جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو غیر مقبول کہلاتی ہے۔



درجہ ۱	درجہ ۲	درجہ ۳	درجہ ۴	درجہ ۵	درجہ ۶	درجہ ۷
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)	جسے بخاری نے روایت کیا ہو	جسے مسلم نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم کے مطابق کسی حدیث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف بخاری کی شراکت کے مطابق کسی حدیث نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف مسلم کی شراکت کے مطابق کسی حدیث نے روایت کیا ہو۔	جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح کہا ہو۔

معلق	منقطع	مرسل	معضل	موضوع	منزوع	شاذ	منکر
جس حدیث کا ایک یا سادہ راوی ایسے سے زیادہ راویوں سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا ایک یا ایک راوی ایسے سے زیادہ راویوں سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا راوی آخر سند سے سادہ ہو یعنی آہستہ آہستہ نہ صحابی کلام نہ ہو۔	جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راویوں کے آپس میں سے روایت ہو۔	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے سلسلے میں مسموع یا ناواقفیت ہو۔	جس حدیث کے راوی ہر طرف سے جمع کی قیمت کے مطابق حدیث کے سلسلے میں جمعیت نہ ہو۔	ایک حدیث کے راوی اپنے سے زیادہ راویوں اور راویوں سے منقطع ہوں یا قسین یا قسین ہو۔	جس حدیث کا راوی ایسے سے زیادہ راویوں سے منقطع ہوں یا قسین یا قسین ہو۔

اصطلاحات کتب

- ۱- صحاح ستہ: حدیث کی چھ کتابیں ہیں مسند احمد، مسند ابی داؤد، مسند ترمذی، مسند ابی حاتم، مسند ابی یوسف، مسند ابی خاتم۔
- ۲- جامع: جس حدیث میں امام کے حلقہ میں تمام احادیث جمع ہوئی ہوں یا جامع کہلاتی ہے۔
- ۳- متن: جس کتاب میں صرف احادیث کے حلقہ جمعیت کی کمی ہوں متن کہلاتی ہیں خط سبب اور راوی۔
- ۴- مسند: جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا گردی گئی ہوں مسند کہلاتی ہے خلاصہ ہو۔
- ۵- مستخرج: جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہیں خلاصہ جو سادہ طرز میں لکھی ہیں۔
- ۶- مستدرک: جس کتاب میں ایک محدث کی تمام کردہ شراکت کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے خلاصہ رک جائے۔
- ۷- اربعین: جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں اربعین کہلاتی ہے خلاصہ میں نو۔

جس حدیث کے راوی ہرزائے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشور" جس کے راوی کسی حدیث میں کم سے کم دو رہے ہوں "مؤید" جس حدیث کے راوی کسی حدیث میں ایک یا دو رہے ہوں کہلاتی ہے۔

فَضْلُ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت

دعا عبادت ہے۔

مسئلہ ۱

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعا ہی عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“ اسے احمد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

دعا اللہ کے نزدیک بڑی عظمت والا عمل ہے۔

مسئلہ ۲

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عظمت والا کوئی عمل نہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

مسئلہ ۳

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءَ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳)

(حسن)

۱- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۳۰۸۶

۲- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۶۸۴

۳- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۱۷۳۹

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی تمام آفات کے لئے فائدہ مند ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ لَعَلَّكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دعا نازل شدہ (آفات) اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لئے نفع بخش ہے لہذا اے اللہ کے بندو دعا ضرور کیا کرو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ جسے اپنی رحمت سے نوازنا چاہتے ہیں اسے دعا کی توفیق عنایت فرما دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ فُحِصَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَحَبَّتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَغْنَى أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَاقِبَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا کی توفیق دی گئی) اس کے لئے گویا رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عاقبت ہے“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دعا کرنے والے کو اللہ کبھی محروم نہیں رکھتے۔

دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ

۱- صحیح سنن الترمذی ، للابانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۸۱۳

۲- مشکوٰۃ المصابیح ، للابانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۲۲۳۹

يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ فَيَرُدُّهُمَا صِفْرًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت سلمان (قاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے شرم آتی ہے“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



أَهَمُّ الدُّعَاءِ

دعا کی اہمیت

دعا مانگنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْتَسْئِلِ اللَّهَ يَفْضُبْ عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



آدَابُ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب

دعا مانگنے سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ اَللّٰهُ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلَّ عَلَى ثَمَّ اَدْعُهُ ، قَالَ : ثُمَّ صَلَّيْ رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اَللّٰهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبِّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرماتے کہ ایک آدمی (سجد میں) داخل ہوا نماز پڑھی اور دعا مانگنے لگا ”یا اللہ مجھے معاف فرما“ مجھ پر رحم کر۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے نمازی! تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو اور دعا کے لئے بیٹھو تو اللہ کی شایان شان حمد و ثناء کو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اپنے لئے دعا کرو۔“ فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی اور (اس کے بعد) اللہ کی حمد و ثناء کی، نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے نمازی! دعا کرتیری دعا قبول کی جائے گی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دعا دل جمعی اور دو ٹوک الفاظ میں کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ

فَلْيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اللہ سے بچتے ارادے کے ساتھ سوال کرے اور یوں نہ کہے ”اے اللہ اگر تو چاہے تو عطا فرما۔“ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔ (جو اسے دعا قبول کرنے سے روک لے۔) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دعا مانگتے ہوئے قبولیت کا مکمل یقین رکھنا چاہئے۔

دعا پوری توجہ اور یکسوئی سے کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُؤَقِّنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دَعَاءَ مَنْ قَلَبَ غَافِلٌ لَهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے مکمل یقین کے ساتھ دعا کرو اور یاد رکھو! اللہ تعالیٰ غافل اور بے دھیان دل کی دعا قبول نہیں کرتا“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دعا مانگنے سے قبل اپنے گناہوں کا اعتراف اور اظہارِ ندامت کرنا چاہئے۔

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ اللَّهُ لَيُعْجَبُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ : عَبْدِي عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۳)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بندہ کہتا ہے ”میرے سوا کوئی الہ نہیں میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔“ تو اللہ کو یہ بات بہت اچھی لگتی ہے اور اللہ فرماتا ہے ”میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب

۱- کتاب الدعاء ، باب لعزم المسئلة ۲- صحيح سنن الترمذی ، للابانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۶۶

۳- كتاب الدعاء ، باب لعزم المسئلة

۲- سلسلة احاديث الصحیحه ، للابانی ، الجزء الرابع ، رقم الحديث ۱۶۵۲

ہے جو مخالف بھی کرتا ہے سزا بھی دیتا ہے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

خاص خاص مواقع پر دعا کے الفاظ تین تین بار دہرانا مسنون ہے۔

۱۳

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ ((أَلْتَلَّهْمُ أَذْخِلْنِي الْجَنَّةَ)) وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ ((أَلْتَلَّهْمُ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنت مانگے (اس کے حق میں) جنت کتنی ہے یا اللہ ! اسے جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے پناہ مانگے (اس کے حق میں) آگ کتنی ہے ”یا اللہ ! اسے آگ سے بچالے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵

کسی دوسرے کے لئے دعا مانگنے والے کو پہلے اپنے لئے پھر دوسرے کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بِدَأْ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت انس بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی کا ذکر کرتے اور اس کے لئے دعا کرتے تو پہلے اپنے لئے دعا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

جامع (تھوڑے الفاظ، لیکن زیادہ معانی والی) دعا مانگنی چاہئے۔

۱۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جامع دعائیں پسند فرماتے اور دوسری دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۷

دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔

۱- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۳۵۰۲

۲- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۶۹۶

۳- مشکوٰۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۲۴۶

وضاحت حدیث مسند نبوی کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ہاتھ اٹھائے بغیر بھی دعا کرنا جائز ہے۔

۱۸

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ ﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں (تسبیح اور درود کے بعد) یہ دعا مانگتے تھے: ”اللہ! میں تیری جناب سے عذاب قبر، مسیح الدجال کے فتنے، موت و حیات کی آزمائش، گناہوں اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۹

امام کو دعا کراتے وقت اپنے علاوہ باقی لوگوں کو بھی دعا میں شریک کرنا چاہئے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيءٍ أَنْ يَنْظُرَ فِى حَوْفِ بَيْتِ أَمْرِيءٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِذَا نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَ لَا يَوْمَ قَوْمًا فَيَخْصُ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ هُوَ حَقٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے گھر میں اجازت لئے بغیر جھانکے اس لئے کہ جب کسی نے جھانکا گویا وہ اس (گھر) میں داخل ہوا۔ کوئی شخص جو لوگوں کی امامت کرائے دعا کے وقت دوسروں کے بغیر صرف اپنے لئے دعا نہ کرے، اگر ایسا کرے گا تو لوگوں کی خیانت کرے گا کوئی شخص پیشاب وغیرہ روک کر نماز نہ پڑھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۰

دعا سننے والے کو دعائیہ کلمات کے آخر میں ”آمین“ کہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

۱- مختصر صحیح مسلم، للابانی، رقم الحديث ۳۰۶ ۲- صحیح سنن الترمذی، للابانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۲۹۳

لَاخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ مُسْتَجَابَةً عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلِكُ
الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے عاتبانہ دعا قبول ہوتی ہے عاتبانہ دعا کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لئے کوئی بھلائی والی عاتبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتہ ”آمین“ (اللہ تیری دعا قبول کرے) کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ ”تجھے بھی اللہ ویسی ہی بھلائی عطا کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

معمولی سے معمولی چیز بھی صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئے۔

۳۱

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ تَانِ أَحَدُكُمْ رَبُّهُ حَاجَتُهُ
كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے ہر ایک کو اپنی ہر ضرورت اللہ سے مانگنی چاہئے حتیٰ کہ جوتی کا ترمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔“

دعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھنا چاہئے۔

۳۲

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ يَذُرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَ أَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ تِسْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ
ﷺ الْقَبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکین مکہ پر ایک نظر ڈالی ان کی تعداد ایک ہزار تھی جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (اللہ کے حضور) پھیلا دیئے اور پکار کر دعا کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



۲- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۵۱

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۸۸۲

۳- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۱۵۸

اَلْکَلِمَاتُ الَّتِي تُسْتَجَابُ بِهَا الدُّعَاءُ

وہ کلمات جن کے ذریعے دعا قبول کی جاتی ہے

اسم اعظم کے وسیلے سے کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳۳

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ سَأَلَ اللهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُوِّلَ بِهِ اُعْطِیَ وَ اِذَا دُعِیَ بِهِ اُجَابَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا "اے اللہ! میں تجھ سے اس لئے مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنم نہ وہ کسی سے جنم لیا اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلے سے جب اللہ سے مانگا جاتا ہے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس سے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول فرماتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، الْمَنَانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ سَأَلَ اللهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا سُوِّلَ بِهِ اُعْطِیَ وَ اِذَا دُعِیَ بِهِ اُجَابَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

(صحیح)

۱- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۳۱۱۱

۲- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث ۳۱۱۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا ”یا اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ ہر طرح کی حمد تیرے ہی لئے موزار ہے تیرے سوا کوئی اللہ نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں، تو احسن فرمانے والا ہے، زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک !“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس شخص نے اسم اعظم کے واسطے سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم وہ ہے جس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے جب اس کے واسطے سے سوال کیا جاتا ہے تو پورا کیا جاتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قبولیت دعا کے دیگر کلمات درج ذیل ہیں۔

۴۴

۱۔ عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَارِجِلٍ مُسْلِمٍ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ . رواه أحمد والترمذي (۱) (صحیح)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مچھلی والے“ (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو اس نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی ”تیرے سوا کوئی اللہ نہیں تو (ہر خطا سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں“ کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ قبول فرماتا ہے۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ . رواه البخاري (۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رات میں جاگے اور کہے ”اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، پادشاهی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ پاک ہے حمد اللہ ہی کے لئے ہے“ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں

اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق سے ہی ملتی ہے۔ ”ان کلمات کے بعد پھر یہ کہ ”اے میرے رب ! مجھے بخش دے۔“ یا آپ ﷺ نے فرمایا ”دعا کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز قبول کی جائے گی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَلْطَلُوا بِنَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) .
(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (دعا کرتے ہوئے) ”یا ذا الجلال و الاکرام کے الفاظ لازم پکڑو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



الْأَوْقَاتُ الَّتِي تُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ

قبولیت دعا کے اوقات

رات کے آخری حصہ میں دعا قبول کی جاتی ہے۔

۲۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْقُضُ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہمارا رب (ہر رات) جب آخر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے میں اس کو دوں۔ کون مجھ سے گناہوں کو معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رات کے آخری حصہ میں رب اپنے بندے کے بہت قریب ہوتا ہے لہذا اگر اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں شامل ہونے کی ہمت کر سکو تو کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح بخاری للترمذی، رقم الحديث ۶۰۶

۲- صحیح سنن الترمذی، للابانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۸۳۳

اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۶

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

سجدہ میں دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَكَثِّرُوا الدُّعَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے لہذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن (کسی ایک گھڑی میں) دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا ”اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اس کو عطایت فرماتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے آپ نے واضح فرمایا کہ وہ ساعت مختصر سی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اذان کے بعد دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۹

میدان جنگ میں مسلمانوں اور کافروں کے لشکر جب باہم گتھم گتھا

۳۰

۱- صحیح سنن الزیلعی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۸۴۳ ۲- مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث ۲۹۸
۳- مختصر صحیح بخاری للزیلعی، رقم الحديث ۵۲۱

ہوتے ہیں اس وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قُلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ النَّبَاسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو دعائیں رو نہیں کی جاتیں ایک اذان کے بعد دوسری لڑائی کے وقت جب (دونوں لشکر) ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

بارش نازل ہونے کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔ **۳۱**

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثِنْتَانِ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَتَحْتَ الْمَطَرِ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو وقت کی دعائیں رو نہیں کی جاتیں یا بت عی کم رو کی جاتیں ہیں (پہلی) اذان کے بعد اور (دوسری) بارش نازل ہونے کے وقت۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ **۳۲**

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُدَّةُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ (شعیب) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہترین دعا جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگی وہ یہ ہے ”اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

توبہ کرنے والے کی دعا رات یا دن کی ہر گھڑی میں قبول کی جاتی **۳۳**

۱- صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۲۱۵

۲- سلسلۃ احادیث الصحیحۃ، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۱۴۶۹

۳- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۸۳۷

ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مَسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مَسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (تو اس کی توبہ قبول فرمائے) پھر دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے (تو اس کی توبہ قبول فرمائے) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے (یعنی قیامت قائم ہو جائے)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

زمزم پینے سے قبل کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳۴

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



۱- مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث ۱۹۲۱ ۲- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۲۴۸۴

الَّذِينَ تُسْتَجَابُ دُعَائُهُمْ

وہ لوگ جن کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

مظلوم کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۵

مسافر کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۶

باپ کی دعا بیٹے کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

۳۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تُدْعَوَاتُ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ .
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین (آدمیوں) کی دعا قبول کی جاتی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد کی دعا اپنے بیٹے کے حق میں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

غازی کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۳۸

حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳۹

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْغَازِي لِي سَبِيلَ اللَّهِ وَ الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفَدَا اللَّهُ دَعَائِهِمْ فَأَجَابُوهُ وَ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے، حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے سامان ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا تو وہ آگے لڑا اب وہ اللہ سے

۱- صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۳۱۱۵

۲- صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۲۳۳۹

سوال کریں گے تو اللہ انہیں عطا فرمائے گا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۳۰ نیک اولاد کی دعا والدین کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ ! أُنْسِي لِي هَذِهِ فَيَقُولُ يَا سَتَغْفِرُ وَلَدِكَ لَكَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نیک آدمی کا جنت میں درجہ بلند فرماتا ہے تو آدمی عرض کرتا ہے اے میرے رب! میرا درجہ کیسے بلند ہوا؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے سے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۱ خوشحالی اور فراغت میں دعا کرنے والے کی تنگی اور مصیبت کے وقت دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرِّخَاءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (حسن)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصیبتوں اور تکلیفوں میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے اسے چاہئے کہ خوشحالی کے وقت کثرت سے دعا کیا کرے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲ روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تُدْعَوَاتِ لَا تُؤَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةُ الصَّائِمِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳) (صحیح)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ باپ کی، روزہ دار اور مسافر کی۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ بیمار کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۱- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۳۵۴

۲- صحیح سنن الوعدی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۹۲

۳- سلسلۃ أحادیث الصحیحۃ ، للالبانی ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث ۱۷۹۷

مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں مانگی گئی دعا بہت جلد قبول کی جاتی ہے۔

۳۳

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَ دَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدُرَ وَ دَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ وَ دَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَ دَعْوَةُ الْآخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَ أَسْرَعَ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةُ دَعْوَةِ الْآخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ دعائیں قبول کی جاتی ہیں مظلوم کی دعا یہاں تک کہ بدلہ لے لے۔ حاجی کی دعا یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے، مجاہد کی دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو جائے، مریض کی دعا یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے اور بھائی کی بھائی کے لئے عتابانہ دعا۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”ان تمام دعاؤں میں سے جلدی قبول ہونے والی دعا بھائی کی بھائی کے لئے عتابانہ دعا ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔



الَّذِينَ لَا تُسْتَجَابُ دُعَائُهُمْ

وہ لوگ جن کی دعا قبول نہیں کی جاتی

رزق حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۵

عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ ﴿ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ﴾ وَقَالَ تَعَالَى ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ ا يَارَبِّ ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُلِيٌّ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کے سوا کوئی چیز قبول نہیں کرتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ”اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔“ اور اللہ ارشاد فرماتا ہے ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! کھاؤ اس پاک رزق سے جو ہم نے تم کو دیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کر کے غبار آلود پراگندہ ہالوں کے ساتھ (جج یا جلد) کے لئے آتا ہے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کرتا ہے ”اے میرے رب! اے میرے رب! اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا اور پہننا سب حرام مال سے ہے۔ حرام مال سے ہی پرورش کیا گیا ہے۔ ایسے شخص کی دعا کیسے قبول کی جائے گی۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

گناہ اور قطع رحمی کی دعا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۶

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۶۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

غفلت اور لاپرواہی سے دعا کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۷

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۷۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

زانی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۸

زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۳۹

عَنْ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نَصْفَ اللَّيْلِ فَيَنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيَسْتَجَابُ لَهُ ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى ، هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفْرَجُ عَنْهُ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِهِ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ إِلَّا زَانِيَةً تَسْقَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَارًا . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”(ہروزانہ) آدمی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک پکارنے والا (فرشتہ) پکارتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا قبول کی جائے کوئی سوال کرنے والا ہے جس کا سوال پورا کیا جائے کوئی مصیبت زدہ ہے (جو مصیبت دور کرنے کی دعا کرے اور) اس کی مصیبت دور کر دی جائے اللہ عزوجل ہر دعا کرنے والے مسلمان کی دعا (نصف شب) قبول فرماتا ہے سوائے زانیہ کے جو اپنی شرمگاہ کے ذریعے (غیر مرد کو) سیراب کرتی ہے اور زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۵۰

امریالمعروف (نیکی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برے کاموں سے روکنا) کا فرض ادا نہ کرنے والوں کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
تَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أُولَئِكَ ثُبُوكُنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ
فَتَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجِيبَ لَكُمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی
قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ عقیوب اللہ
تم پر اپنی طرف سے عذاب نازل کر دے گا پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں
کرے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



۱- صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۱۷۶۲

مُبَاحَاتُ الدُّعَاءِ

دعائیں جائز امور

کسی شخص کی درخواست پر کسی آدمی کا نام لے کر دعا کرنا جائز

مسئلہ ۵۱

ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَادِمُكَ أَنَسٌ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ : أَلَلَّهُمْ أَخْبِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری والدہ نے (بارگاہ رسالت) میں عرض کی ”یا رسول اللہ ! یہ آپ کا خادم انس ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔“ آپ ﷺ نے دعا فرمائی ”یا اللہ ! انس کو کثرت سے مال اور اولاد دے اور جو کچھ دے اس میں برکت عطا فرما۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دعائیں کافروں کے لئے ہلاکت اور بربادی مانگنا جائز ہے۔

مسئلہ ۵۲

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَلَّهُمْ أَعْنِي بِسَبِّعِ كَسْبِيعِ يُوسُفَ وَ قَالَ أَلَلَّهُمْ عَلَيْكَ يَا بَيْتَ جَهْلٍ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (مکہ کے مشرکوں کے خلاف) بد دعا فرمائی ”یا اللہ ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد فرما اور یہ بھی فرمایا اللہ ! ابو جہل کو ہلاک کر دے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دعائیں کافروں کے لئے ہدایت طلب کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۵۳

۱- کتاب الدعوات ، باب دعوة النبی لخادمه

۲- کتاب الدعوات ، باب الدعاء علی المشرکین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي دَرَسْتُ قَدْ عَصَيْتُ وَابْتَدَأْتُ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُونَا عَلَيْهِمْ
فَقَالَ : أَلَلَّهِمْ أَهْلِدْ دَوْمًا وَآتَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ (اپنے قبیلہ کا سردار) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ! قبیلہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی تائفرائی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا ہے پس ان کے لئے بددعا فرمائیے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم سمجھے کہ اب رسول اللہ ﷺ ان کے لئے بددعا فرمائیں گے، لیکن آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی ”یا اللہ ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں میرے پاس لے آ۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دعائیں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی اور صفات

۵۳

کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ
رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ : اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْمَأْخُذُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، قَالَ : فَقَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ.
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا ”یا اللہ ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے سترے سوا کوئی الہ نہیں تو ایک ہے، تیری ذات بے نیاز ہے نہ تو کسی کی اولاد ہے نہ تیری کوئی اولاد ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔“ عبداللہ بن اسلمی رضی اللہ عنہ کے باپ کہتے ہیں (یہ دعائیں کرا رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس آدمی نے اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلہ سے جب بھی دعا مانگی جائے قبول کی جاتی ہے اور جب

۱- کتاب الدعوات ، باب الدعاء للمشركين

۲- صحيح سنن الترمذی، للابانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۷۶۳

(اللہ سے) کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔“ اسے ترقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَرِهَهُ أَمْرٌ يَقُولُ ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) . رواه الترمذی (۱)

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج یا معیبت پیش آتی تو یوں دعا فرماتے ”اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ) میں تیری رحمت کے وسیلہ سے تیرے آگے فریاد کرتا ہوں۔“ اسے ترقی نے روایت کیا ہے۔

دعائیں اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

۵۵

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : يَنْمُو ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتِمَّ شَوْنُ أَحَدِهِمُ الْمَطَرُ فَمَا لَوْ إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَالْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظِرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا، فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صِفَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ لِإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيْ أَسْتَقِيهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ قَدْ نَاءَ بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أُنْسِيَتْ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجَنَّتْ بِالْحَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحِبُّهَا كَأَشَدَّ مَا يُحِبُّ الرُّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَلَقَيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ

ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا يَفْرِقُ أَرْزُؤُا فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَغْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَمَرَكَنِي وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَرْزَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَبَجَاءَ نِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلُبْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَاخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاخُذْهُ فَاَنْطَلِقْ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمن آدمی جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا۔ چنانچہ وہ ایک پہاڑ کے غار میں چھپ گئے غار کے منہ پر (پہاڑ کے اوپر سے) ایک بڑا پتھر آگرا اور وہ بندہ ہو کر رہ گئے چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے محض رضائے الہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ شاید یہ مشکل آسان ہو جائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ”اے اللہ ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بدحالی کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بیٹے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ ایک روز جنگل میں دوڑ نکلا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ والدین اس وقت سوچکے تھے۔ میں حسب معمول دودھ لے کر ان دونوں کے سر پہنے آکھڑا ہوا۔ میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلادینا بھی مجھے اچھا نہ لگا۔ حالانکہ بیٹے میرے قدموں کے پاس شور و غوغا کر رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم (کم از کم) آسمان دیکھ سکیں۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹا دیا اور اس میں سے انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا ”اے اللہ ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کر سکتا ہے۔ میں نے اس اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک اسے سو دینار نہ دے دوں، چنانچہ میں نے دوڑ دوپ شروع کر دی اور سو دینار جمع کر لئے۔ میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا

جب میں اس سے صحبت کرنے چلا تو اس نے کہا ”اے اللہ کے بندے ! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مر کو نہ توڑ۔“ پس میں واپس چلا آیا۔ اے اللہ ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرمادے۔“ پس چنانچہ تھوڑی سی اور ہٹ گئی۔ پھر تیسرے نے کہا ”اے اللہ ! میں نے ایک مزدور کو اپنے کام پر لگایا تھا اور طے کیا کہ تمہیں ایک فرق (قریباً آٹھ کلو گرام) چاول دوں گا۔ جب وہ کام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا۔ میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے ایک گائے خرید لی اور ایک چرواہا رکھ لیا مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ”اللہ سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔“ میں نے کہا ”ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔“ اس نے کہا ”اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔“ میں نے کہا ”میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہا لے جاؤ۔“ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ یا اللہ تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے باقی پتھر بھی ہٹا دیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

زندہ نیک آدمی سے دعا کروانا جائز ہے۔

۵۹

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ أَلَلَّهُمْ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بَنَيْنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بَعَمِ نَبِينَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيَسْقُونَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دعا کرواتے اور ساتھ یہ کہتے ”یا اللہ ! نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں ہم اپنے نبی ﷺ (کی دعا) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برسر دیتا اب (نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم ﷺ کے چچا (کی دعا) کو وسیلہ بناتے ہیں لہذا ہم پر بارش برساوے۔“ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (دعا) کروانے کے بعد بارش ہو جاتی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



مَكْرُوهَاتُ الدُّعَاءِ وَ مَمْنُوعَاتُهَا

دعائیں مکروہ اور ممنوع امور

دعائیں اشعار پڑھنا، ہم وزن اور پر کلف الفاظ استعمال کرنا مکروہ

۵۷

ہے۔

عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَ النَّاسَ كُلُّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ آيَتْ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرَتْ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُعَلِّمُ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْفَيْنِكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَ هُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَمَلُّهُمْ وَلَكِنْ أَنْصَبْتَ فَإِذَا أَمْرُكَ فَحَدِّثْهُمْ وَ هُمْ يَسْتَهْزِئُونَ. وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنَّهُ عَهْدَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اس سے زیادہ چاہو تو دوبار اور اگر اس سے بھی زیادہ چاہو تو تین بار لیکن (اس سے زیادہ مرتبہ وعظ کر کے) لوگوں کو قرآن سے اکتاؤ نہیں نہ ہی ایسا کرو کہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوں اور تم انہیں جا کر وعظ سنانے لگو ان کی باتوں کا سلسلہ منقطع کر کے انہیں قرآن سے دور نہ کرو بلکہ خاموش رہو۔ جب وہ درخواست کریں تو انہیں وعظ سناؤ جب تک وہ وہ خواہش رکھیں اور دیکھو! دعائیں ہم وزن اور پر کلف الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے ہمیشہ پرہیز کرتے دیکھا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

دعائیں غیر ضروری باتیں کرنا مکروہ ہے۔

۵۸

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ
الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذْ دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيُّ بَنِي سَلَّ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَعَذَّبَ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے۔ اے اللہ ! میں تجھ
سے جنت میں داخل ہوتے ہوئے جنت کے دائیں طرف سفید محل کا سوال کرتا ہوں۔ تو کہا اے
میرے بیٹے! اللہ سے (صرف) جنت کا سوال کر! (جنت کی باقی تمام نعمتیں از خود اس میں آجائیں گی اسی
طرح) آگ سے اللہ کی پناہ مانگ (باقی تمام عذابوں سے پناہ بھی اسی میں آجائے گی) میں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے بعض لوگ دعا کرنے میں زیادتی سے کام لیں گے۔ اسے ابن ماجہ نے
روایت کیا ہے۔

اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں پانے کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

۵۹

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ
فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوهُ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِثَاءً قَالَ
نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللَّهُ لَهُ فَشَفَاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری
کی وجہ سے چوڑے کی طرح ہو گیا تھا آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا ”تم (اللہ سے) کوئی خاص دعا یا
سوال کیا کرتے تھے؟“ اس نے عرض کیا ”ہاں ! میں کہا کرتا تھا یا اللہ ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے
والا ہے وہ دنیا میں ہی دے دے (تاکہ آخرت میں محفوظ رہوں۔)“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سبحان
اللہ ! تجھ میں اتنی طاقت کہاں یا فرمایا تجھ میں اتنی استطاعت کہاں تو نے یوں کیوں نہ کہا
یا اللہ ! دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔“ حضرت انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اللہ نے اسے اچھا کر دیا۔ اسے مسلم نے

۱- صحيح سنن ابن ماجه، للالباني، الجزء الثاني، رقم الحديث ۳۱۱۶ ۲- مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث ۴۸۸۳

روایت کیا ہے۔

اپنے لئے اپنی اولاد کے لئے، اپنے خادموں اور اپنے مالوں کے لئے بددعا کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۰

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا مِنْ اللَّهِ سَاعَةً نِيلَ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) . (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی جانوں، اپنی اولادوں، اپنے خادموں اور اپنے مالوں کے لئے بددعا نہ کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہاری زبان سے ایسے وقت میں بددعا نکلے جس میں دعا قبول کی جاتی ہے اور تمہاری دعا قبول ہو جائے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

موت کی بددعا کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۱

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَلَّيْنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲) .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی کسی مصیبت کے آنے کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے اگر موت کی آرزو کئے بغیر چارہ کار کوئی نہ ہو تو یوں کہنا چاہئے ”یا اللہ ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے دنیا سے اٹھالے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قطع رحمی اور گناہ کی بددعا کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۲

دعا میں عجلت طلبی منع ہے۔

مسئلہ ۶۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ يَأْتِمْ أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَاسْتَعْجَلَ

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۱۳۵۶ ۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی، رقم الحدیث ۱۹۵۸

؟ قَالَ : يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَ لَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يَسْتَجِبْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَ يَدْعُ
الدُّعَاءَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بدرے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہیں مانگتا یا جلدی نہیں کرتا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ! جلدی کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”دعا مانگنے والا کہے میں نے دعا مانگی پھر مانگی لیکن مجھے دعا قبول ہوئی نظر نہیں آتی اور اس پر تھک ہار کر دعا کرنا چھوڑ دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
دعا مانگتے ہوئے اللہ کے ساتھ کسی نبی، ولی یا بزرگ کو شریک کرنا

۶۳

منع ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَدْعُو
مِنْ دُونِ اللَّهِ نِدَاءَ دَخَلَ النَّارَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اس حالت میں مرا کہ دعا میں اللہ کے سوا کسی دوسرے کو شریک کرتا تھا۔ آگ میں داخل ہوا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسنون (نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ) دعا کے الفاظ میں رد و بدل
کرنا منع ہے۔

۶۵

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَيْتَ مَضْجَعَكَ
فَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّكَ الْيَمِينِ ، ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي
إِلَيْكَ وَ فَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا
مَنْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ ، اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ
مِنْ لَيْلِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ ، قَالَ فَردَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ
ﷺ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَ رَسُولُكَ ، قَالَ : لَا وَ نَبِيِّكَ

۲- کتاب الایمان والنذور ، باب إذا قال وا لا اتکلم الیوم

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۸۷۷

الَّذِي أَرْسَلْتُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا ”جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح کا وضو کرو پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ“ اے اللہ ! حصولِ ثواب کے شوق اور عذاب کے ڈر سے میں نے اپنا آپ تیرے حوالے کیا، اپنے معاملات تیرے سپرد کر دیئے اور تیرا سارا لے لیا۔ تیرے علاوہ (میری) کوئی جائے پناہ اور ٹھکانہ نہیں۔ یا اللہ ! میں تیری نازل کردہ کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔“ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) اگر تم اسی رات مر جاؤ تو اسلام پر مو گے پس (روزانہ سوتے وقت) اس دعا کو اپنی آخری کلام بناؤ۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے یہ دعا (یاد کرنے کے لئے) نبی اکرم ﷺ کے سامنے دہرائی جب میں یا اللہ ! تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا ہوں“ (کے الفاظ) پر پتچا تو (اس کے بعد) میں نے یوں کہا ”وَسُوْلِيْكَ“ (اور تیرے رسول پر بھی ایمان لایا ہوں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”نہیں (یوں نہ کہو بلکہ یوں کہو) وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتُ (اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے)۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



أَوْجَهُ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ قبولیت دعا کی مختلف صورتیں

دعا قبول ہونے کی درج ذیل تین صورتیں ہیں۔

۶۶

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِيْمٌ وَلَا لَقِيطَةٌ رَحِمَ إِلَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلَاثِ إِمَّا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يُدْخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ الشُّؤْمِ مِثْلَهَا قَالُوا : إِذَا نُكَيِّرَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْثَرُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک اسے ضرور عطا فرماتا ہے (۱) یا دعا کے مطابق اس کی خواہش پوری کر دی جاتی ہے (۲) یا اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ اجر بنا دیتا ہے۔ (۳) یا دعا کے برابر اس سے کوئی معیبت ٹال دیتا ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (یہ سن کر) عرض کیا ”تب تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کے خزانے بہت زیادہ ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔



الدُّعَاءُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

دعا قرآن مجید کی روشنی میں

دعا عبارت ہے۔

۶۷

دعا نہ مانگنا تکبر کی علامت ہے۔

۶۸

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝﴾ (۶۰:۴۰)

”تمہارا رب کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا جو لوگ تکبر میں آکر میری عبادت (دعا) سے منہ موڑتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہو کر ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔“ (سورہ مومن، آیت نمبر ۶۰)

ہر دعا مانگنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

۶۹

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لئے کسی وسیلے یا واسطے کی ضرورت نہیں۔

۷۰

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝﴾ (۱۸۶:۲)

”اور اے نبی! میرے بندے جب تم سے میرے متعلق پوچھیں (کہ اللہ دور ہے یا نزدیک؟ تو انہیں بتا دو) کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ جب کوئی دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ لہذا انہیں چاہئے کہ وہ بھی میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔“ (سورہ بقرہ، آیت ۱۸۶)

صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعا مانگنا جائز ہے۔

۷۱

﴿لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا

كَاسِطٍ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۖ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ ﴿٢٠:١٤﴾

”صرف اسی (اللہ) کو پکارنا برحق ہے اللہ کے سوا جن ہستیوں سے یہ (مشرک) دعا مانگتے ہیں وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے ان سے دعا مانگنا ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں ہے کافروں کی دعائیں بیکار اور عبث شے کے سوا کچھ بھی نہیں۔“ (سورہ رعد، آیت نمبر ۱۴)

دعا مانگتے ہوئے عاجزی، انکساری اور خضوع و خشوع اختیار کرنا چاہئے۔

ایسی دعا مانگنا جو ناممکن ہو (مثلاً ہمیشہ زندہ رہنا یا آخرت میں انبیاء کا مرتبہ پانا وغیرہ) منع ہے

مسنون دعائیں چھوڑ کر محی متفی عبارتیں یا اشعار وغیرہ پڑھنا منع ہے۔

﴿ اذْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُغْتَبِلِيْنَ ۝ ﴾ (۵۵:۷)

”اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دعا مانگو وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر ۵۵)

غیر اللہ سے دعا مانگنا سب سے بڑی گمراہی ہے۔

﴿ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ ﴾ (۵:۴۶)

”اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہو گا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ مشرک انہیں پکار رہے ہیں۔“ (سورہ احقاف، آیت نمبر ۵)

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الدِّينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ

يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِنْ يَسْتَلْبِهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَفِيدُونَ مِنْهُ ۖ ضَعُفَ
الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَّرَ اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ ﴿٧٣: ٧٤﴾

”لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے غور سے سنو اللہ کو چھوڑ کر جن معبودوں کو تم پکارتے ہو وہ سب
مل کر ایک کبھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ اگر کبھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ
اسے چھڑا بھی نہیں سکتے مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔ ان
لوگوں نے اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسا کہ اس کے پہچانے کا حق ہے حقیقت یہ ہے کہ قوت اور عزت والا
تو اللہ ہی ہے۔“ (سورہ حج آیت نمبر ۷۳-۷۴)

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا
دُعَاءَكُمْ ۖ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكْفُرُونَ بَشِرْكُمْ ۖ وَلَا
يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۝ ﴿١٣: ١٤﴾﴾

”اللہ کو چھوڑ کر جنہیں تم پکارتے ہو وہ ایک پرکھ (نکا) کے بھی مالک نہیں اگر انہیں پکارو تو وہ
تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے اور اگر سن لیں تو ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے روز وہ
تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے حقیقت حال کی ایسی صحیح خبر تمہیں ایک خبردار کے سوا کوئی نہیں
دے سکتا۔“ (سورہ فاطر آیت نمبر ۱۳-۱۴)

﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ أَمْوَاتٌ غَيْرُ
أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ ﴿٢٠: ٢١﴾﴾

”جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ کسی بھی چیز کے خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں
مردہ نہ کہ زندہ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ (دوبارہ) کب اٹھائے جائیں گے۔“ (سورہ نحل آیت
نمبر ۲۰-۲۱)



الْأَذْعِيَةُ الْقُرْآنِيَّةُ

قرآنی دعائیں

حصول ہدایت اور بیماری سے شفا حاصل کرنے کی دعا۔

۷۶

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)) (۷-۲:۱)

((ہر طرح کی تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے جو رحمن اور رحیم ہے روز جزا کا مالک ہے ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کا سیدھا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔)) (سورہ فاتحہ، آیت نمبر ۲-۷)

خاتمہ بالخیر کی دعا۔

۷۷

((فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيَّ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ تَوَفِّيْ سَلِيْمًا وَ اَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ)) (۱۰۱:۱۲)

((اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا ولی ہے مجھے اس حال میں دنیا سے اٹھا کر میں مسلمان ہوں اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔)) (سورہ یوسف، آیت نمبر ۱۰۱)

نیک اعمال کی توفیق اور اولاد کی اصلاح کے لئے دعا۔

۷۸

((رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ بِعَمَلِكَ الَّذِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰی وَ اَلَّذِيْ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِىْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))

(۱۵:۴۶)

((اے میرے رب ! مجھے توفیق عطا فرما میں تیری ان نعمتوں کا شکر یہ ادا کر سکوں جو تو نے میرے اور میرے والدین پر کی ہیں اور مجھے توفیق عطا فرما کہ ایسے نیک اعمال کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کی اصلاح فرمادے میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔)) (سورہ احقاف، آیت نمبر ۱۵)

طلب اولاد کے لئے دعائیں۔

۷۱

۱- ((رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝)) (۳۸:۳)

((اے میرے رب ! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما تو یقیناً دعا سننے والا ہے۔)) (سورہ آل عمران، آیت نمبر ۳۸)

۲- ((رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝)) (۸۹:۲۱)

((اے میرے رب ! مجھے تھانہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔)) (سورہ انبیاء، آیت نمبر ۸۹)

۳- ((رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝)) (۱۰۰:۳۷)

((اے میرے رب ! مجھے صالح اولاد عطا فرما۔)) (سورہ صافات، آیت نمبر ۱۰۰)

ماں باپ کے لئے دعا۔

۸۰

((رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَانِي صَغِيرًا ۝)) (۲۴:۱۷)

((اے میرے رب ! ان دونوں (ماں باپ) پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا۔)) (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر ۲۴)

طلب رحمت کی دعا۔

۸۱

((رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَبْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝)) (۱۰:۱۸)

((اے ہمارے رب ! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملات میں اصلاح کی صورت پیدا فرما۔)) (سورہ کہف، آیت نمبر ۱۸)

علم حاصل کرنے کی دعا۔

۸۲

((رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝)) ((۱۱۴:۲۰))

((اے میرے رب ! میرے علم میں اضافہ فرما۔)) (سورہ طہ، آیت نمبر ۱۱۴)

۸۳ بیماری سے شفاء حاصل کرنے کی دعا۔

((اَنْتَیْ مُسْتَبْرِئُ الضُّرِّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِیْنَ ۝)) ((۸۳:۲۱))

((یا اللہ ! مجھے بیماری لگی ہے اور تو سب مہربانوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔)) (سورہ

انبیاء، آیت نمبر ۸۳)

۸۴ سواری پر بیٹھنے کی دعا۔

((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرْنَا هَٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِیْنِ ۝ وَ اِنَّا اِلَیْ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝))

((۱۴:۴۳-۱۳))

((پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے یہ سواری مسخر کر دی ورنہ ہم اسے مطیع کرنے والے نہیں تھے اور ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے۔)) (سورہ زخرف، آیت ۱۳-۱۴)

۸۵ سواری سے اترتے وقت یہ دعا مانگنی چاہئے۔

((رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝)) ((۲۹:۲۳))

((اے میرے رب ! مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو بہترین جگہ دینے والا ہے۔)) (سورہ مومنون،

آیت نمبر ۲۹)

شیطان و سوسہ سے بچنے کی دعا۔

((رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ ۝ وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّخْضَرُوْنِی ۝))

((۹۸-۹۷:۲۳))

((اے میرے رب ! میں شیطان کی اکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی پناہ

مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔)) (سورہ مومنون، آیت نمبر ۹۷-۹۸)

۸۷ طلب رحمت کی دعا۔

((رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ۝)) ((۱۱۸:۲۳))

((اے میرے رب ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔))
(سورہ مومنون، آیت نمبر ۱۱۸)

عذاب جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا۔

((رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝)) (۶۵:۶۶-۶۷)

((اے ہمارے پروردگار ! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھنا کیونکہ اس کا عذاب چٹ جانے والا ہے بیشک جہنم بت ہی برا ٹھکانا اور بت ہی بری جگہ ہے۔)) (سورہ فرقان، آیت نمبر ۶۵-۶۶)
اپنے بیوی بچوں کے حق میں بھلائی کی دعا۔

((رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝)) (۷۴:۲۵)

((اے ہمارے رب ! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔)) (سورہ فرقان، آیت نمبر ۷۴)
نیک کام کی قبولیت کے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

((رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝)) (۱۲۷:۲)

((اے ہمارے رب ! ہماری یہ خدمت قبول فرما۔ بیشک تو (دعا کو) سننے والا اور (نیت کو) جاننے والا ہے۔)) (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۷)

طلب رزق کی دعا۔

((رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝)) (۲۴:۲۸)

((اے میرے رب ! تو جو کچھ بھی مجھے عطا فرمائے میں اس کا حاجت مند ہوں۔)) (سورہ قصص، آیت نمبر ۲۴)

پہلے گزر جانے والے بزرگوں کے لئے بعد میں آنے والوں کی دعا۔

((رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا))

لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ ((۱۰:۵۹))

((اے ہمارے رب ! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اہل ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔)) (سورہ حشر، آیت نمبر ۱۰)
حاسدوں کے شر سے پناہ کی دعا۔

((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝)) ((۱۱۳:۱-۵))

((کو ! میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے پیدا کرنے والے کی۔ ساری مخلوق کے شر سے اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گروہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔)) (سورہ قل، آیت نمبر ۵)
شیطان و سلاوس دور کرنے کی دعا۔

((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝)) ((۱۱۴:۱-۶))
((کو ! میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کا مالک اور اللہ ہے شیطان کے وسوسے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ (شیطان) جنوں سے ہو یا انسانوں سے۔)) (سورہ الناس، آیت نمبر ۶)
وضاحت : ان دونوں سورتوں کو ”معوذتین“ کہتے ہیں اور جادو کے دفعیہ کے لئے ان کا پڑھ کر دم کرنا محبوب ہے۔

اہل ایمان کی دعا۔

((رَبَّنَا أَنْتَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ إِيَّاكَ نَعُوذُ ۝ اِنِّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْكَرِيمُ ۝)) ((۶۶:۸))
((اے ہمارے رب ! ہمارا نور آخر تک باقی رکھنا اور ہمیں بخش دینا۔ تو یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔)) (سورہ التحریم، آیت نمبر ۸)

((رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا غَفِرْتَ لَنَا وَأَرْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝)) ((۲۳:۱۰۹))

((اے ہمارے رب ! ہم ایمان لائے ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما۔ تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔)) (سورہ مومنون، آیت نمبر ۱۰۹)

مصائب اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کی دعا۔

۹۶

((لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ)) (۸۷:۲۱)

((تمہارے سوا کوئی الہ نہیں تو پاک ہے اور میں واقعی ظالموں میں سے ہوں۔)) (سورہ انبیاء،

آیت ۸۷)

ایمان پر استقامت کے لئے دعا۔

۹۷

((رَبَّنَا لَا تُرِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ

الْوَهَّابُ)) (۸:۳)

((اے ہمارے رب ! ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کر اور ہمیں اپنی طرف

سے رحمت عطا فرما۔ بیشک تو ہی حقیقی داتا ہے۔)) (سورہ آل عمران، آیت نمبر ۸)

گناہوں سے بخشش کی دعا۔

۹۸

((رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ))

(۲۳:۷)

((اے ہمارے رب ! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو

ہم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔)) (سورہ اعراف، آیت نمبر ۲۳)

ظالموں سے نجات پانے کی دعا۔

۹۹

((رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ

لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا)) (۷۵:۴)

((اے ہمارے رب ! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں۔ ہمارے لئے اپنی

قدرت سے کوئی دوست پیدا فرما اور اپنی طرف سے ہمارے لئے کوئی مددگار مہیا کر دے۔)) (سورہ نساء،

آیت نمبر ۷۵)

((رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ))

((۱۰:۸۵-۸۶))

((اے ہمارے رب ! ہمیں ظالم لوگوں کا تختہ مٹھن نہ بنا اور اپنی رحمت کے صدقے کافر لوگوں سے ہمیں نجات دے۔)) (سورہ یونس، آیت نمبر ۸۵-۸۶)

((رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝)) ((۲۸:۲۱))

((اے میرے رب ! مجھے ظالم لوگوں سے نجات دلا۔)) (سورہ قصص، آیت نمبر ۲۸)

مجاہدین کی دعائیں (دشمن پر غلبہ حاصل کرنے اور ثابت قدم رہنے کے لئے)

((رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا مَبِئَرًا وَ ثَبِّتْ أَفْئِدَتَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝))

((۲:۲۵۰))

((اے ہمارے رب ! ہمیں یضمان صبر سے نواز ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)) (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۵۰)

((رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَ إِصْرَآلَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ أَفْئِدَتَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكَافِرِينَ ۝)) ((۳:۱۴۷))

((اے ہمارے رب ! ہمارے گناہ بخش دے ہمارے معاملات میں ہماری زیادتیوں کو معاف فرما ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)) (سورہ آل عمران، آیت نمبر ۱۴۷)

گناہوں سے معافی مانگنے نیز دین و دنیا کے معاملے میں ناقابل برداشت مصائب و آلام سے بچنے کی دعا۔

((رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ

عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا ۝ وَاعْفِرْ لَنَا ۝ وَارْحَمْنَا ۝ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝)) ((۲:۲۸۶))

((اے ہمارے رب ! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو جائے تو ہم پر گرفت نہ فرما اے ہمارے رب ! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب ! جو بوجھ اٹھانے کی طاقت ہمارے اندر نہیں وہ ہمارے اوپر نہ رکھ ہمیں معاف فرما۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)) (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۸۶)

اولاد کے لئے اقامت صلاۃ کی اور والدین کے لئے بخشش کی دعا۔

((رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝)) (۴۱: ۴۰-۴۱)

((اے میرے رب ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اے ہمارے رب ! میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے رب ! مجھے میرے والدین اور اہل ایمان کو حساب کتاب کے دن بخش دینا۔)) (سورہ ابراہیم، آیت نمبر ۳۰-۳۱)

دین و دنیا کی بھلائیاں طلب کرنے کی دعا۔

((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝)) (۲۰۱: ۲)

((اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔)) (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۰)

دعوت دین اور تبلیغ وغیرہ سے قبل یہ دعا مانگنی چاہئے۔

((رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَ يَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝)) (۲۵: ۲۸-۲۵)

((اے میرے رب ! میرا سینہ کھول دے (یعنی یقین پیدا فرما) اور میرا کام آسان فرما میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔)) (سورہ طہ، آیت نمبر ۲۵-۲۸)

بے دین لوگوں کی صحبت سے نجات حاصل کرنے کی دعا۔

((رَبِّ نَجِّنِي وَ أَهْلِي مِنْ يَغْمُلُونِ ۝)) (۱۶۰: ۲۶)

((اے میرے رب ! مجھے اور میرے گمراہوں کو ان کے اعمال (کے وبال) سے نجات دلا۔))
(سورہ شعراء، آیت نمبر ۱۶۹)

کسی بھی فتنے سے بچنے کے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۰۶

((رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَأَلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَافْغِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝)) (۵:۶۰-۴)

((اے ہمارے رب ! ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف پلٹتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا۔ ہمارے رب ! ہمیں بخش دے۔ بلاشبہ تو غالب ہے حکمت والا ہے۔)) (سورہ عمقہ، آیت نمبر ۴-۵)

دشمن کے مکر و فریب سے بچنے کی دعا۔

مسئلہ ۱۰۷

((وَ أَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝)) (۴۴:۴۰)

((میں اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں بیشک سب بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں۔)) (سورہ مومن، آیت

نمبر ۴۴)



ادْعِيَةَ النَّوْمِ وَالْإِسْتِيقَاطِ سونے اور جاگنے کی دعائیں

سونے سے قبل اور جاگنے کے بعد کی دعائیں۔

۲۸

۱- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَحْضَدَ مَضْحَعَةً مِنْ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ حَدِّهِ وَقَالَ ((يَا سَمِيعُ اأَلْهُمُ أَمُوتْ وَ اَحْيِ)) وَإِذَا قَامَ ، قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ (دائیں) رخسار کے نیچے رکھتے اور فرماتے ((یا اللہ ! میں تیرے نام سے مرنے (یعنی سوتا) اور زندہ ہوتا (یعنی جاگتا) ہوں۔)) اور جب جاگتے تو فرماتے ((اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مرنے (یعنی سونے) کے بعد زندہ کر دیا (یعنی جگایا) اور مرنے کے بعد اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ حَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ ((اَللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے ((یا اللہ ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔)) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح بخاری للزیلعی ، رقم الحديث ۳۰۷۳

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، للابانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۴۲۱۸

۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ لِإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ ((يَا سَمِكَ رَبِّي وَصَعْتُ جَنِيٍّ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي لَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو (پہلے) اپنے بستر کے کونے سے بستر کو جھاڑے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ بستر پر کیا پڑا ہے؟ پھر یہ دعا پڑھے ((اے میرے رب! تیرے نام سے (بستر پر) لیٹا ہوں اور تیرے نام سے اٹھوں گا اگر تو نے میری جان (اپنے پاس) روک لی تو اس پر رحم فرماتا اور اگر واپس بھیج دی تو اس کی دیے ہی حفاظت فرماتا جیسے تو نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ، فَقَالَ : أَلَا أَذُوكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ جَادِمٍ ((تُسَبِّحِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَتُحَمِّدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَتُحَمِّدِينَ)) عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَعِنْدَ مَنَامِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس غلام مانگنے حاضر ہوئیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جو غلام سے بہتر ہے ہر نماز کے بعد اور سونے سے قبل ((۳۳ مرتبہ سبحان اللہ)) ((۳۳ مرتبہ الحمد للہ)) اور ((۳۳ مرتبہ اللہ اکبر)) کو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِيْ كَفْيِهِ ((بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِالْمَعُودَتَيْنِ)) جَمِيعًا ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَمَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۱۷۳۵

۲- کتاب الذکر و الدعاء و التوبة والاستغفار ، باب الصبح اول النهار و عند النوم ، ج ۳

۳- کتاب الطب ، باب النفث فی الرقبة

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو «قل ھواللہ احد! قل اعوذ برب الفلق» اور «قل اعوذ برب الناس» (تینوں سورتیں) پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مارتے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرتے نیز اپنے جسم کے جتنے حصے تک ہاتھ پہنچ سکتے اس پر بھی پھیرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو مجھے حکم دیتے کہ میں تینوں سورتیں پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکوں اور آپ ﷺ کے جسم پر پھیروں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نیز میں براخواب دیکھنے پر تین بار تعوذ پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۰۹

۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوکے اور تین مرتبہ «اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم» میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں» پڑھے اور جس کھوٹ پر لیٹا تھا اسے بدل دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰

نیز نہ آنے پر یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْقَا أَصَابِي فَقَالَ: قُلْ ((اللَّهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَهَدَّاتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ حَيُّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ مِيتَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَهْدِنِي لَيْلِي وَأَنِمْ عَيْنِي)). رَوَاهُ ابْنُ السَّنَنِ (۲)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یوں کہو ((اے اللہ! ستارے ڈوب گئے (لوگوں کی) آنکھوں نے سکون پایا۔ تیری ذات زندہ اور قائم ہے تجھے نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ اے زندہ اور قائم رہنے (یا رکھنے) والی ذات میری آنکھوں کو سلا دے اور اس رات مجھے سکون عطا فرما۔))“ اسے ابن سنی نے روایت کیا ہے۔

ہے۔

۲- عدة الحصن الحصين، رقم الحديث ۱۳۲

۱- مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث ۱۰۱۸

الْأَذْعِيَّةُ فِي الطَّهَارَةِ

طہارت سے متعلق دعائیں

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا۔

مسئلہ ۱۱۱

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْخُبْثِ وَ الْخَبَائِثِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے ((اے اللہ! میں تپاک جنوں اور جہنموں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا۔

مسئلہ ۱۱۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ ((غُفْرَانُكَ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے ((یا اللہ! میں تیری بخشش کا طالب ہوں۔)) اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

غسل کرنے سے قبل یا دوران غسل یا غسل کے بعد کوئی دعا پڑھنا حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۱۳

وضوء سے قبل ”بسم اللہ“ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۱۴

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی، الجزء الاول ، رقم الحديث ۳

۱- مختصر صحیح بخاری للزیلعی ، رقم الحديث ۱۱۶

يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

(حسن)

حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کا وضو نہیں ہوا۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضوء سے قبل نیت کے مروجہ الفاظ ”نویت ان اتوضاء“ حدیث سے ثابت نہیں۔

وضوء کے بعد درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) إِلَّا فَتُحْتُ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ زَادَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ)) (۳)

(صحیح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دعا پڑھ لے ((میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔)) تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔“ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے اس دعا میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے ((یا اللہ ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے بنا۔))

وضوء کے دوران مختلف اعضاء دھوتے وقت مختلف دعائیں یا کلمہ شہادت پڑھنا احادیث سے ثابت نہیں۔



- ۱- صحیح سنن الزمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۲۴
- ۲- صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء،
- ۳- صحیح سنن الزمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۴۸

الْأَذْعِيَّةُ لِلْمَسْجِدِ

مسجد سے متعلق دعائیں

گھر سے مسجد جاتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۱۱۸

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ
 ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي
 بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ
 تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے (گھر سے) نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! میرے دل، زبان، کان اور آنکھوں میں نور پیدا کر دے میرے پیچھے اور آگے نور ہی نور کر دے میرے اوپر اور نیچے بھی نور کر دے اور اے اللہ ! مجھے نور ہی نور عطا فرما۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے سے قبل یہ دعا پڑھتی مسنون ہے۔

۱۱۹

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ
 قَالَ ((أَعُوذُ بِاللَّهِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَبِسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) قَالَ : أَقْطُ
 ؟ قُلْتُ نَعَمْ ! قَالَ : فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مَنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُو ذَاوَدَ (۲)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے ((میں شیطان مردود سے عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کی ذات کریم اور

۱- صحیح مسلم . کتاب صلاة المبرورین ، باب صلاة النبي و دعائه بالليل . ج

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، اللالیانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۴۴۱

لاذوال بادشاہت کے واسطے سے۔) راوی (حضرت عقبہ بن نضیر) نے کہا ”بس اتنا ہی۔“ میں نے کہا ”ہاں۔“ حضرت عقبہ بن نضیر نے کہا ”جب کوئی یہ کتا ہے تو شیطان کتا ہے اب وہ مجھ سے تمام دن کے لئے بچا لیا گیا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ((اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔)) جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات ادا فرماتے ((اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو اے اللہ ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



الَادْعِيَّةُ فِي النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ

اذان اور نماز سے متعلق دعائیں

اذان سننے کے بعد درج ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۲۱

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا)) غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اذان سن کر یہ کلمات کہے ((میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے لاشریک ہے محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر میں راضی ہوں۔)) اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ ((اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ أَتَى مُحَمَّدٌ نَ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْتَعَنَهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ)) حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے اذان سن کر یہ کلمات کہے ((اے اللہ ! اس (توحید کی) مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب ! محمد ﷺ کو وسیلہ، فضیلت اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔)) تو قیامت کے دن اس کی سفارش کرنا میرے ذمہ ہوگی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وسیلہ جنت میں بلند ترین درجہ کا نام ہے اور مقام محمود مقام شفاعت ہے فضیلت بھی جنت کے ایک درجے کا نام

۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی، رقم الحديث ۳۷۷

۱- مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث ۲۰۰

ہے۔

عن عبدِ اللہ بن عمرو بن العاصِ رَضِيَ اللہ عَنْہُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلَّيَ عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ صَلُّوا اللہَ لِي الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَبْرُورَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللہِ وَارْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللہَ لِي الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشُّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب مؤذن کی اذان سنو تو وہی کچھ کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا مجھے امید ہے وہ جنتی میں ہی ہوں گا۔ لہذا جو آدمی میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

تبکیر تحریمہ کے بعد کی دعا درج ذیل ہے۔

تسبیح ۱۳۲

عن ابی ہریرۃ رَضِيَ اللہ عَنْہُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللہ ﷺ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هَنِيئَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللہ ﷺ بَابِي اَنْتَ وَاُمِّي اَرَايْتَ سَكَوَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ ، قَالَ ((اَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْقِي الثَّوْبَ الْاَيْضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالطَّلَجِ وَالْمَاءِ الْوَارِدِ)) . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ خَالٍ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تبکیر تحریمہ کے بعد قرات شروع کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں یہ دعا پڑھتا ہوں ((اے اللہ !

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث ۱۹۸ ، ۲- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۷۰۳

میرے اور میرے گناہوں کے درمیان مشرق و مغرب کی دوری پیدا فرما دے۔ یا اللہ ! مجھے میرے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک و صاف کر دے۔ یا اللہ ! میرے گناہ برف پانی اور اولوں سے دھو دے۔)) اسے احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے ((اے اللہ ! تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے تیرا کام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

نکستہ ۱۳۳ رکوع و سجود کی بعض مسنون دعائیں یہ ہیں۔

۱- عَنْ حَدِیْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَكِعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) وَفِي سُجُودِهِ ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲)
حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اس میں یہ دعا پڑھی ((میرا عظمت والا رب ہر خطا سے پاک ہے۔)) اور سجدے میں یہ دعا پڑھی ((میرا بلند و برتر رب پاک ہے۔)) اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! ہمارے رب تو اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے مجھے بخش دے۔)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۴)
(صحیح)

۱- صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۷۰۲، ۷۰۱

۲- صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۰۲۱

۳- مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحديث ۴۵۵ ۴- صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۰۸۶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے ((تمام فرشتوں اور جبریل علیہ السلام کا رب پاک اور مقدس ہے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْزَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی تلاوت کے برابر رکوع کیا اور اس میں یہ دعا پڑھی ((غلبہ، بادشاہی، کبر اور عظمت کا مالک (رب) پاک ہے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

رکوع کے بعد کھڑے ہونے کی دعا درج ذیل ہے۔

۱۳۳

۱- عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيُ يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ ((وَرَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ)) فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ أَنَا ؟ قَالَ : أَنَا ، قَالَ : رَأَيْتُ بَضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرَوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا ((جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے سن لی۔)) مقتدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا ((ہمارے پروردگار ! تعریف تیرے ہی لئے ہے بکثرت ایسی تعریف جو شرک سے پاک اور برکت والی ہے۔)) جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا ”یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟“ اس شخص نے عرض کیا ”میں تھا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو ان کلمات کا ثواب لکھنے میں سبقت حاصل کرتے دیکھا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا

۱- صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۰۰۴

۲- مختصر صحیح بخاری للزیلعی، رقم الحديث ۴۶۰

رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ
الْبِسْمَوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو
فرماتے ((اللہ نے سن لیا اس شخص کو جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ ! زمین و آسمان کی وسعتوں
اور اسکے بعد جس جس چیز کی وسعت تو چاہے اس کے برابر حمد تیرے ہی لئے ہے۔)) اسے مسلم نے
روایت کیا ہے۔

دو سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا درج ذیل ہے۔

۳۵

۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) . رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ
دعا پڑھا کرتے تھے ((یا اللہ ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے صحت، ہدایت اور رزق عطا فرما۔))
اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان (جلوس میں)
فرمایا کرتے تھے ((اے میرے رب ! مجھے بخش دے۔)) اسے نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا
ہے۔

پہلے تشدد کی دعا یہ ہے۔

۱۳۶

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : اِتَّفَقَتْ اِلَيْنَا رُسُلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ
اِذَا صَلَّيْ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَسْلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَسْلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) ثُمَّ لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ . مُتَّفَقٌ

۱- کتاب الدعوات . باب ما يقول إذا رفع راسه من الركوع . ج ۱

۲- صحيح سنن ابی داؤد . للالبانی . الجزء الاول . رقم الحديث ۷۵۶

۳- صحيح سنن النسائي . للالبانی . الجزء الاول . رقم الحديث ۱۰۲۴

(۱) عَلِيهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”جب تم نماز پڑھو تو کہو ((تمام زبان، جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اے نبی ! آپ پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔)) پھر آدمی اپنے لئے جو دعا پسند کرے، وہ مانگے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

دوسرے تشدد کی مسنون دعاؤں سے قبل درج ذیل دعا (درود شریف) پڑھنا چاہئے۔

۱۳۷

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَظْلٍ قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : قُولُوا ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ . اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبدالرحمن بن ابی نضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے پوچھا ”یا رسول اللہ ! ہم آپ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کہو ((اے اللہ ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت بھیجی۔ تعریف اور بزرگی تیرے ہی لئے ہے۔ یا اللہ ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، تو یقیناً تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔))“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳۸

درود شریف کے بعد پڑھی جانے والی بعض مسنون دعائیں یہ

ہیں۔

۱- صحیح بخاری . کتاب الصلاة . باب التشهد في الصلاة

۲- کتاب الانبياء . باب قول الله تعالى ﴿و اخذ الله ابراهيم خليفه﴾

عن عائشة رضي الله عنها قال : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (درود شریف کے بعد) یہ دعا مانگا کرتے تھے ((اے اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے مسیح دجال کے فتنہ سے زندگی اور موت کی آزمائشوں سے گناہ اور قرض سے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي دُعَاءً اذْعُرُّ بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ : قُلْ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو بکر صدیق نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”مجھے کوئی دعا سکھائیے جو میں نماز میں پڑھوں۔“ آپ نے فرمایا کہو ((اے اللہ ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور تیرے سوا کون ہے جو گناہ بخشے تو مجھے بھی اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نواز اور مجھ پر رحم فرما ! یقیناً تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



الْأَذْكَارُ الْمَسْنُونَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد اذکار مسنونہ

فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ أَعْرِفُ إِنْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی (فرض) نماز کے اختتام کا اندازہ آپ ﷺ کے اللہ اکبر کہنے (کی آواز) سے لگایا کرتا تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ کہتے اور پھر فرماتے ((یا اللہ ! تو سلامتی ہے، سلامتی مجھی سے حاصل ہو سکتی ہے اے بزرگی اور بخشش کے مالک تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُغْطِيٍّ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

۲- کتاب المساجد . باب استحباب الذكر بعد الصلاة

۱- اللؤلؤ والمرجان . الجزء الاول . رقم الحديث ۳۴۲

۳- اللؤلؤ والمرجان . الجزء الاول . رقم الحديث ۳۴۷

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے ((اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے جو اسی کے لئے سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ ! اگر تو کسی کو اپنے فضل سے نوازنا چاہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور اگر کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا کسی دولتمند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۴- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ ! فَقُلْتُ : وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : فَلَا تَدْعُ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ ((رَبِّ اعْنِنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ”اے معاذ ! مجھے تم سے محبت ہے۔“ میں نے عرض کیا ”مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اچھا تو پھر ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہنا نہ بھولنا“ ((اے میرے رب ! مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔)) اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمَدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَلَنُكَفِّرَ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ وَيَسْتَعْفِفَ ، وَقَالَ : تَمَامُ الْمَنَاءَةِ لِأَلَةِ إِلَّا اللَّهُ وَخُدَّةَ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) ۳۳ مرتبہ الحمد للہ (حمد اللہ کے لئے ہے) ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کہا اس نے نفاقے کی تعداد پوری کی۔ پھر سویں مرتبہ (اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے تعریف کے لائق اسی کی ذات ہے اور

۱- صحیح سنن النسائي، للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۲۳۶، ۲- مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث ۳۱۴

وہ ہر چیز پر قادر ہے) کہا تو اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف کر دیئے جائیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوَّذَاتِ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ (۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔
وضاحت معوذات سے مراد قرآن پاک کی آخری دو سورتیں ہیں۔

۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْبِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ بِصَوْتِهِ الْأَعْنَى ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے یہ کلمات ادا فرماتے ((اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے بلاشبہ اسی کی ہے حمد اسی کو سزاوار ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الہ نہیں۔ اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے۔ سب نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں۔ بزرگی اسی کے لئے ہے۔ بہترین تعریف کا مالک۔ وہی ہے اس کے سوا کوئی الہ نہیں ہم اپنا دین اسی کے لئے خالص کرتے ہیں کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِهِـؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبَخْلِ وَاَعُوْذُبُكَ مِنَ الْجَبَنِ وَاَعُوْذُبُكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْضِلِ الْعَمْرِ وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُبُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

۱- صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۲۶۸

۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی، رقم الحديث ۲۰۸۲

۳- کتاب المساجد، باب استصحاب الذکر بعد الصلاة

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ درج ذیل کلمات پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے ((اے اللہ ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں بخلی سے، بزدلی سے اور اس بات سے کہ پلٹایا جاؤں بہت زیادہ بڑھاپے کی عمر کو اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور عذاب قبر سے)) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۹- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْتَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبْنُ حَبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ (۱)

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے موت کے سوا کوئی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکتی۔“ اسے نسائی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ إِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى (۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب (نماز سے) سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرماتے ((تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں سلامتی ہو رسولوں پر اور حمد کے لائق صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔)) اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

۱- سلسلہ احادیث الصبیحة للالانی، الجزء الثاني، رقم الحديث ۹۷۲

۲- آیت الکرسی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

ترجمہ۔ ”اللہ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا قہقارے والا ہے جسے نہ اوگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کی ملکیت میں زمین و آسمان کی چیزیں ہیں لیکن ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کی مرضی کے بغیر کسی چیز کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ اللہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ بلند اور بہت بڑا ہے۔“ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۵۵)

۳- عدة الحصن الحصين، رقم الحديث ۲۱۳

(۵۵۲)

الْأَذْعِيَّةُ الْخَاصَّةُ لِبَعْضِ الصَّلَاةِ

بعض نمازوں کی مخصوص دعائیں

۳۰ نماز تہجد میں سورہ فاتحہ سے قبل درج ذیل دعا پڑھنی مسنون ہے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْمَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَيَمَّا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ، إِهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ يَا ذَاكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو نماز کے لئے اٹھتے تو اپنی نماز کا آغاز اس دعا سے فرماتے ((اے اللہ ! جو کہ رب ہے جبریل میکائیل اور اسرافیل کا، زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا غائب اور حاضر کا جاننے والا، جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ تو ہی کرے گا ان اختلاف کی باتوں میں تو مجھے اپنی توفیق سے حق کی راہ دکھلا کیونکہ سیدھے راستے کی طرف تو ہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔)) اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳۱ نماز وتر میں درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ ((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فَيَمِّنْ هَدِيَّتِيْ وَ عَافِنِيْ فَيَمِّنْ عَافِيَّتِيْ وَ تَوَلَّنِيْ فَيَمِّنْ تَوَلِّيَّتِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فَيَمَّا أُعْطِيتُ وَ قَبْلِيْ شَرٌّ مَا قَضَيْتُ فَهَبْ لَكَ تَقْضِيَّيْ وَ لَا يَبْقَاضِيْ عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتُ وَ لَا يَعْزُ مَنْ عَادَيْتُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتُ)) . رَوَاهُ

(صحیح)

التَّزْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دُعاؤں میں پڑھنے کے لئے یہ دعا قوت سکھائی ((الہی ! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما مجھے غایت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے غایت عطا فرمائی ہے۔ مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما اس برکت سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور حیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے رب! حیرتی ذات بڑی بابرکت اور بلند وہلا ہے۔)) اسے ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

فجر کی نماز کے بعد درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

۱۳۲

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُقْتَبَلًا)). رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

(صحیح)

(۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو یہ دعا مانگتے ((یا اللہ ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور (حیرتی بارگاہ میں) مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نماز وتر سے سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل کلمات کہنا مسنون ہے۔

۱۳۳

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي رَاضٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ)) ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳)

حضرت عبدالرحمن ابی راضی رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز وتر) سے سلام پھیرتے تو تین دفعہ ((ہمارا) بادشاہ (ہر خطا سے) پاک ہے (بالکل پاک)) ارشاد فرماتے تیسری دفعہ بلند آواز سے ادا فرماتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن النسائي، للابناني، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۶۶۸

۲- صحیح سنن ابن ماجه، للابناني، الجزء الاول، رقم الحديث ۷۵۳

۳- صحیح سنن النسائي، للابناني، الجزء الاول، رقم الحديث ۱۶۶۳

الْأَذِیَّةُ فِی الصَّیَّامِ

روزوں سے متعلق دعائیں

روزہ انظار کرنے کی دعا درج ذیل ہے۔

۱۳۴

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ
الْطَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَتَّ الْآخِرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب روزہ انظار کرتے تو فرماتے ((یاس قسم
ہو گئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔)) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

لیلة القدر میں یہ دعا مانگی مسنون ہے۔

۱۳۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ
أَنِّي لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ : قُولِي ((اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ عَفُوٌّ تَجِبُ الْعَفْوَ فَاغْفِرْ
عَنِّي)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ! اگر مجھے پتہ چل جائے کہ لیلۃ
القدر کون سی رات ہے تو کیا کہوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اے اللہ ! تو معاف کرنے والا
ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۶

رمضان المبارک (اور دوسرے مہینوں) کا چاند دیکھ کر درج ذیل
دعا مانگی چاہئے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۰۶۶

۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۸۹

((اَللّٰهُمَّ اَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبَّنِي وَرَبُّكَ اَللّٰهُ)) رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے
((اے اللہ ! ہم پر یہ چاند امن ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند!) میرا اور
تیرا رب اللہ ہے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

روزہ افطار کروانے والے کو درج ذیل دعا دینی چاہئے۔

۳۷

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَجَاءَ بِخَبْزٍ وَزَيْتٍ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَفْطَرْتُ عَنْكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ
طَعَامُكُمْ الْأَنْبَرَاءُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ)) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رحمہ اللہ کے ہاں
تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کے لئے روٹی اور سالن لائے۔ آپ ﷺ نے کھول کر کھانا کھا لیا اور دعا کی
((روزہ داروں نے تمہارے ہاں افطار کیا۔ نیک لوگوں نے تمہارا کھانا کھانا فرشتے تمہارے لئے
دعا کی رحمت کریں۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔



۱- صحیح سنن الترمذی، للابانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۷۶۵

۲- صحیح سنن ابی داؤد، للابانی، الجزء الثاني، رقم الحديث ۳۲۶۲

الْأَدْعِيَّةُ فِي الزَّكَاةِ

زکاة سے متعلق دعائیں

زکاة کامل وصول کرنے والے (تحصیلدار) کو زکاة لانے والوں کے لئے درج ذیل دعا کرنی چاہئے۔

۱۳۸

عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ)) فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب لوگ اپنے صدقات لے کر آتے تو آپ ﷺ فرماتے ((اے اللہ ! فلاں لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرما۔)) جب میرا باپ اپنا صدقہ لے کر آیا تو فرمایا ((اے اللہ ! آل ابی اوفی پر اپنی رحمت نازل فرما۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



السَّفَرُ فِي الدَّعِيَةِ
سفر سے متعلق دعائیں

کمرے نکلتے وقت درج ذیل دعا پڑھنے سے ہر انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) يُقَالُ لَهُ حَبِيبٌ مُهْدَبٌ وَكَيْفٌ وَوَقِيْتُ فَيَتَحَقَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَيَقُولُ شَيْطَانُ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُنِيَ وَرُقِيَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے ((اللہ کے نام سے (نکلا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے۔)) اسی وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے (سارے کاموں میں تیری راہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچایا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی راہ نملی کی گئی کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِهِ قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ ابْنِي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَهْبِلَ أَوْ أَهْبَلَ أَوْ أَزِلَ أَوْ أَزَلَ أَوْ

(صحیح)

(۱) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ .

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرماتے ((یا اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہی اختیار کروں یا کوئی مجھے گمراہ کرے۔ میں کسی کو پھسلاؤں یا کوئی مجھے پھسلے۔ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے میں کسی کے ساتھ ثوابی سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ ثوابی سے پیش آئے۔)) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی وعاد میں ذیل ہے۔

۱۳۰

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَجْنَا وَ عَلٰی اللّٰهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا)) ثُمَّ لِيَسْلَمْ عَلٰی اَهْلِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ . (صحیح)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے کہنا چاہئے ((اے اللہ ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں)) پھر اپنے گھروالوں پر سلام بھیجے (یعنی السلام علیکم کہے۔)“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۳۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَعَ رَجُلًا أَحَدًا يَسْلُوهُ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَنَّ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ وَيَقُولُ ((اَسْتَودِعُ اللّٰهَ فَيْتَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيمَ عَمَلِكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ . (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس وقت تک ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک دو سرا خود نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ نہ چھوڑتا اور پھر آپ ﷺ اسے یہ وعاد دیتے ((میں تیرا دین، امانت اور آخری عمل اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔)) اسے ترمذی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۴۷۴۸ -

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث ۹۵۹ -

۳- صحیح سنن السانی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۳۸ -

سواری پر بیٹھتے وقت اور بیٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

۱۳۲

عن علی رضی اللہ عنہ أنه أتى بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال ((بسم الله)) فلما استوى على ظهرها قال ((الحمد لله)) ثم قال ((سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون)) ثم قال ((الحمد لله)) ثلاثا و ((الله أكبر)) ثلاثا ((سبحانك اللهم إني ظلمت نفسي فاغفر لي فإنه لا يغفر الذنوب إلا أنت)) ثم صحك فقبل من أي شيء صبحت يا أمير المؤمنين ، فقال : رأيت رسول الله صنع كما صنعت - الحديث - رواه أحمد والترمذي و أبو داود (۱)

(صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس سواری کا جانور سوار ہونے کے لئے لایا گیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا ((اللہ کے نام سے)) جب جانور کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو کہا ((سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔)) پھر یہ دعا پڑھی ((یاک ہے اللہ کی ذات جس نے ہمارے لئے اس جانور کو مسخر کیا حالانکہ ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں پلٹنا اپنے رب ہی کی طرف ہے۔)) پھر تین مرتبہ ((الحمد للہ)) اور تین مرتبہ ((اللہ اکبر)) کا پھر یہ کلمات ادا کئے ((اے اللہ ! تو پاک ہے میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس میرے گناہ بخش دے۔ تیرے سوا گناہ بخشنے والا کوئی نہیں۔)) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا جیسے میں نے کیا ہے۔“ اسے احمد ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

سواری پر سوار ہونے کے بعد آغاز سفر میں اور سفر سے واپسی پر رجب ذیل دعائیں مسنون ہیں۔

۱۳۳

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول الله ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَ

۱- صحیح سنن الزمذلی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۴۲

۲- صحیح سنن الزمذلی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۴۲

إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرَّ وَالتَّقْوَىٰ وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَىٰ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ ((وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَ زَادَ فِيهِنَّ)) (أَيُّسُونَ تَأْيِيبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے سفر نکلنے کی حالت میں تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے (پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب کی طرف ہی پلٹنا ہے اے اللہ ! اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ یا اللہ ! ہمارے لئے ہمارا سفر آسان فرما دے اور اس کی لمبائی کم کر دے۔ یا اللہ ! سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا ہے۔ یا اللہ ! میں سفر کی مشقت (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر اور اہل و عیال میں بری حالت کے ساتھ واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے ((ہم واپس آنے والے توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسند ۱۳۴ دوران سفر بلندی پر چڑھتے ہوئے ”اللہ اکبر“ اور بلندی سے نیچے اترتے ہوئے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (دوران سفر میں) جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب بلندی سے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث ۶۴۴

۲- کتاب الجہاد ، باب التسیح إذا هبط وادین

سفر میں کسی جگہ ٹھہرنے سے قبل درج ذیل کلمات پڑھنے سے
انسان ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
مَنْ نَزَلَ مِنْزَلًا فَقَالَ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ)) لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ
حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا پڑھے ((میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ذریعے ساری مخلوق کے
شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔)) تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔
اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

الْأَذْعِيَّةُ فِي النِّزَاجِ

نکاح سے متعلق دعائیں

نکاح کے بعد عیاں بیوی کو یہ دعا دینی چاہئے۔

۳۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نکاح کرنے والے آدمی کو ان الفاظ سے دعا دیتے ((اللہ تجھے اور تم دونوں کو برکت عطا فرمائے اور تمہارے درمیان بھلائی پر اتفاق پیدا فرمائے)) اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷

نکاح کے بعد بیوی سے پہلی ملاقات پر شوہر کو یہ دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاعْوِذُكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)) . رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ (یعنی شعیب سے) اور شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو یوں دعا کرے ((اے اللہ ! میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للابانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۸۶۶

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، للابانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۸۹۳

اس کے شر سے اور جس طبیعت پر اس کو پیدا کیا ہے۔ اس کے شر سے۔)) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
بیوی سے مہستری کرنے سے قبل یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔ ۳۸

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا
 أَرَادَ أَنْ يُاتِيَ أَهْلَهُ قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ أَلَلَّهُمْ جَنَّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنَا))
 فَإِنَّهُ أَنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ((اللہ کے نام سے اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس چیز سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔)) پس اگر اس مہستری کے دوران میں بیوی کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

الْأَذْعِيَّةُ فِي الطَّعَامِ

کھانے پینے سے متعلق دعائیں

کھانا شروع کرنے سے قبل ”بسم اللہ“ پڑھنا مسنون ہے۔

۱۴۹

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطْبِشُ فِي الصُّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا غُلَامُ اسْمِ اللَّهَ وَ كُلْ يَمِينِكَ وَ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بچپن سے نبی اکرم ﷺ کی تربیت میں تھا (کھانا کھاتے ہوئے) میرا ہاتھ (سائل) میں گھومتا تھا۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((بیٹا ! بسم اللہ کو اور اپنے داہنے ہاتھ سے سامنے سے کھاؤ۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۰

کھانا شروع کرنے سے قبل ”بسم اللہ“ بھول جائے تو یاد آنے پر درج ذیل دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ ((بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَ آخِرُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص کھانا شروع کرے تو اسے بسم اللہ پڑھنی چاہئے اور اگر ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہئے۔ ((اول اور آخر اللہ کے نام سے کھاتا ہوں۔))“ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱

کوئی چیز کھانے پینے کے بعد یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ۱۳۱۳
۲- صحيح سنن أبوداؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث ۳۲۰۲

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ
 ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هَٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةَ)) غُفِرَ لَهُ مَا
 تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ”جس نے کھانا کھلایا اور یہ دعا پڑھی ((اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے کھانا کھلایا اور یہ رزق بغیر کسی
 طاقت اور قوت کے عطا فرمایا)) اس کے سارے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“ اسے ابن ماجہ
 نے روایت کیا ہے۔

کھانا کھلانے والے کو درج ذیل دعا دینی مسنون ہے۔

۱۵۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي قَالَ
 فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَ وَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَيْتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُ وَ يَلْقَى النَّوْىَ بَيْنَ إِسْتِيعَايَ ثُمَّ
 أَيْتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاولَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ : فَقَالَ أَبِي وَ أَخَذَ بِلِحَافٍ دَائِبَةٍ أَدْخَلَ اللَّهُ
 لَنَا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ میرے والد کے گھر بطور مہمان تشریف
 لائے ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجور کھی اور پیڑ سے تیار کردہ کھانا) پیش کیا۔ اس
 کے بعد کھجور لائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ اسے کھا کر سٹکی اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالتے جاتے پھر
 آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی مشروب لایا گیا آپ ﷺ نے مشروب نوش فرمایا اور اسے دے دیا جو
 آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا (وایسی کے وقت) میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑ رکھی
 تھی۔ آپ ﷺ سے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے رسول اللہ
 ﷺ نے یہ دعا مانگی ((یا اللہ ! جو کچھ تو نے انہیں دیا ہے اس میں برکت عطا فرما نہیں بخش دے ان
 پر رحم فرما)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوسری دعا مسئلہ ۳۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دودھ پینے کے بعد یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۱۵۳

۱- صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۶۵۶
 ۲- کتاب الاطعمۃ ، باب استحباب وضع النوی خارج العمر ، ج ۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ)) وَ إِذَا سَقَى لَبَنًا فَلْيَقُلْ ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)) فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابُو دَاوُدَ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو یوں دعا مانگے ((یا اللہ ! ہمارے کھانے میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بہتر دے۔)) اور جب کوئی دودھ پئے تو اسے یہ دعا مانگنی چاہئے ((یا اللہ ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور زیادہ دے۔)) کھانے اور پینے دونوں کا کام دینے والی چیز دودھ کے علاوہ کوئی نہیں۔“ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔



الْأَذْعِيَّةُ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ صبح و شام کی دعائیں

صبح و شام و ریح ذیل دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

۱۵۳

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا أَصْبَحَ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَ بِكَ أَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ)) وَ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ النُّشُورُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی تو رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے ((اے اللہ ! تیری مہربانی سے ہم نے صبح کی اور تیری مہربانی سے شام کی۔ تیرے کریم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مرس گے۔ اور (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ ہو کر تیرے حضور حاضر ہوتا ہے۔)) اور جب شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے ((اے اللہ ! تیری مہربانی سے ہم نے شام کی اور تیری مہربانی سے زندہ ہیں۔ اور تیرے حکم سے مرس گے اور (مرنے کے بعد) تیری طرف ہی پلٹتا ہے۔)) اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ مَوْلَاهُ الدَّعَوَاتِ خَيْرَ يُسْمَى وَ خَيْرَ يُصْبِحُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَاقِبَةَ فِی الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَاقِبَةَ فِی دِیْنِیْ وَ دُنْيَایْ وَ اٰخِرَتِیْ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلَالِ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ رِزْقًا مِنْ رِزْقِکَ الْبَاقِیِّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۳۶

مِنْ قَوْلِي وَاعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَخَفِي)) (يعني الخسوف . رواه أبو داود (۱)

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی شام اور صبح ہوتی تو درج ذیل کلمات پڑھنا کبھی نہیں چھوڑتے تھے ((یا اللہ ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین اور دنیا کے معاملے میں اور اپنے مال اور نل کے معاملے میں۔ یا اللہ ! میرے محبوب ڈھانپ لے اور مجھے خوف سے محفوظ فرما۔ یا اللہ ! آگے پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں آپ کی عظمت کے صدقے پندہ ماتنگاہوں اس بات سے کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں)) یعنی زمین کے دھسنے سے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ ((بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّيِّعُ الْعَلِيمُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَهْرُوهُ شَيْءٌ ، فَكَانَ أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالَجَ فَحَمَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ إِنَّا إِذَا حَدَّثْتُكَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمْنُضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ . رواه الترمذی وابن ماجه و أبو داود (۲)

(حسن)

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ہر صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے گا ((اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔)) اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو قلع ہو گیا تو اس آدمی نے ان کی طرف (میرانی) سے دیکھنا شروع کیا۔ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے کہا ”تم میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو۔ حدیث رسول ﷺ ویسی ہی ہے جیسی میں نے تجھ سے بیان کی ہے لیکن میں نے اس روز یہ دعا نہیں پڑھی تھی (یعنی پڑھنا بھول گیا تھا) تاکہ اللہ تعالیٰ کی کسی تقدیر پوری ہو جائے۔ اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۶۲۳۹

۲- صحیح سنن الوملی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۹۸

۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلُمَةٌ شَدِيدَةٌ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا ، قَالَ : فَأَذَرَكُمُ ، فَقَالَ : قُلْ ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ : قُلْ ، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ، قَالَ : قُلْ ، قُلْتُ مَا أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ ((قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُودَتَيْنِ)) حِينَ تَمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن حبیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک تاریک اور شدید بارش والی رات باہر نکلے تاکہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کریں کہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ حضرت حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلاش کر لیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کو“ میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ”کو“ میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔ پھر آپ ﷺ نے (تیسری مرتبہ) ارشاد فرمایا ”کو“ میں نے عرض کیا ”کیا کوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہر مہر و شام تین تین مرتبہ ((قل هو الله احد قل اعوذ برب الفلق)) اور ((قل اعوذ برب الناس)) (یعنی تینوں کھل سورتیں) پڑھو تو ہر مصیبت اور پریشانی سے بچنے کے لئے کافی ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۵- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِبِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) قَالَ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا قَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا قَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت شداد بن اوس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے افضل استغفار یہ ہے کہ تم کو ((اے اللہ ! تو میرا رب ہے میرے سوا کوئی الہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے

۱- صحیح سنن الومدی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۸۲۹

۲- مختصر صحیح بخاری ، للترمذی ، رقم الحدیث ۲۰۷

برے کاموں کے وہاں سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں)) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص یہ کلمات یقین کے ساتھ دن کے وقت پڑھے اور شام سے قبل فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور جس نے رات کے وقت یقین کے ساتھ یہ کلمات کہے اور صبح ہوئے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ بھی جنتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا لَقِيتُ مِنْ عُسْرٍ لَدَعْتَنِي الْبَارِحَةَ ، قَالَ : أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَئِذٍ أَمْسَيْتَ ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّمَانَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ تَضُرْك . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھ کے ڈسنے کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”مگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے ((میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کمال (پارٹر) کلمات کے ذریعے تمام مخلوق کے شر سے)) تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچاتی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۷- عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) كَانَ لَهُ عَدَلٌ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ فِي جَوْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسَى وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے ((اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں پادشاہی اسی کے لئے ہے تعریف کے لائق اسی کی ذات ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے)) تو اسے اولاد اسمعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے (اس کے علاوہ) اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں دس درجات بلند کئے جاتے اور شام تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے اگر یہی

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث ۱۴۵۳

۲- صحیح سنن ابی داؤد ، کتاب الدعاء ، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى

کلمات شام کے وقت کے تو یہی ثواب ملتا ہے اور صبح تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((أَغُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكُلَّ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ .
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ (۱)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ ((میں شیطان مرود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو خوب سننے اور خوب جاننے والا ہے)) کہا اس کے بعد آپ ﷺ نے سورہ حشر کی آخری تین آیات تلاوت فرمائیں اور فرمایا ”اس شخص پر اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے لئے شام تک دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر اس روز اس کی موت واقع ہو جائے تو وہ شہید مرتا ہے اسی طرح جس شخص نے شام کے وقت یہی کلمات کہے۔ اس کے لئے یہی اجر و ثواب ہے۔“ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت سورہ حشر کی آخری تین آیتیں یہ ہیں **هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** ۵ **هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ هُوَ الَّذِي لَا يَمُوتُ مِنَ الْمُهَيَّمِينَ الْعَزِيزُ الْحَبِيرُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ** ۵ **هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُفَضِّلُ لَهُ الْأَسْمَاءُ فَحَسْبِيَ بَسْمُ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** ۵ (وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ عاقب اور حاضر کا جاننے والا ہے بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں پادشاہ ہے پاک ہے سراسر سلامتی اس دینے والا عساکر غالب اپنا حکم پورے بغیر کرنے والا بنیادی ہو کر رہنے والا اللہ کی ذات اس شرک سے پاک ہے جو لوگ کرتے ہیں وہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز کے بنانے والا پیدا کرتے والا اور صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بحرین نام ہیں زمیں و آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ : قُلْ ((اَللّٰهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ)) قُلْتُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتُ مَضَجْعَكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا بتائیے جو میں صبح و شام پڑھوں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کو (یا اللہ! غیب اور حاضر کے جاننے والے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے ہر چیز کے مالک اور پالنے والے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی الہ نہیں میں میری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔)“ صبح و شام یہ دعا پڑھو اور جب اپنے بستر جاؤ اس وقت بھی پڑھو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَ هِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَ هِيَ جَالِسَةٌ ، قَالَ: مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ النَّبِيُّ فَأَرْقُطُكَ عَلَيْهَا ، قَالَتْ : نَعَمْ ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ فَلَا تَمُرَاتِ لَوْ وَزِنْتَ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتَهُنَّ ((سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَتِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو وہ (یعنی حضرت جویریہ) نماز کی جگہ پر بیٹھی (اذا کار و وظائف کر رہی) تھیں۔ رسول اکرم ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ اس وقت تک (اپنے محل پر) بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جویریہ جب سے میں (سجھا گیا تھا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی (وعیفہ کر رہی) ہو؟“ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین بار ایسے کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وعیفہ سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہو جائیں، وہ کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ (اللہ کے راضی ہونے تک میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ (اللہ کے عرش کے وزن کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں) سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَتِهِ (اللہ کے کلمت کو تحریر کرنے کے لئے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس مقدار کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۷۰۹

۲۔ کتاب الذکر و الدعاء، باب الصبح اول النهار و عند النوم، الجزء الثاني، رقم الصفحة ۳۰۴

الْأَدْعِيَةُ الْجَامِعَةُ

جامع دعائیں

دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا

۱۵۵

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اَتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی ((یا اللہ ! ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اَصْلَحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاصْلَحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَاصْلَحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے انجام کا محافظ ہے میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری روزی ہے میری آخرت کی اصلاح فرما جس میں مجھے (مرنے کے بعد) پلٹ کر جانا ہے میری زندگی کو نیکیوں میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو ہر برائی سے بچنے کے لئے راحت بنا۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

صحت، عافیت، امانت، اچھا اخلاق اور رضا بالقضاء طلب کرنے کی

۱۵۶

دعا

- ۱- مختصر صحیح بخاری، للزیلعی، رقم الحديث ۲۰۸۴
- ۲- مختصر صحیح مسلم، للابانی، رقم الحديث ۱۸۶۹

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصَّحَّةَ وَالْعِلْفَةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَ الرِّضَا بِالْقَدْرِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں تجھ سے صحت، پاکدامنی، امانت، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۷ ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی طلب کرنے کی دعا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَ التَّقٰی وَ الْعِفَّافُ وَ الْغَنٰی)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۵۸ نفاق، ریا، جھوٹ اور خیانت جیسی بری عادات سے بچنے کی دعا

عَنْ أُمِّ مَعْبُدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ عَمَلِيْ مِنَ الرِّیَاءِ وَ لِسَانِيْ مِنَ الْكُذِبِ وَ عَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورُ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ((یا اللہ ! میرے دل کو نفاق سے، عمل کو ریا سے، زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے اندر چھپی باتوں کو جانتا ہے)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱- مشکوٰۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۵۰۰

۲- مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث ۱۸۷۰

۳- مشکوٰۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۵۰۱

مجلس کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے والی دعائیں۔

۱۵۹

۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ ((اَللّٰهُمَّ اَقِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ ، وَ مِنْ اَيِّقِنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَ تَعْمِنَا بِاسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَ اجْعَلْ ثَوَارِنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَ انصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِيْ دِينِنَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمًّا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا))
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کسی مجلس سے اٹھے ہوں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے یہ دعا نہ مانگی ہو ((یا اللہ ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سننے ہمارے لئے آسان بنا دے یا اللہ ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں کانوں آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنانا یہ دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنانا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَفْظُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ ((سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوبُ إِلَيْكَ)) إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں

۱- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۸۳

۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۴۰

فضول باتیں بہت ہوئی ہوں اور اٹنے سے پہلے وہ یہ دعا مانگ لے ((یا اللہ ! تو اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے گویا دینا ہوں تیرے سوا کوئی اللہ نہیں میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔)) تو اس مجلس میں (کئے گئے) اس کے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ اسے ترقی نے روایت کیا ہے۔

مصائب و آلام میں دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا

۱۱۱/۱۱۰

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ الرَّسُولِ ﷺ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)) إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَ قَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَ مَنْ شَاءَ أَزَاغَ . رواه الترمذی (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا بکثرت مانا کرتے تھے ((اے دلوں کے پھیرنے والے ! میرا دل اپنے دین پر جمادے۔)) (کیونکہ) ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے جسے چاہے راہ راست پر قائم رکھے جسے چاہے بھٹکے۔ اسے ترقی نے روایت کیا ہے۔

درج ذیل دعائیہ اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی

۱۱۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اَجَلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اَجَلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنَ خَيْرِ مَا سَأَلْتُ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِكَ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيْ خَيْرًا)) رواه ابن ماجه (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی ((یا اللہ ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا

۱- صحیح سنن الہمامی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۷۹۲

۲- صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۱۰۲

یا اللہ ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ مانگی۔ یا اللہ ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا بھی جو جنت کے قریب لے جائے یا اللہ ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے یا اللہ ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنا دے۔)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حالت مسکینی میں زندگی بسر کرنے اور مرنے کی دعا

۲۳۳

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ((اَللّٰهُمَّ اَخِنِيْ مِسْكِيْنا وَ اَمِيْتِيْ مِسْكِيْنا وَ اَخْشَرْنِيْ لِيْ زُمْرَةَ الْمَسْكِيْنِ)) .
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی دعا میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے ((یا اللہ ! مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ اور حالت مسکینی میں موت دے اور (قیامت کے دن) مسکینوں کی جماعت میں سے اٹھ)) اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

ممبر شکر اور تواضع کے حصول کی دعا

۲۳۴

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ شُكُوْرًا وَ اجْعَلْنِيْ صُوْرًا وَ اجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا وَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا)) . رَوَاهُ الْبَزَارُ (۲)
حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا مانگی ((یا اللہ ! مجھے شکر کرنے والا اور ممبر کرنے والا بنا اور اپنی نظر میں چھوٹا اور دوسروں کی نظر میں بڑا بنا دے۔)) اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

۱- سلسلة أحاديث الصحيحة، للآلبي، الجزء الاول، رقم الحديث ۳۰۸
۲- الدعوات المألوفات من محمد عاشر، رقم الصفحة ۴۸

الْأَدْعِيَةُ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کی دعائیں

بدبختی اور بری تقدیر سے پناہ مانگنے کی دعا

۳۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ ذَرِكِ الشَّقَاءِ وَ سُوءِ الْقَضَاءِ وَ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ((زبردست مشقت سے، بدبختی سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت دعا کے الفاظ میں ہوں گے اللہم الی اعوذ بک من جہد البلاء و ذرک الشقاء و سوء القضاء و شیماتہ الاعداء اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں زبردست مشقت سے، بدبختی سے، برے فیصلے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

اللہ کے غم سے اور زوال نعمت سے پناہ مانگنے کی دعا

۳۶

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيعِ سَخَطِكَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی ((یا اللہ ! میں تیری نعمت کے زوال، تیری عافیت سے محرومی، تیرے اچانک عذاب اور تیرے ہر طرح کے غم سے پناہ مانگتا ہوں۔)) اس مسلم نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ درج ذیل چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۷

۱- اللؤلؤ والمرجان، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۱۷۳۳

۲- مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث ۱۹۱۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَسْتَعِزُّ وَ مِنْ دَعَاءٍ لَا يَسْمَعُ)) رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (۱) ایسا علم جو نفع نہ دے (یعنی جس کے مطابق عمل نہ ہو) (۲) ایسا دل جو خوف نہ کھائے (۳) ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو (۴) اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔)) اسے ابو داؤد احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حق کی مخالفت نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّقَاكِ وَ النِّفَاقِ وَ سَوْءِ الْاَخْلَاقِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں حق کی مخالفت، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

فکر اور غم، کمزوری اور سستی، بزدلی اور بخیلی، قرض اور لوگوں کے ظلم سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَلْهَمِّ وَ الْحُزَنِ وَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ الْبَخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدِّينِ وَ غَلْبَةِ الرُّجَالِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں فکر اور غم، کمزوری اور سستی، بزدلی اور بخیلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

کسی چیز کے نیچے آنے، جلنے، ڈوبنے اور زیادہ بڑھاپے کی عمر میں

۱- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۳۰۹۴

۲-

۳- صحیح سنن النسائي، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۵۰۳۹

مرنے سے پناہ مانگنے کی دعائیں مرتے وقت شیطان کے حملے سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ أَبِي الْيُسْرِى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْعَرُوْى وَالنَّهْمِ وَالْقَمِّ وَالْعَرِيْى وَالْفَرْقِىْ وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِى الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَنْ اَقْلَلَ لِّى سَبِيْلَكَ مُنْذِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْنًا)) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِي (۱)

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ! میں برہانہ کی عمر، اونچی جگہ سے گرنے سے، کسی چیز کے نیچے آنے سے، غم سے، جلنے سے اور غرق ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز موت کے وقت شیطان کے حملے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جلاو سے بھاگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مجھے موت آئے۔)) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عذاب قبر اور مسیح دجل کے تختے سے پناہ مانگنے کی دعا

وضاحت حدیث سنہ ۳۸۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

شیطان کے وسوسوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا الشَّيْطَانُ أَحَدُكُمْ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا ؟ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبُّكَ ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَسْتَعِذْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ”شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے فلاں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فلاں چیز کس نے پیدا کی ہے؟ حتیٰ کہ یہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جب ایسی سوچ آئے تو ((اعوذ باللہ من الشیطن المرجیم)) (میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) کہے اور (آئندہ ایسی سوچ سے) باز رہے۔“

۱- صحیح سنن النسائي، للألبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۵۱۰۵

-۲

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳ برص، کوڑھ، دیوانگی اور مختلف بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجَذَامِ وَ الْجُنُوْنِ وَ مِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ)) . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحیح)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، کوڑھ، جنون اور بری بیماریوں سے)) اے نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۴ برے ہمسائے اور برے دوست سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَ مِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَ مِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ ذَاْرِ الْمَقَامَةِ)) . رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ (۲) (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے ((یا اللہ ! میں اپنے گھر میں برے شب و روز، بری گھڑی، برے ساتھی اور برے ہمسائے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)) اے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۵ برے اخلاق، اعمال، خواہشات اور بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا۔

عَنْ عَمِّ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاكِمُ (۳) (صحیح)

حضرت زید بن علاقہ رضی اللہ عنہ کے چچا کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((یا اللہ ! میں برے اخلاق، برے اعمال، بری خواہشات اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)) اے ترمذی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶ کان، آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا۔

- ۱- صحیح سنن النسائي، للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث ۵۰۶۸
- ۲- سلسلة أحاديث الصحيحة، للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث ۱۴۴۳
- ۳- صحیح سنن الترمذی، للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۸۴۰

عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمْنِي تَعَوُّذًا
أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ قُلْ ((أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَ شَرِّ بَصَرِي وَ شَرِّ لِسَانِي وَ شَرِّ قَلْبِي وَ
شَرِّ مَنِي)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت شکیل بن حمید اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ”یا رسول
اللہ ! مجھے کوئی ایسا تعویذ سکھائیے جس کے ذریعہ میں پناہ حاصل کر سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
”کو ((اے اللہ ! میں اپنی سماعت، بصارت، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا
ہوں۔))“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

فقیری، قلت اور دنیا و آخرت میں ذلت سے پناہ مانگنے کی دعا۔

۱۷۷

کسی پر ظلم کرنے یا اپنے اوپر ظلم ہونے سے پناہ مانگنے کی دعا۔

۱۷۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالدَّلَّةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ)) . رَوَاهُ
النَّسَائِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے ((اے اللہ ! میں
فقیری سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) کمی سے اور (دنیا و آخرت میں) رسوائی سے تیری پناہ مانگتا
ہوں نیز اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔)) اسے
نسائی نے روایت کیا ہے۔

دنیا کے فتنوں اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی دعا

۱۸۰/۱۷۹

وضاحت حدیث مسند نمبر ۳۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



۱- صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۵۰۳۹
۲- صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۵۰۴۶

الْأَدْعِيَّةُ فِي الْهَمِّ وَالْحُزْنِ رنج اور غم کے وقت کی دعائیں

شدت غم اور رنج میں درج ذیل دعائیں مانگنی چاہئیں۔

۱۸۱

۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شدت غم کے موقع پر یہ کلمات ادا فرمایا کرتے تھے ((عظمیٰ اور حوصلے والے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں عرش عظیم کے مالک اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں زمین و آسمان کے مالک اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ عرش کریم کا بھی مالک ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَاؤَاتِ الْمَكْرُوبِ ((اَللّٰهُمَّ رَحِمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرَفَةَ عَيْنٍ وَاصْلِحْ لِيْ شَانِي كُلَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ)) . رَوَاهُ ابُوْ دَاوُدَ (۲)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پریشان آدمی کی دعا یہ ہے ((اے اللہ ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ میرے تمام حالات درست فرما دے۔)) تمہارے سوا کوئی الہ نہیں۔)) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرِهَهُ أَمْرٌ يَقُولُ ((يَا

۱- اللؤلؤ والموہان . الجزء الثانی . رقم الحدیث ۱۷۴۱

۲- صحیح سنن ابی داؤد . للالبانی . الجزء الثالث . رقم الحدیث ۴۲۴۶

حییٰ یا قیوم بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْحَاكِمُ (۱)
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو فرماتے
 ((اے زندہ اور قہنہ والے (کائنات کے) میں تیری رحمت کے وسیلے سے تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔))
 اسے تفسی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
 أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حُزْنٌ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ
 نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ قَاضِیْ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَائِكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِیْتُ بِهِ
 نَفْسِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اِسْتَأْنَوْتُ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ
 عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِیْعَ قَلْبِیْ وَ نُورَ صَدْرِیْ وَ جَلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذَهَابَ هَمِّیْ وَ
 غَمِّیْ)) اِلَّا ذَهَبَ اَللّٰهُ هَمُّهُ وَ حُزْنُهُ وَ اَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا . قَالَ : فَقَبِلَ یَا رَسُولَ اَللّٰهِ اَلَا
 تَعْلَمُهَا ، فَقَالَ : بَلٰی یَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَهَا اَنْ یَتَعَلَّمَهَا . رَوَاهُ اَحْمَدُ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی شخص کو دکھ اور غم
 پہنچے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھے ((یا اللہ ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور بندگی کا بیٹا“ میری پریشانی
 تیرے ہاتھ میں ہے“ تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی
 ہے میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لیے پسند کیا ہے یا
 اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں
 محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار“ سینے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا
 ذریعہ بنائے۔)) تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عنایت
 کرتے ہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ! ہم یہ دعا
 یاد نہ کر لیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ یہ دعا یاد
 کر لے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے

۵- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ غُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱- صحیح سنن الوملی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۹۶

۲- عدة الحصن والخصین ، رقم الحدیث ۳۲۳

كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ ((اللَّهُ أَ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)
(صحیح)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے شدت غم میں درج ذیل کلمات پڑھنے کے لئے سکھائے ((اللہ بس اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا)) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۶- عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَمَكِّنْ لِي مِنْ صَلَاتِي ؟ فَقَالَ : مَا شِئْتَ . قُلْتُ : الرَّبْع ؟ قَالَ : مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ : النِّصْف ؟ قَالَ : مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ : الثَّلَاثِينَ ؟ قَالَ : مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ . قُلْتُ : أَجْعَلْ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا . قَالَ : إِذَا تَكْفَى هَمُّكَ وَيُكْفِرُ لَكَ ذَنْبُكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)
(حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں، اپنی دعا میں کتنا وقت درود کے لئے وقف کروں؟“ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”بھنا تو چاہے۔“ میں نے عرض کیا ”ایک چوتھائی صبح ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”بھنا تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے۔“ میں نے عرض کیا ”نصف وقت مقرر کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”بھنا تو چاہے، لیکن اگر اس زیادہ کرے تو تیرے لئے اچھا ہے۔“ میں نے عرض کیا ”دو تہائی مقرر کروں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بھنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے ہی لئے اچھا ہے۔“ میں نے عرض کیا ”میں اپنی ساری دعا کا وقت درود شریف کے لئے وقف کرتا ہوں۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لئے کافی رہے گا تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

دشمن سے خوف اور پریشانی کے وقت درج ذیل دعائیں مانگنی چاہئیں۔

۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْنَا يَوْمَ الْخُنْدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ فَقَدْ بَلَغَتْ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ ، قَالَ : نَعَمْ ! ((اَللّٰهُمَّ اسْتَرْعُوْرَاتَنَا وَ آمِنْ رَوْعَاتِنَا)) قَالَ فَضْرَبَ اللَّهُ وَجُوْهَ أَغْدَائِهِ بِالرَّيْحِ وَ هَزَمَ اللَّهُ بِالرَّيْحِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

(صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خندق کے دن ہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی چیز ایسی ہے جسے ہم (ان حالات میں) پڑھیں کیونکہ (خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے لوگوں کے) کلیجے حلق کو آگے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں (کو) ((یا اللہ ! ہمارے عیوب و ذنپ لے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے۔)) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے (تیرے) ہوا کے ذریعہ دشمنوں کے منہ پھیر دیے اور اسی ہوا کے ذریعے اللہ نے انہیں شکست دے دی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی قوم سے اندیشہ محسوس کرتے تو فرماتے ((یا اللہ ! ہم کفار کے مقابلے میں تجھے آگے کرتے ہیں اور ان کے شرے تیری پناہ مانگتے ہیں۔)) اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غَضَبِيْ وَ اَنْتَ نَصِيْرِيْ وَ بِكَ اَقَاتِلُ)) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب جنگ کرتے تو یہ دعا مانگتے ((یا اللہ ! تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے تیرے ہی سارے میں جنگ کرتا ہوں۔)) اسے احمد نے روایت کیا ہے

۱- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۴۵۵

۲- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۴۴۱

۳- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۲۹۱

۴- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَنْفِ يَنْ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانصُرْهُمْ عَلَى عُلُوكَ وَاعْلُوْهُمْ اَللّٰهُمَّ الْغَنِّ كَفْسَةً أَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِينَ يُصَدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ وَيَقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزَلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَاسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَلَا نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ لَكَ نَسْتَعِيْ وَ نَخْشَى عَذَابَكَ الْجَدِّ وَ نَرْجُو رَحْمَتَكَ اِنْ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحَقٌ)) . رواه التَّيْمِيُّ (۱)

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد یہ دعا مانگی ((الٰہی ! ہماری اور تمام مومن مردوں اور عورتوں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی بخشش فرما ان کے دلوں میں الفت ڈال دے ان کے درمیان اصلاح فرما اپنے اور ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی مدد فرما اے اللہ ! ان اللہ کتاب کافروں پر لعنت کر جو (لوگوں کو) تیری راہ پر چلنے سے روکتے ہیں تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں یا اللہ ! ان کے درمیان اختلاف ڈال دے ان کے قدم ڈگر گھوڑے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم لوگوں سے پھیرتا نہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم اے اللہ ! ہم تجھ سے مدد اور بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں صرف تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں تیری راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں تیرے بڑے عذاب سے ڈرتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں بیشک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔)) اسے تابعی نے روایت کیا ہے۔



الْأَذْعِيَةُ فِي الْمَرَضِ وَالْمَوْتِ

مرض اور موت سے متعلق دعائیں

مریض کی عیادت کے وقت یہ دعائیں پڑھنی مسنون ہیں۔

۱۸۳

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عَنْدَهُ سَبْعَ مَرَاتٍ ((أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ)) إِلَّا عَالَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے لئے سات مرتبہ یہ دعا مانگے ((عرش عظیم کے مالک عظمت والے اللہ سے میں سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا اور عافیت عطا فرمائے)) تو اللہ اس مریض کو شفا دے گا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۸۴

جسم میں درد، بخار یا کسی بھی دوسری بیماری کے مریض کو دم کرنے کی دعائیں۔

۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَكَأَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أُسْلِمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ضَعِ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ ((أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے جسم میں درد تھا میں نے رسول اللہ ﷺ

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للابانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۶۶۳

۲- مختصر صحیح مسلم ، للابانی ، رقم الحدیث ۱۴۴۷

کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار ((بسم اللہ)) کو اور سات مرتبہ یہ دعا مانگو ((میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور قدرت کے ذریعے اس بیماری سے پہا مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِشْتَكَيْتَ فَقَالَ : نَعَمْ ! قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ يَا سَمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا کیا آپ بیمار ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس طرح دم کیا ((اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں ہر تکلیف وہ چیز سے ہر نفس کے شر سے اور حامد کی نظر سے اللہ تجھے شفا عطا کرے اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا إِشْتَكَى مِنْهُ إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبِ النَّاسُ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم میں سے جب کوئی آدمی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا فرماتے ((اے لوگوں کے رب اس بیماری کو دور فرما تو ہی شفا دینے والا ہے لہذا شفا عطا فرما شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

نظر بد کے مریض کو دم کرنے کی دعایہ ہے۔

۱۸۵

۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ((أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ

۱- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث ۱۴۴۴

۲- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث ۱۴۶۰

هَامَةً وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَأَمَّةٌ)) وَ يَقُولُ إِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ . رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ (۱)
(صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لئے
یوں دعا فرماتے ((میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان تکلیف دہ جانور اور نظر بد سے محفوظ رہنے کے
لئے اللہ تعالیٰ کے کمال اور پراثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔)) اور فرماتے ”بیشک تمہارے باپ
(ابراہیم علیہ السلام) اسلیم علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام کے لئے انہی کلمات کے ساتھ پناہ مانگتے تھے۔“ اسے بخاری
ترمذی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ایک آدمی کے لئے دعا مانگتے وقت اس کی بجائے اس کی بیوی کے لئے دعا مانگنی چاہئے۔
مریض کو دیکھ کر اپنے لئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۱۸۶

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى مُبْتَلى فَقَالَ
((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَ فَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلاً))
لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)
(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مصیبت زدہ
(یا بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا ((اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچلایا ہے جس میں تجھے
جلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔)) وہ
محض (کنے والا) کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۷

سانپ، بچھو اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے محفوظ رہنے کی
دعا۔

وضاحت مسئلہ ۱۵۳ کے تحت حدیث نمبر ۱۶ ملاحظہ فرمائیں۔

برے امراض (برص، کوڑھ اور دیوانگی وغیرہ) سے پناہ مانگنے کی دعا۔

۱۸۸

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۷۳ ملاحظہ فرمائیں

۱- صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۳۹۶۲

۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۲۹

جسم میں درد یا کسی تکلیف کو دور کرنے کی دعا۔

۱۸۹

وضاحت حدیث مسند نمبر ۱۸۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مریض کو زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعا مانگنی چاہیے۔

۱۹۰

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسْتَنِدٌّ إِلَى يَقُولُ

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّيْقِ الْاَعْلٰى)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (بوقت وفات) رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ الفاظ ادا فرماتے ہوئے سنا ((یا اللہ ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ (یعنی اپنے ساتھ ملا دے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۱

کسی مصیبت یا غم (مثلاً موت وغیرہ) کی خبر سننے پر درج ذیل کلمات کہنے مستنون ہیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ

مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ ((إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اجْزِنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَ

اخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا)) إِلَّا اخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے ((ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے، یا اللہ ! مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدل عطا فرما۔)) تو اللہ اس کو پہلے سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۲

میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کی مستنون دعایہ ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ وَ قَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قَبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَحَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَّابْنِ سَلَمَةَ وَاَرْفَعْ دَرَجَتَهُ فِی الْمَهْدِیْنَ وَاخْلُقْهُ فِی عَقِبِهِ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَاَفْسَحْ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ وَ نُوْرْ لَهٗ فِیْهِ)) . رواه مسلم (۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے۔ اس وقت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں پتھر جی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا ”جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔“ گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں نے مرنے والوں کے حق میں بجلی بات کو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دعا فرمائی ((یا اللہ ! ابو سلمہ کو بخش دے، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی نسل سے اس کا جانشین پیدا فرما، یا رب العالمین ! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما، میت کی قبر کشوہ کر دے اور اسے نور سے بھر دے۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

میت قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) . رواه أحمد وابن ماجه (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھتے ((اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (ہم اسے قبر میں اتارتے ہیں۔))) اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

زیارت قبور کی مسنون دعا درج ذیل ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ ((أَسْلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِلْآحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ الْعَافِيَةَ)) . رواه أحمد و مسلم (۳)

حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ قبرستان جانے کے لئے نکلتے تو رسول اللہ ﷺ انہیں

۱- کتاب الجنائز ، باب فی اغماض المیت والدعاء له إذا حضر
۲- کتاب الجنائز ، باب ما جاء ما يقول إذا دخل المیت القبر ، ج ۱
۳- کتاب الجنائز ، باب ما يقال عند دخول القبور

زیارت قبور کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے ((اس علاقہ کے مسلمان اور مومن بایسید ! اسلام علیکم
ہم ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے خیر و
عافیت طلب کرتا ہوں۔)) اسے احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



التَّوْبَةُ وَالْإِسْتِغْفَارُ

توبہ اور استغفار

بندہ اعتراف گناہ کے ساتھ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی جاتی

۱۹۳

—

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ الْعَبْدُ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بندہ جب اعتراف گناہ کے ساتھ توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
موت سے پہلے پہلے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔

۱۹۵

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يَغْوِرْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک انسان پر نزع طاری نہیں ہوتی۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
توبہ کرنے والے گنہگار بہترین انسان ہیں۔

۱۹۶

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَايَيْنِ التَّوَّابُونَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سارے انسان خطاکار ہیں اور بہترین

۱- مشکوٰۃ المصابیح، للالہانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۴۴۰

۲- صحیح سنن الترمذی، للالہانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۲۸۰۲

۳- صحیح سنن الدارمی، للالہانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۲۰۲۹

خطاکار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔“ اسے ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

توبہ نہ کرنے سے انسان کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

۱۹۷

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَتْ فَذَلِكَ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ كَلَامًا بَلَّ زَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اگر توبہ واستغفار کرے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر مزید گناہ کرتا چلا جائے تو سیاہ نکتہ بڑھتا رہتا ہے اور یہی ہے وہ رنگ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ذکر کیا ہے ((ہرگز نہیں بلکہ ان کے اعمال کے باعث اللہ نے ان کے دلوں پر رنگ چڑھا دیا ہے۔))“ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم ﷺ ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

۱۹۸

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ كُنَّا لَنَعْدُو لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی توبہ واستغفار گنتے تھے ایک مجلس میں آپ ﷺ سو مرتبہ ((اے میرے رب ! مجھے بخش دے میری توبہ قبول فرما تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔)) کہتے تھے۔ اسے احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مشرک کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ شرک

۱۹۹

نہ چھوڑے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ

۱- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۴۴۲۲

۲- صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث ۳۰۷۵

لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقْعِ الْحِجَابُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا الْحِجَابُ ؟ قَالَ : أَنْ تَمُوتَ
النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ بندے کو بخشا رہتا ہے جب
تک (اللہ اور بندے کے درمیان) پردہ حائل نہ ہو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول
اللہ ! پردہ (کا مطلب) کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آدی اس حال میں مرتے کہ شرک
کرنے والا ہو۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

کثرت سے استغفار کرنے والوں کو رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری
دی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَوْتُي لِمَنْ وَجَدَ
فِي صَحِيفَتِهِ : اِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مبارک ہو اس شخص کو جو اپنے
نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
فوت شدہ والدین کے لئے اولاد کا استغفار کرنا نفع بخش ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ
لِيَرْفَعَ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ ((يَا رَبُّ اآتِنِي لِي هَذِهِ فَيَقُولُ :
بِاسْتِغْفَارٍ وَلَبَّكَ لَكَ)) . رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نیک بندے کا جنت میں درجہ
باند فرماتا ہے تو وہ پوچھتا ہے ”اے میرے رب ! یہ درجہ مجھے کیسے ملا ہے؟“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
”تیرے لئے تیرے بیٹے کے استغفار کرنے پر۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔
صبح وشام سید الاستغفار پڑھنے والا جنتی ہے۔

وضاحت حدیث نمبر ۱۵۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

- ۱- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۳۶۱
- ۲- صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۷۸
- ۳- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۳۵۴

گناہ سے توبہ کرنے کی دعا یہ ہے۔

۲۰۳

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ وَادُّنُوبَاهُ فَقَالَ : قُلْ ((اَللّٰهُمَّ مَغْفِرْتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ)) فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ : عُذُّ ، فَعَادُ ، ثُمَّ قَالَ : عُذُّ ، فَعَادُ ، فَقَالَ : قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ . رَوَاهُ الْحَاكِمُ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوا اور کہنے لگا ”ہائے میرے گناہ ! ہائے میرے گناہ !“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کو ((یا اللہ ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔))“ اس نے یہ دعا کی آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کو دہرا۔“ اس نے دہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر دہرا۔“ اس نے دہرایا ”پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”کھڑا ہو جا“ اللہ نے تجھے بخش دیا۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔



ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اللَّهُ تَعَالَى كَاذِبٌ

اللَّهُ تَعَالَى كَوَيَاذِكُنِ كِي فَضِيلَتِ

۳۰۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى :
أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي
وَأَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میں بندے کے
گمان کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔
پس اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ جماعت میں
میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا جماعت میں ذکر کرتا ہوں جو ان (یعنی بندوں) کی جماعت سے بہتر
ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ
وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کچھ لوگ
اللہ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں (اللہ کی) رحمت
انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فرشتوں میں کرتے ہیں۔“
اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۱۷۲۹
۲- کتاب الذکر والدعاء والتوبة ، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذکر

۲۰۵ اللہ کو یاد کرنے والا زندہ اور اللہ کی یاد سے غافل انسان، مردہ ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کو یاد کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۰۶ جس مجلس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے وہ مجلس قیامت کے دن باعث حسرت ہوگی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلَسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَوْبَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جس میں نہ اللہ کو یاد کریں نہ اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس (قیامت کے دن) ان کے لئے باعث حسرت ہوگی۔ اگر اللہ چاہے گا تو انہیں سزا دے گا اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۰۷ اللہ کے ننانوے نام یاد کرنے والا جنتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بِسَعَةِ وَتَسْفِينِ اسْمَاءِ مَائَةِ إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے یاد کئے وہ جنت میں داخل ہوا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۲۰۸ درج ذیل کلمات رسول اللہ ﷺ کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب

تھے۔

۱- مختصر صحیح بخاری، للزیلعی، رقم الحديث ۲۰۸۹

۲- صحیح سنن الترمذی، للابانی، الجزء الثالث، رقم الحديث ۲۶۹۱

۳- التلویق والمرجان، الجزء الثاني، رقم الحديث ۱۷۱۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ أَقُولَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) .
رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((اللہ پاک ہے، حمد اللہ کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔)) کتنا مجھے ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

درج ذیل تسبیح پڑھنے والے کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ)) غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((جس نے)) عظمیٰ والا اللہ اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔)) کہا اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

درج ذیل دو کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو کلمے ایسے ہیں۔ جو زبان سے ادا کرنے میں بڑے آسان ہیں لیکن میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے (وہ یہ ہیں) ((اللہ اپنی حمد کے ساتھ (ہر خطا سے) پاک ہے، عظمیٰ والا اللہ پاک ہے۔)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الذکر والدعا والعبادة ، باب فضل التهليل والتسبيح
۲- صحيح سنن الوهمي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث ۲۷۵۷
۳- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني رقم الحديث ۱۷۲۷

گناہ مٹانے والے کلمات یہ ہیں۔

۲۱

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاسَرَتِ الْوَرَقُ ، فَقَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) تَسَاقُطُ ذُنُوبُ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقُطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک خشک چوں والے درخت کے پاس سے گزرے تو اسے اپنی لاشی سے مارا تو اس سے پتے (ٹوٹ کر) بکھر گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((حمد اللہ کے لئے ہے، اللہ پاک ہے، اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔)) کہنا اسی طرح گناہوں کو مٹا دیتا ہے جس طرح (لاشی مارنے سے) اس درخت کے (خشک) پتے جھڑتے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۲

”لا الہ الا اللہ“ ساتوں زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام چیزوں سے بھاری ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الذِّكْرِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ((بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین پکار الحمد للہ ہے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۲۳

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَثْرٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں آگاہ نہ کروں؟“ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ! ضرور آگاہ

۱- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۳۱۸

۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۶۹۴

۳- صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۳۰۸۳

فرمائیے۔ ”آپ ﷺ نے فرمایا « لا حول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ - نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں۔ » اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
مسند ۲۳۳ انگلیوں پر تسبیحات گنا مسنون ہے۔

عَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَمَلِ لِهِنَّ مَسْئَلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَسْبِيْنِ الرَّحْمَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرہ خاتون ہیں کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ((سبحان اللہ ، لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس)) کہنا اپنے اوپر لازم کر لو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن) وہ سوال کی جائیں اور بلوائی جائیں گی۔ یہ تسبیحات پڑھنے سے غافل نہ ہونا ورنہ رحمت سے محروم رہ جاؤ گی۔ ”اسے ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

ایک مرتبہ ”الحمد للہ“ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

ایک مرتبہ ”سبحان اللہ“ و الحمد للہ“ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْفُلُوا فَبَاعِ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”طہارت آدھا ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) ((الحمد للہ)) کہنا ترازو کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے اور (ایک مرتبہ) ((سبحان اللہ و الحمد للہ)) کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو (نیکیوں سے) بھر دیتا ہے۔ نماز (دنیا و آخرت میں) چرے کا نور ہے۔ صدقہ روز قیامت (نجات کا) ذریعہ ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن مجید (روز قیامت) تیرے حق

۱- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث . رقم الحديث ۲۸۳۵

۲- مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث ۱۲۰

میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔ ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے یا تو (نیکی کر کے) آزاد کرالیتا ہے یا (گناہ کر کے) ہلاک کرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



الْأَذْعِيَةُ الْمُتَفَرِّقَةُ

متفرق دعائیں

دعا استخارہ (دو یا دو سے زیادہ جائز کاموں میں سے ایک کا انتخاب کرنے کے لئے یکسوئی اور اطمینان حاصل کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا) یہ ہے۔

۲۱۷

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ : إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَقْدِرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِينِي)) وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اسی طرح دعائے استخارہ سکھاتے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ”جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے ((یا اللہ ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں تجھ سے تیرے

۱- مختصر صحیح بخاری ، للزیلعی ، رقم الحديث ۶۱۴

فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ یقیناً تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔ یا اللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میرے حق میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اس کا حصول میرے لئے آسان فرما دے اور اسے میرے لئے بابرکت بنا دے اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے دور کر دے اور میری سوچ اس طرف سے پھیر دے اور جملہ کمیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنا دے اور مجھے اس پر مطمئن کر دے۔)) آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دعا مانگنے والا ہذا الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

ادائیگی قرض کے لئے درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

۲۱۸

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَهُ مَكَاتِبُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعْنِي قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ حَبْلِ بُيُوتِ دِيْنَا آدَاهُ اللَّهُ عَنْكَ، قَالَ : قُلْ : ((اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکتب (وہ غلام جس نے آزادی حاصل کرنے کے لئے مالک سے معاہدہ کر رکھا ہو) حاضر ہوا اور عرض کیا (معاہدہ کے مطابق میں اپنی آزادی کے لئے رقم ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ میری مدد فرمائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی۔ اگر پھاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اتار دے گا، کو ((یا اللہ ! رزق حلال سے میری ساری ضرورتیں پوری فرما اور حرام سے بچانیز اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔)) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری دعا نمبر ۲۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا۔

۲۱۹

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا صَفَقَةً خَاسِرَةً)) . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بازار میں داخل ہوتے تو فرماتے ((اللہ کے
نام سے (میں بازار میں داخل ہوتا ہوں) یا اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے
اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ بازار میں ہے اس کے شر سے تیری
پناہ مانگتا ہوں - یا اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ اس بازار میں کوئی گھانے کا سودا
پاؤں)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مرغ کی آواز سن کر اللہ کا فضل اور گدھے کی آواز سن کر اللہ کی
پناہ مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَنُلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ
فَإِنَّا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهيقَ الحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى
شَيْطَانًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ کا فضل
مانگو۔ کیونکہ وہ (اس وقت) فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان مروود سے اللہ
کی پناہ مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) شیطان کو دیکھتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
کتے کے بھونکنے پر بھی اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ
وَنَهيقَ الخُمْرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَالًا تَرَوْنَ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳) (صحيح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم رات کے وقت کتے کو
بھونکنے اور گدھے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ (رات کے وقت کتے اور گدھے) وہ چیزیں دیکھتے

۱- مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۲۴۵۶

۲- اللؤلؤ والمرجان ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۷۴۰

۳- صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۴۲۵۶

ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

بارش طلب کرنے کی دعا درج ذیل ہے۔

۲۲۲

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَخِي بِلَدِكَ الْمَيْتَ)) .
رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ (۱)

(حسن)

حضرت عمرو اپنے باپ شعیب سے، شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عامر) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بارش کے لئے یہ دعا فرماتے تھے ((الہی ! اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام فرما دے اور مردہ زمین کو ہرا بھرا کر دے)) اسے مالک اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

بارش ہوتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہئے۔

۲۲۳

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بارش ہوتی دیکھتے تو فرماتے ((یا اللہ ! فائدہ پہنچانے والی بارش برسا)) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

کثرت باران کے نقصان سے محفوظ رہنے کی دعا۔

۲۲۴

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالطَّرَابِ وَتَطُونِ الْأَوْدِيَةَ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) .
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کثرت باران کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے) ہاتھ اٹھاتے پھر دعا فرماتے ((یا اللہ ! ہم پر نہیں بلکہ ہمارے ارد گرد علاقوں پر برسا میرے اللہ ! بیوں، ٹیلوں، ندی نالوں اور درخت اگنے کی جگہوں پر بارش برسا)) اسے بخاری

۱- صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث ۱۰۴۳

۲- مختصر صحیح بخاری، للزیلعی، رقم الحدیث ۵۵۶ ۳- مختصر صحیح بخاری، للزیلعی، رقم الحدیث ۵۵۲

اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

تیز آندھی اور طوفان وغیرہ کو دیکھ کر یہ دعا مانگنی چاہئے۔ **۲۲۵**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ تیز آندھی چلنے پر نبی اکرم ﷺ یہ دعا فرماتے ((یا اللہ ! میں تجھ سے اس آندھی کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی اور جس (جس) حکم کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس آندھی کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس (حکم) کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نو مسلم کو اسلام قبول کرنے کے بعد یہ دعا مانگنی چاہئے۔ **۲۲۶**

عَنْ أَبِي مَالِكٍ بْنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو نبی ﷺ (پہلے) اسے نماز سکھاتے پھر اسے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرماتے ((یا اللہ ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے عافیت عطا فرما اور رزق سے نواز۔)) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

نیا کپڑا پہننے کی دعا یہ ہے۔ **۲۲۷**

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَحْدَّ ثَوْبًا سَمَاهُ بِاسْمِهِ أَوْ قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً أَوْ رَدَاءً ثُمَّ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِي خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ)) .

۱- مختصر صحیح مسلم ، للابانی ، رقم الحديث ۴۴۹

۲- کتاب الذکر و الدعاء والتوبة والاعتذار ، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء

رواہ ابو داؤد و الترمذی (۱)

(صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے خواہ کرتا، کپڑی یا چادر اس کا نام لے کر یہ دعا فرماتے ((یا اللہ ! ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لئے ہے کہ تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے میں تجھ سے اس کپڑے کی اور جس شخص کے لئے بنایا گیا ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کپڑے کے شر اور جس (شخص) کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)) اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

نیا پھل دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ ۲۳۸

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِي بَاوِلَ الثَّمَرِ فَيَقُولُ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدَنَانَا فِي صَاعِهَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ)) ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوَالِدَانِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نیا پھل لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے ((یا اللہ ! ہمارے شہر، ہمارے پھل، ہمارے در اور صاع (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما برکت پر برکت۔)) پھر آپ ﷺ وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

غصہ دور کرنے کے لئے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۲۳۹

پڑھنا چاہئے۔

عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَحَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ فَاَنْطَلِقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَاخْبِرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ وَقَالَ : تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ اَتَرَى بِي بَاسٌ أَمْ جُنُونٌ أَنَا أَذْهَبَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

صحابی رسول حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمی کالم گلوچ

۱- صحیح سنن الزمذلی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث ۱۴۴۶

۲- کتاب الطحج ، باب فضل المدينة و دعا النبی فیها بالبرکة

۳- کتاب الادب ، باب ما ینھی من السباب واللعن ، رقم الحدیث ۴۴

کرنے لگے۔ ان میں سے ایک اس قدر غصے میں تھے کہ اس کا منہ پھول گیا اور چرے کا رنگ بدل گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو اس کا سارا غصہ چلا جائے۔“ ایک شخص یہ سن کر اس کے پاس گیا اور اسے نبی ﷺ کے ارشاد سے آگاہ کر کے کہا ((شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو۔)) اس (جھگڑالو آدمی) نے جواب دیا ”کیا تم میرے اندر کوئی خرابی محسوس کرتے ہو یا میں دیوانہ ہوں (میل سے) چلے جاؤ۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

چھینک لینے والے کو ”الحمد لله“ اور سننے والے کو
مسئلہ ۲۳۰ ”یرحمکم اللہ“ کہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) وَلْيَقُلْ لَهُ اَخُوهُ اَوْ صَاحِبُهُ ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) فَاِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ ((يَهْدِيْكُمْ اللّٰهُ وَيُصْلِحْ بِاَلْكُمْ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اسے ((حمد، اللہ ہی کے لئے ہے۔)) کہنا چاہئے اور اس کے (سننے والے) بھائی یا ساتھی کو ((اللہ تم پر رحم فرمائے)) کہنا چاہئے اور جب وہ (سننے والا) یرحمک اللہ کہے تو چھینک لینے والے کو ((اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)) کہنا چاہئے۔“ اس بخاری نے روایت کیا ہے۔

غیر مسلم کی چھینک پر صرف یرحمکم اللہ و یصلح
مسئلہ ۲۳۱ بالکم کہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحْ بِاَلْكُمْ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)

حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس چھینک لیتے اور امید کرتے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے لئے ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ کہیں، لیکن آپ ﷺ ان کے لئے ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے۔“ کہتے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الادب، باب إذا عطس كيف شمت، رقم الحديث ۱۲۶
 ۲- صحيح سنن الومذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحديث ۲۲۰۱

مسئلہ ۲۳۲ غیر مسلم کے سلام کے جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہنا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْكِتَابِ فَقُولُوا ((وَعَلَيْكُمْ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اہل کتاب تم کو سلام کیں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہا کرو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۳ غیر مسلم اور مسلم افراد پر مشتمل مجلس میں موجود مسلمانوں کو اجتماعی سلام کہنا جائز ہے۔

عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اخِلَاطٌ مِنْ مُسْلِمِينَ وَالْمَشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوَثَانِ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، مشرک، بت پرست اور یہودی سب شامل تھے۔ آپ ﷺ نے ان (مسلمانوں) کو سلام کیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۴ افضل سلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ کہنا ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَشْرُو ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : عَشْرُونَ ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ : ثَلَاثُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ (۳) (صحيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ”السلام علیکم“ آپ ﷺ نے اسے جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دن نیکیاں۔“ پھر دوسرا آدمی آیا تو اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ آپ ﷺ نے

۱- اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۱۳۹۸

۲- صحيح بخاری ، كتاب الاسعذان ، باب الصلیم فی مجلس فی اخلاط من المسلمین والمشرکین . رقم الحديث ۱۴۸

۳- صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث ۲۱۶۳

اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں نیکیاں۔“ پھر تیسرا آدمی آیا تو اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“ آپ نے اسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”تمیں نیکیاں۔“ اسے ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

شیشہ دیکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ **۲۳۵**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَظَرَ فِي الْمَرْأَةِ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلَّهِ اَللَّهُمَّ كَمَا حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خَلْقِي)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب شیشہ دیکھتے تو فرماتے ((تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یا اللہ ! جس طرح تو نے میری اچھی صورت بنائی ہے، اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا کرو۔)) اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

سجدہ تلاوت کی دعا یہ ہے۔ **۲۳۶**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ ((سَجِدْ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ((میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا۔ اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔)) اسے ابو داؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔



۱- ارو اللیل ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث ۷۴
۲- صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث ۲۷۲۳

الدَّاعِيَةُ وَالْأَوْرَادُ غَيْرُ الْمَأْثُورَةِ غَيْرُ مَسْنُونٍ دَعَائِينَ أَوْ رُوَظِيَةِ

درج ذیل اوراد و وظائف اور ادعیہ و اذکار سنت رسولؐ یا آثار صحابہؓ سے ثابت نہیں۔

- ۱ ناپاک جسم، کپڑے یا برتن کو پاک کرنے کے لئے دھونے کے دوران یا بعد میں کلمہ شہادت پڑھنا۔
- ۲ غسل جنابت یا غسل حیض کے دوران (یا بعد) میں کلمہ شہادت یا ایمان کی صفت وغیرہ پڑھنا۔
- ۳ وضو کرتے وقت ہر عضو کی الگ الگ دعا مانگنا۔
- ۴ اذان سے قبل درود شریف پڑھنا ۵ نماز کی نیت کے الفاظ ادا کرنا
- ۶ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ہمیشہ اہتمام کرنا
- ۷ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا
- ۸ نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللَّهُ" کا اہتمام کرنا
- ۹ نماز جمعہ کے بعد ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ" کہنا۔
- ۱۰ نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر بلند آواز سے اجتماعی درود شریف پڑھنا۔
- ۱۱ جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان ۳ مرتبہ بلند آواز سے اجتماعی درود شریف پڑھنا۔
- ۱۲ عید کے دونوں خطبے تکبیر سے شروع کرنا۔ ۱۳ نماز جنازہ سے قبل اذان دینا۔
- ۱۴ نماز جنازہ کے بعد صف میں بیٹھ کر دعا کرنا۔
- ۱۵ روزہ رکھنے کی نیت کے الفاظ ادا کرنا۔
- ۱۶ شہر میں داخل ہونے کی مسنون دعا کے علاوہ مکہ یا مدینہ میں داخل ہوتے وقت دوسری دعائیں مانگنا۔
- ۱۷ طواف کرنے کی نیت کے الفاظ ادا کرنا۔
- ۱۸ طواف کے ہر چکر میں الگ الگ مروجہ دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

- ۱۹ سحی کی نیت کے الفاظ ادا کرنا۔
- ۲۰ سحی کے ہر چکر میں الگ الگ مروجہ دعاؤں کا اہتمام کرنا۔
- ۲۱ مقام ابراہیم اور مقام ملتزم پر مخصوص مروجہ دعاؤں کا اہتمام کرنا۔
- ۲۲ مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے وداعی دعا مانگنا۔
- ۲۳ مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا کے علاوہ مسجد الحرام یا مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دوسری دعائیں مانگنا۔
- ۲۴ روضہ رسول پر مسنون درود و سلام کے علاوہ دوسرے طویل و عریض مروجہ درود و سلام پڑھنا۔
- ۲۵ روضہ رسول پر درود و سلام کے بعد اشفعنی باللہ، الامان یا رسول اللہ الشفاعة یا رسول اللہ جیسے الفاظ کہنا۔
- ۲۶ درود و سلام کے بعد ولو انہم اذ ظلموا انفسہم تلاوت کر کے بخشش کی درخواست کرنا۔
- ۲۷ نزول وحی کی جگہ کھڑے ہو کر ملائکہ پر سلام بھیجنا۔
- ۲۸ ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، رسم قل، دسواں، چالیسواں کا اہتمام کرنا۔
- ۲۹ میت دفن کرنے کے بعد سر کی طرف کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں تلاوت کرنا۔
- ۳۰ میت کو غسل دیتے وقت قرآن پاک کی تلاوت یا ذکر کرنا۔
- ۳۱ جنازہ لے جاتے ہوئے پاواں بلند ذکر کرنا۔
- ۳۲ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا۔
- ۳۳ چنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔
- ۳۴ ڈیڑھ لاکھ بار آیت کریمہ ختم کرنا۔
- ۳۵ ۲۷ رجب کو محفل ذکر منعقد کرنا۔
- ۳۶ ۲۷ رمضان المبارک کی رات (شب قدر) ۷ مرتبہ سورہ ملک پڑھنا۔
- ۳۷ ۱۵ شعبان کی رات (شب برات) ۳ دفعہ سورہ یاسین اور ۲۱ مرتبہ سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنا۔
- ۳۸ اجتماعی دعا مانگنے سے قبل پاواں بلند اجتماعی درود و شریف پڑھنا۔
- ۳۹ یکم ربیع الاول سے ۱۲ ربیع الاول تک روزانہ بعد نماز عشاء ہزار بار درود شریف پڑھنا۔
- ۴۰ ۱۲-۱۳-۱۴ ربیع الاول کو بعد نماز عشاء ۴۱ مرتبہ یا بدیع العجائب کا وظیفہ کرنا۔
- ۴۱ ماہ صفر کو منہوس سمجھ کر پہلے بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان محفل ذکر منعقد کرنا۔
- ۴۲ یکم محرم سے ۱۰ محرم تک روزانہ بعد نماز عشاء سو مرتبہ کلمہ طیبہ کا وظیفہ کرنا۔
- ۴۳ اوراد عبد القادر جیلانی کا وظیفہ کرنا۔

- ۴۴ اسائے گزائی شیخ عبدالقادر جیلانی (غوث الاعظم) کا وظیفہ کرتا۔
- ۴۵ قصیدہ غوثیہ ۴۶ ختم شریف کبیر غوثیہ
- ۴۷ حمد نامہ ۴۸ اوراد الاسیوع
- ۴۹ چل کاف ۵۰ مسبحات عشر
- ۵۱ شش قفل ۵۲ ہفت پیکل
- ۵۳ درود تاج ۵۴ درود تنجینا
- ۵۵ درود مہاشی ۵۶ درود مقدس
- ۵۷ درود لکھی ۵۸ درود اکبر
- ۵۹ دعا امن ۶۰ دعا منزل (قرآن مجید کی ہر منزل ختم کرنے کی دعا)
- ۶۱ دعا ایام بیض کرم ۶۲ دعا سربانی
- ۶۳ دعا جیلہ ۶۴ قدح معظم و مکرم
- ۶۵ دعا حبیب ۶۶ دعا مستجاب
- ۶۷ دعا نصف شعبان المعظم ۶۸ دعا حزب البحر
- ۶۹ دعا عکاشہ ۷۰ دعا سنج العرش

صرف اللہ اللہ یا اللہ ہو کا ذکر کرنا یا ضربیں لگانا سنت رسول اور آثار

صحابہ سے ثابت نہیں۔

ذکر قلبی کو نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور تلاوت قرآن سے افضل سمجھنا

سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

اللہ ہو اللہ ہو کی ضربوں بے قلب جاری کرنے کا عمل سنت رسول یا

آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

اللہ اللہ کے ذکر کی ضربوں سے اللہ کا جسم کے اندر سرایت کرنے

کا عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۲ اللہ کا ذکر کرنے کے لئے کسی کامل ولی، بزرگ، غوث یا قطب سے اجازت حاصل کرنا سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۳ ذکر کی درج ذیل قسمیں سنت رسول یا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

○ ذکر ○ ذکر بحر ○ ذکر خفی ○ ذکر جس دم ○ ذکر تسبیح ○ ذکر روجی ○ ذکر قلبی
مسئلہ ۲۳۴ اللہ اللہ کے ذکر کی درج ذیل زکاۃ مقرر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

☆ عام مسلمانوں کے لئے روزانہ ۵۰۰۰ ضربیں رکعت لا ائیر یحییٰ
☆ امام مسجد کے لئے روزانہ ۲۵۰۰۰ ضربیں رکعت لا ائیر یحییٰ
☆ غوث یا قطب کے لئے روزانہ ۲۰۰۰۰ ضربیں رکعت لا ائیر یحییٰ
☆ فقیہ کے لئے روزانہ سوا لاکھ ضربیں رکعت لا ائیر یحییٰ

مسئلہ ۲۳۵ ذاکر قلبی کی روح کا رسول اکرم ﷺ کی محفل^(۱) میں پہنچنے یا بیت المعمور تک پہنچنے کا عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۲۳۶ ذاکر قلبی کرنے والوں کو رسول اکرم ﷺ کی زیارت کرانے کا دعویٰ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۲۳۷ ذاکر قلبی سے قبر میں منکر نکیر کے سوال نہ کرنے کا عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۲۳۸ ذاکر قلبی کا مرنے کے بعد قبر میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا اور لوگوں کو فیض پہنچانے کا عقیدہ سنت سے ثابت نہیں

مسئلہ ۲۳۹ ساٹھ سال تک ذاکر قلبی نہ بننے والے کو رسول اکرم ﷺ اپنی امت سے خارج کر دیتے ہیں، یہ عقیدہ کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔

۱۔ روزانہ مسجد نبوی میں رسول اکرم ﷺ کا تمام زندہ یا مردہ غوث، قطب، ابدال اور دیگر اولیائے کرام کے ساتھ مجلس قائم کرنا صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین میں سے کسی کے زمانے میں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

- | | |
|--|--|
| 1 توحید کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی) | 2 اتباع سنت کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی) |
| 3 طہارت کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی) | 4 نماز کے مسائل
(اردو، سندھی) |
| 5 جنائے کے مسائل
(اردو، سندھی) | 6 دُودِ شریف کے مسائل
(اردو، سندھی) |
| 7 دعا کے مسائل
(اردو، سندھی) | 8 زکاۃ کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی) |
| 9 روزوں کے مسائل
(اردو، انگریزی، سندھی) | 10 حج اور عمرہ کے مسائل
(اردو، سندھی) |
| 11 جہاد کے مسائل | 12 نکاح کے مسائل |
| 13 طلاق کے مسائل | 14 جنت کا بیان |

زیر طبع حصے

- | | |
|-----------------|------------------|
| 15 جہنم کا بیان | 16 شفاعت کا بیان |
|-----------------|------------------|